بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

گوریلا جنگ فن حرب کی روشنی میں

آخری اضافہ واصلاح

۱۸ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ

(۱۱فروری ۲۰۱۲ء)

تاریخ طبع

27اگست،2014

پیش لفظ

فہرست

گوریلا جنگ اور تنفیذ عملیات...76

باب اول(۱)

تعارف گوریلا جنگ

تعارف

لفظ گوریلا کی اصل ہسپانوی لفظ ہے جس کا مطلب حملہ آور گروہ ہے یا چھوٹی جنگ ہے۔ اس لفظ کا حصہ ''گور'' قدیم جرمن زبان سے لیا گیا ہے اور یہی انگریزی زبان میں لفظ ''وار'' یعنی کہ جنگ کا اصل ہے۔ گوریلا اس غیر روایتی فوجی کو کہتے ہیں جس کے پیچھے سیاسی محرکات کارفرما ہوتے ہیں۔ وہ ایک غیر روایتی نیم فوجی گروہ کا رکن ہوتا ہے جس کے کچھ سیاسی مقاصد ہوں جس طرح کہ موجودہ حکومت کا تختہ الٹنا۔ یہ گروہ چھوٹی ٹولیوں میں کام کرتا ہے۔ گوریلا طریقہ جنگ کو اصغر طریقہ جنگ، انقلابی طریقہ جنگ اور جتھے بندی کی جنگ بھی کہتے ہیں۔ موجودہ ادوار میں مجاہدین اکثر یہی طریقہ جنگ استعمال کرتے ہیں۔ عملی اعتبار سے گوریلا جنگ دو صورتوں مین لڑی جاتی ہے۔

کمزور طاقت کی طرف سے آسان ترین حربے استعمال کرتے ہوئے مضبوط طاقت کے خلاف لڑنا۔

روایتی جنگ کا ایک مرحلہ کے طور پر جہاں منظم فوجیں دشمن کے علاقے میں دشمن کے پیچھے جا کر لڑتی ہیں۔

اس طریقہ جنگ کے بھی اصول و عوامل روایتی طریقہ جنگ کے مطابق ہی ہوتے ہیں خواہ ان کی ظاہری صورت میں کتنا ہی فرق نظر آتا ہو۔

گوریلا جنگ کی تاریخ دور حاضر میں

مغرب کا گوریلا جنگ سے واسطہ پڑنا ایک ایسا امر ہے جسکی مثالیں تاریخ میں بکھری پڑی ہیں۔ انیسویں صدی عیسوی میں جب برطانیہ اور فرانس دنیا میں اپنا استعماری جال بچھا رہے تھے تو اس دور میں سب ہی مقبوضہ ممالک میں انہیں گوریلا مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ ان میں الجزائر میں عبد القادر کی تحریک، سوڈان میں مہدی سوڈانی کی تحریک، ہندوستان میں تحریک مجاہدین اور اسی طرح دیگر مزاحمتی تحریکیں شامل ہیں۔

مغرب کے خلاف گوریلا جنگ کی دوسری لہر پہلی جنگ عظیم کے بعد شروع ہوئی۔ اس عرصے میں شمالی افریقہ، مشرق وسطیٰ اور فلسطین میں بہت سی جہادی تحریکیں برپا ہوئیں۔ ان میں الجزائر میں عبد الکریم کی تحریک، لیبیا میں عمر مختار کی تحریک اور فلسطین اور شام میں عزالدین قسام کا جہاد شامل ہیں۔

مغرب کے خلاف گوریلا جنگ کی تیسری لہر دوسری جنگ عظیم کے بعد سامراج سے آزادی کے لیے شروع ہوئی۔اسی دور میں فرانس کے خلاف الجزائر کی تحریکِ آزادی کا آغاز ہوا۔اس جنگ نے مغرب کو گوریلا جنگ کے متعلق بہت سے اہم سبق سکھائے۔ الجزائر میں آزادی کی تحریک کو کچلنے کے لیے فرانسیسی فوج نے تحریکِ آزادی کی درمیانے درجے کی قیادت کو ایک منصوبے کے تحت نشانہ بنانا شروع کیا۔اس ضمن میں فرانس کی فوج کو اس تحریک کے عسکری شعبے کو ختم کرنے میں کافی کامیابی حاصل ہوئی۔گو فرانس سیاسی طور پر جنگ ہار گیا، مگر اس جنگ نے گوریلا جنگ کے بارے میں مغرب کے نظریات میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کیں۔ انہیں اس بات کا بخوبی ادراک ہوا کہ گوریلا جنگ بنیادی طور پہ ایک نظریاتی جنگ ہے۔اس نظریے کو ایک قیادت عملی جامہ پہناتی ہے۔اگر اس قیادت کو ختم کر دیا جائے تو یہ جنگ جیتی جاسکتی ہے۔

گوریلا جنگ کی چوتھی بڑی لہر روس اور امریکہ کی سرد جنگ کے دوران شروع ہوئی۔ سرد جنگ میں گوریلا تحریکوں کے ذریعے امریکہ کے اتحادی ممالک میں اقتدار کا پانسہ پلٹنا روس کی پالیسی کا ایک اہم حصہ تھا۔روس کی یہ پالیسی انقلاب کی پالیسی کہلاتی تھی جس کے تحت وہ دنیا بھر میں اپنے نظریات کا پرچار کرتا تھا۔ایشیا، یورپ، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے ممالک میں دانشوروں ،مزدوروں اور بااثر طبقے میں انقلابی ماحول پیدا کیا جاتا۔اس کے بعد اس ملک میں گوریلا جنگ شروع کی جاتی جس کو روس کی مکمل پشت پناہی حاصل ہوتی۔اپنی اس پالیسی کی وجہ سے روس نے مشرقی یورپ،افریقہ ،جنوب مشرقی ایشیا اور جنوبی امریکہ کے بہت سے ممالک میں کامیابیاں حاصل کیں۔ سرد جنگ میں روس کی اس پالیسی سے امریکہ بہت خائف تھا اور اس کو روکنے کے لیے اس نے متعدد حکمتِ عملیاں اپنائیں۔ان حکمتِ عملیوں میں جاسوس طیارے کا استعمال بھی شامل تھا۔

گوریلا جنگ کے دو سو سالہ تاریخی مطالعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ گوریلا جنگ اپنی وجوہات کی بنا پر دو طرح کی ہے۔گوریلا جنگ کی پہلی وجہ عام طور پر کسی بیرونی طاقت کی مداخلت سے شروع ہوتی ہے۔اس میں عوام کا ایک گروہ اس کو اپنے مذہبی یا وطنی مداخلت میں دراندازی سمجھتا ہے۔اپنی حق تلفی سمجھتا ہے یا اپنے مذہب اور قوم کو حملہ آور فوج سے زیادہ بہتر سمجھتا ہے۔پھر یہ گروہ عوام میں اس بیرونی مداخلت کے خلاف ابھارتا ہے اور جنگ کے لیے تیار کرتا ہے۔گوریلا جنگ کی یہ وجہ بہت مقبول ہے اور کامیاب ہے۔اس میں انیسوین اور بیسویں صدی میں ہونے والی وہ گوریلا جنگیں شامل ہیں جو انگریز سامراج اور فرانسیسیوں اور روس کے خلاف شیشان،وسط ایشیاء قبائلی علاقوں میں لڑی گئیں۔

گوریلا جنگ کی دوسری اہم وجہ ملکی نظام کی خرابی طبقاتی عدم توازن کی طرف سے ملک میں انتشار یا بے اطمینانی کی فضاء ہوتی ہے۔ ملک کی فضاء ایک آتش فشاں کی طرح ہوتی ہے جیسے ایک چنگاری کی ضرورت ہوتی ہے۔گوریلا قیادت اس میں چنگاری کا کام سرانجام دیتی ہے۔مگر یہ طریقہ بہت زیادہ مشکل ہے اور اس میں کامیابی کی شرع کم ہے۔اس کی بنیادی وجہ یہ ہوتی ہے کہ گوریلا قوت نے اپنی قوم ہی کے خلاف جنگ لڑنی ہوتی ہے۔یہ جنگ زیادہ تر خانہ جنگی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔جس سے عوام کی مشکلات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔اس طرح گوریلا یا مقصد گم ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے یا عوام میں اتنا بدنام ہو جاتا ہے کہ اپنی افادت کھو بیٹھتا

ہے۔اس طرح اس صورت حال کا فائدہ اٹھا کر کو تیسری طاقت غالب آجاتی ہے۔اس سب سے بڑی مثال افغانستان میں تحریک طالبان کی کامیابی ہے۔ مجاہدین گروپوں کی خانہ جنگ سے تنگ آکر عوام نے تحریک طالبان کا ساتھ دیا۔

جدید دور میں گوریلا جنگ کی پانچویں لہر کا آغاز ہوا جب خلیج کی پہلی جنگ کے بعد شیخ اسامہ بن لادن نے امریکہ کے ساتھ جنگ کا باقائدہ آغاز کیا۔ یہ ایک عالمی جنگ بھی تھی اور مقامی جنگ بھی۔اس جنگ کے دو بڑے مراحل تھے۔پہلا مرحلہ جو نوگیارہ کے حملوں سے پہلے تھااور دوسرا جو نوگیارہ کے حملوں کے بعد شروع ہوا۔پہلے دور میں مجاہدین کا مقصد یہ تھا کہ فریضہ جہاد کو پوری امت میں زندہ کیا جائے اور امریکہ پر اس انداز میں حملے کئے جائیں کہ وہ اپنی فوجوں کو پھیلانے پر مجبور ہو جائے۔کیونکہ امریکہ کو ایک دم ایک نظامی جنگ میں شکست دینا ممکن نہیں تھا۔پہلی خلیج کی جنگ سے لے کر نوگیارہ تک مجاہدین کے مسلسل حملوں سے امریکہ اس بات پر مجبور ہو گیا کہ وہ اپنی فوجیں افغانستان مین داخل کر دے۔اس اقدام نے امت مسلمہ میں بیداری کی ایک لہر پیدا کر دی۔اللہ کے فضل سے یہ دونوں مقاصد حاصل ہوئے امریکہ اپنی فوجیں دنیامیں پھیلا بیٹھا اور جہاد افغانستان، پاکستان، عراق، یمن، نائیجیریا، صومالیہ فلیپائین تک پھیلا گیا۔جہاد کی پہلی لہر سے لے کر اس آخری لہر تک گوریلا جنگ کے چیلنجوں میں بے پناہ اضافہ ہو گیا۔اس جہاد کا میدان جنگ عالمی سطحی، ملکی سطح اور مقامی سطح پر پھیلا ہوا ہے۔اس جنگ میں عالمی سطح کے چیلنج تو ایک جیسے ہیں مگر ان کی عملی تطبیق ہر ملک اور مقام پر ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

اب مجاہدین کے سامنے کسی ملک میں تو بیرونی طاقت حملہ آور ہے اور کہیں اس ملک میں اندرونی انتشار موجود ہے اور کہیں نہ ہی کوئی بیرونی طاقت حملہ آور ہے اور نہ ہی کوئی ظاہری انتشاہر ہے لیکن غیر اسلامی یا طاغوتی حکومت کی موجودگی ہی مجاہدین کے لیے وجہ جہاد ہے۔اس متفرق صورت حال نے گوریلا جنگ کو مزید پیچیدہ کر دیا ہے۔ ہر میدان جنگ کے تقاضوں کو سمجھ کر جنگ کو منظم کرنا مجاہدین کے لیے آج کے دور کا سب سے بڑا چیلنج ہے۔

گوریلا جنگ کی تاریخ مسلمانوں کے ابتدائی ادوار میں

گوریلا جنگ کا منہج

گوریلا جنگ چوں کہ ایک کمزور فریق کی اپنے سے کئی گنا بڑے فریق سے مقابلہ ہے اس لئے آمنے سامنے کی لڑائی ممکن نہیں ہوتی۔ یہ جنگ دو صورتوں میں شروع ہوتی ہے۔ پہلی صورت میں جب کوئی بیرونی حملہ آور قوت کسی ملک میں داخل ہوتی ہے تو اس کا اولین مقصد اس ملک کے جغرافے پر بازور قبضہ کرنا ہوتا ہے۔ جغرافے پر قبضے کے بعد مضبوط فریق اپنا کنٹرول مضبوط کرتا ہے۔ کنٹرول کے مرحلے کے بعد اس کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنا نظام اس ملک میں نافذ کرے تاکہ وہ اپنے مقاصد عظمیٰ کو حاصل کرسکے۔ عین یہی وہ وقت ہے جب گوریلا قوت اپنی جنگ کا آغاز کرتے ہیں۔ دوسری صورت مین کسی ملک مین حکمرانوں کے ارتداد یا نظام کے فساد کی صورت میں مروج نظام سے بغاوت پر آمادہ افراد ایک نظریہ پر جمع ہو کر نظام کے خلاف جدوجہد کا آغاز کرتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں مین اگرچہ بعض عملی معاملات میں فرق ہوتا ہے لیکن اصل مقصود ایک ہی ہوتا ہے یعنی بیرونی قوت کے نظام کو نافذ نہ ہونے دینا اور دوسری صورت مین نافذ شدہ نظام کو چلنے نہیں دینا اور نظام کے انہدام کے بعد اپنا نظام نافذ کردینا۔ اگر یہ دشمن اپنا نظام نافذ نہیں کرپائے گا تو اس کے مقاصد عظمیٰ حاصل نہیں ہونگے۔ اس اساسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے گوریلا جنگ کو اس انداز میں ترتیب دیا جاتا ہے کہ یا تو دشمن کو باور کروادیا جائے کہ اس کے مقاصد عظمیٰ حاصل نہیں ہوسکتے اور اگر وہ کچھ مقاصد حاصل کر بھی لے گا تو اسے اس کی اتنی بھاری قیمت چکانا پڑے گی کہ اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا بلکہ الٹا نقصان ہی ہوگا۔

گوریلا جنگ کے اصول

گوریلا جنگ اصلاً نظام کے خلاف جنگ ہے خواہ بیرونی حملہ آور کے نظام کی تنفیذ کے خلاف ہو یا مروج نظام کے خلاف۔ دونوں صورتوں میں مطلوب نظام کا انہدام ہے۔ کسی ملک کے نظام کے انہدام کے لیے مندرجہ ذیل تین اصول اختیار کرنے ہوں گے۔

پہلا اصول یہ کہ جس مقصد کے لئے یہ نظام بنایا گیا ہے اس کی راہ میں روکاوٹ ڈال دی جائے۔

دوسرا اصول یہ کہ اس نظام کو بننے کے عمل کو روک دیا جائے۔

تیسرا اصول یہ کہ اس نظام کو مضبوط کرنے والے اداروں کو کمزور کیا جائے۔

چوتھا اصول یہ کہ عوام کو اس نظام سے دور کیا جائے۔

پانچواں اصول یہ کہ عوام کو ایک متبادل لائحہ عمل دیا جائے۔

گوریلا جنگ کے مراحل

گوریلا قوت کو اپنا مقصد حاصل کرنے کی راہ میں اس وقت رکاوٹ کھڑی ہو جاتی ہے جب دشمن کے قانون نافذ کرنے والے ادارے جن میں ملک کی پولیس، ایجنسیاں، نیم فوجی دستے اور فوج شامل ہیں گوریلا فوج کی راہ میں رکاوٹ ڈالنا شروع کر دیتیں ہیں۔ گوریلا قوت کے پاس اتنے وسائل نہیں ہوتے کہ وہ بیک وقت اپنے ان دونوں اہداف سے جنگ کر سکیں۔ اس لئے انھیں اپنی جنگ کو مندرجہ ذیل مرحلوں میں تقسیم کرنا ہوتا ہے۔

- پسپائی کا مرحلہ
- تنظیم نو کا مرحلہ
- برابری کا مرحلہ
- نظام کا انجماد
- سیاسی مفاہمت کا مرحلہ
- موقتی مرحلہ
- فتح کا مرحلہ

پسپائی کا مرحلہ

گوریلا جنگ کا عمومی آغاز یا تو کسی بیرونی قوت کے ملک پر حملے سے ہوتا ہے یا ملک کے اندر موجود گروہوں کے درمیان تنازعے کے بڑھ جانے اور کسی معاہدے کے توڑنے سے ہوتا ہے۔ اس معاہدے کے نتیجے میں فوجی آپریشن شروع ہو جاتے ہیں۔ اس مرحلے میں نظامی فوج اپنی پوری قوت صرف کر دیتی ہے اس لئے گوریلا قوت اس مرحلے میں نظامی فوج کی قوت کا مقابلہ نہیں کرتیں اور کچھ دیر مقابلے کے بعد پسپا ہو جاتیں ہیں۔

تنظیم نو کا مرحلہ

گوریلا قوت کے پسپاء ہونے سے غیر ملکی یا ملکی فوج علاقے پر قبضہ کرتیں ہیں اس کے بعد علاقہ کا کنٹرول بہت سی فوجی چوکیوں اور کیمپ بنا کر کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد یہ فوجیں اپنا نظام قائم کرنے کی کوشش کرتیں ہیں۔ یہی وہ مرحلہ ہوتا ہے جب گوریلا قوت اپنی تنظیم نو کرتیں ہیں اور میدان جنگ مین اترتین ہیں۔ اور یہاں سے گوریلا جنگ کا پہلا مرحلہ شروع ہوتا ہے جس کا مقصد فوج کو دفاع پر مجبور کرنا ہوتا ہے۔ عام طور پر گوریلا عسکری کاروائیوں کا پہلے مرحلے میں دو اہم مقاصد ہوتے ہیں وہ یہ کہ فوج اور قانون نافذ کرنے والے اداروں پر چھوٹے چھوٹے مسلسل حملے کرکے اسے دفاعی پوزیشن لینے پر مجبور کر دیا جائے۔ پہلے مرحلے میں گوریلا

کاروائیاں علاقے کے دیہاتی یا مضافاتی علاقوں سے شروع کی جاتیں ہیں۔ مسلسل حملوں کی وجہ سے مضافاتی علاقے سے دشمن کا لاء اینڈ آڈر ختم ہو جاتا ہے اود شمن کی فوج کو دفاعی پوزیشن لینے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ گوریلا کی اس حکمت عملی کو فوج کو مصروف کرنے کی حکمت عملی کہتے ہیں۔اس حکمت عملی کے دو حصے ہوتے ہیں ایک یہ کہ فوج کو اپنی ہی چھاؤنی کے ارد گرد مصروف کیا جائے دوسرا یہ کہ ایک حصہ فوج کو اپنی چھاؤنی سے نکال کر غلط جگہ پر مصروف کرنے کی حکمت عملی کہا جاتا ہے۔اس حکمت عملی میں فوج کو اپنی گوریلا بیس سے دور کسی ایسی دوسری طرف مصروف کیا جاتا تاکہ فوج گوریلا مراکز پر حملہ آور نہ ہوں۔

دوسری حکمت عملی جو گوریلا قوتیں استعمال کرتی ہیں وہ اپنے مراکز سے قریب کے علاقوں کو پولیس اور حکومتی کنڑرول سے آزاد کرایا جاتا ہے۔ اس عمل کے بعد تمام شہروں کے دیہی اور مضافاتی علاقوں سے باتدریج پولیس اور حکومتی کنڑول کو ختم کیا جاتا ہے۔اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ تمام بڑے شہر مجاہدین کے گھیرے میں آجاتے ہیں۔اگر آپ افغانستان میں طالبان کی حکمت عملی کا جائزہ لیں تو آپ کو گزشتہ دس سالوں میں بعین ہی یہی حکمت عملی نظر آئے گئی۔اگر گوریلا قوتوں کی یہ حکمت عملی تاریخی طور پر مقبول ہے تو اس کی ضرور کوئی اہم وجہ ہو گئی۔اس کی سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ گوریلا جنگ میں گوریلا عسکری قوتوں کو محفوظ پناہ گاہوں کی مسلسل ضرورت پڑتی ہے جو انھیں شہروں سے باہر پولیس اور حکومتی کنڑرول کے علاقے میں میسر آتے ہیں۔شہروں میں محفوظ پناگاہیں بہت کم ہو جاتیں ہیں۔دوسرا مضافاتی علاقوں کو حکومتی کنڑول سے نکالنے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ شہر کی تمام رسد بھی گوریلا قوتوں کے رحم کرم پر آجاتیں ہیں۔اس طرح یہ قوتیں بلاواسطی شہروں کو بھی کنڑول کر سکتے ہیں۔

برابری کا مرحلہ

تیسرے مرحلے میں گوریلا جنگ کے دعوتی،سیاسی،اعلامی اور سماجی شعبے بھی کام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔اس مرحلے میں گوریلا قوتیں اپنا سیاسی لائحہ عمل پیش کرتی ہیں اور دوسری طرف ان کے عسکری آپریشن دیہات کے ساتھ ساتھ،شہری علاقوں میں بھی پھیل جاتے ہیں۔ عوامی حمائت میں اضافہ ہوتا ہے۔اور عوام عسکری جدوجہد میں زیادہ سے زیادہ شامل ہو جاتی ہے۔ان آپریشنوں کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ فوج اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کاروائیاں ایک وسیع علاقے میں پھیل جاتیں ہیں۔فوج کے پھیل جانے سے اس کے اخراجات بڑھ جاتے ہیں۔ شہروں میں کاروائیاں کرتیں ہیں اور یہ بھی سنائپر،مائن وغیرہ کی کاروائیاں ہوتیں ہیں۔اس مرحلے پر گوریلا قوت کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ دشمن کو اتنا نقصان پہنچایا جائے کہ وہ اس نقصان کو مکمل طور پر پورا کرنے کی مکمل صلاحیت نہ رکھتا ہو۔اس مرحلے کے آخر میں دشمن یہ بات سمجھنا شروع کر دیتا ہے کہ وہ جنگ عسکری قوت کے زور پر نہیں جیت سکتا۔

اس مسئلہ کو ہم ایک مثال سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔اگر مجاہدین دشمن کی دس گاڑیاں تباہ کرتے ہیں اور دشمن ان دس میں سے صرف سات گاڑیوں کو تبدیل کر سکتا ہے۔اس طرح ایک دفعہ میں تین گاڑیوں میں کی کمی ہو گئی اس کا مطلب ہے کہ ہر دس گاڑیاں

کے بعد تین گاڑیوں کی کمی ہو جاتی جائے گی۔اور سو گاڑیوں کے تباہ ہونے سے میدان جنگ میں دشمن کے پاس تیس گاڑیوں کی کمی ہو جائے گی۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان تیس گاڑیوں کو پورا کرنے کے لیے فوج کو نئی گاڑیاں خرید کر دینی پڑ تیں ہیں۔اگر نئی تیس گاڑیاں فوراتباہ کر دیں جائیں اور پرانی گاڑیوں میں سے بھی کچھ تباہ ہو جائیں تو اس حملہ آور فوج کو پچاس گاڑیاں پوری کرنی ہیں مگر ان کے پاس اب صرف تیس کے پیسے ہیں سو تیس گاڑیوں کو پورا کیا جاتا ہے اور بیس گاڑیوں کی کمی ہو جاتی ہے۔اسی طرح نقصان کی شرع بڑھتی جاتی ہے۔

نظام کے انجماد کا مرحلہ

اس مرحلے میں جب دیہی اور مضافاتی علاقے اور شہری کاروائیاں مضبوط ہو جاتیں ہیں تو گوریلا قوتیں حکومت کی تمام مشینری کو جام کرنے کی کوشش کرتیں ہیں۔ان میں بڑے حکومتی اداروں پر حملے، بجلی پانی کا نظام کو درہم برہم کرنااور مواصلات کو درہم برہم کرنا شامل ہے۔

سیاسی مفاہمت کا مرحلہ

اگر دشمن اس بات کو سمجھ جائے کہ وہ یا تو عسکری قوت کے بل بوتے پر جیت نہیں سکتا یا وہ بکل ہی جیت نہیں سکتا تو وہ گوریلا قوت کو سیاسی مفاہمت کی دعوت دیتا ہے۔اس وقت عوامی تائید اگر گوریلا قوت کے ساتھ ہو تو سول نافرمانی کی تحریک شروع ہو جاتی ہے جو موجودہ حکومت کو گرا دیتی ہے۔اگر گوریلا قوت زیادہ مضبوط نہ ہو تو وہ کچھ لو اور کچھ دو کی بنیاد پر مفاہمت کر کے حکومت میں شامل ہو جاتی ہے۔

موقتی مرحلہ

یہ گوریلا جنگ کا سب سے اہم مرحلہ ہوتا ہے۔اس مرحلے میں جیت واضح ہو جاتی ہے مگر حکومت انھیں نہیں ملی ہوتی جب کہ انھیں حکومت پر قبضہ کرنا ہوتا ہے۔اس موقعے پر اگر گوریلا قیادت مضبوط ہو اور اس کے پاس باصلاحیت افراد ہوں جو اس مرحلے کو قابو کر سکیں تو یہ مرحلہ آسانی سے گذر جاتا ہے ورنہ بہت سارے خون خرابے کا احتمال ہوتا ہے۔

فتح کا مرحلہ

حکومت پر قبضہ کرنے کے بعد گوریلا جنگ کا اصل چیلنج شروع ہو جاتا ہے کہ جس مقصد کے لئے اور نظریے کے لئے انھوں نے جنگ کی وہ اس مرحلے میں انھیں پورا کرنا ہوتا ہے۔

گوریلا جنگ کے محیط اساسی

اساسی محیط وہ مرکزی نقاط یا عناصر ہوتے ہیں جن کے بغیر اشیاء اپنی اصلی ہیئت پر قائم نہیں رہ سکتی۔ دوسرے الفاظ میں محیط اساسی ایک عمارت کے وہ ستون ہوتے ہیں جن پر وہ عمارت کھڑی ہوتی ہے۔تاریخ کے مطالعے نے یہ ثابت کیا ہے کہ گوریلا جنگ پانچ اساسی ستونوں پر کھڑی ہوتی ہے۔اگر ان میں سے کوئی ستون گر جائے گا تو گوریلا جنگ کو قائم کرنا مشکل ہو جائے گا۔ذیل میں ہم ان اساسی اصولوں کو درج کر رہے ہیں۔

- نظریہ
- قیادت
- عوامی تائید
- جغرافیہ (محفوظ پناہ گاہ)
- سیاسی تائید

نظریہ

گوریلا جنگ ایک نظریاتی جنگ ہے۔ماہرین حرب اس بات پر متفق ہیں کہ نظریئے کے بغیر گوریلا جنگ نہیں لڑی جاسکتی۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کمزور کو اپنے سے کہیں زیادہ طاقت ور کے ساتھ لڑنے پر آمادہ ہوتا ہے بلکہ وہ اپنی جان اس راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ نظریہ کے لحاظ سے گوریلا جنگ کی تین بنیادی قسمیں ہیں۔

- دینی بنیاد پر ہونے والی گوریلا جنگ
- انقلابی گوریلا جنگ
- قومیت یا قبائلی بنیادوں پر جنگ

قیادت

گوریلا جنگ کا دوسرا سب سے اہم عنصر وہ باکردار، صلاحیت اور اپنے نظریئے سے مخلص قیادت ہے جو ہے جو گوریلا جنگ کو بناتی ہے منظم کرتی ہے اور لڑاتی ہے۔ اگر ہم گوریلا جنگوں کی تاریخ پر ایک نگاہ ڈالیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ گوریلا جنگ کی قیادت عبقری صلاحیتوں والے لوگ کرتے ہیں۔ گوریلا قیادت کا سب سے بڑا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے مقاصد عظمیٰ پر کوئی سودا نہ کریں۔اس قیادت کے اندر سب سے پہلے جس صلاحیت کا موجود ہونا ہے وہ ہے اپنے مقصد سے اخلاص اس کی کامیابی کا یقین، اس مقصد کے

مطابق جنگ کی ترتیب اور جنگ کے خاتمے کے بعد حالات کا کنٹرول۔ان صلاحیتوں میں مضبوطی گوریلا جنگ کو کامیابی اور کمزوری ناکامی دونوں طرف لے کر جاسکتیں ہیں۔

عوامی تائید

گوریلا جنگ کا تیسرا اہم عنصر عوام کی عمومی حمایت کا موجود ہونا ہے۔عوامی حمائت دو طرح کی ہوتی ہے ایک عمومی حمائت جو کہ عام عوام کا گوریلا قیادت پر اعتماد اور اس کے لائحہ عمل سے اتفاق ہوتا ہے۔دوسری قسم کی عوامی حمائت خصوصی حمائت ہے جو ان علاقوں میں موجود ہوتی ہے جہاں گوریلوں کو پناہ ملتی ہے۔گوریلوں کی اصطلاح میں اس جگہ کو محفوظ پناہ گاہ کہا جاتا ہے اور ایسی عوامی حمائت کو انصار کہا جاتا ہے۔

جغرافیہ (محفوظ پناہ گاہ)

گوریلا جنگ کا چوتھا بڑا عنصر محفوظ پناہ کی دستیابی اور اس کا جغرافیہ ہے۔محفوظ پناگاہ وہ جگہ ہے جہاں سے گوریلا قوت تیار ہو کر اپنے دشمن پر حملہ آور ہوتی ہے۔محفوظ پناگاہ عام طور پر پہاڑوں، جنگلوں اور صحراء میں موجود ہوتی ہے جہاں پر نظامی فوج کو آپریشن کرنے میں دشواری پیش آتی ہے۔اس محفوظ پناہ گاہ سے گوریلا طاقت کو عوامی تائید، سیاسی، تائید عسکری تائید ، حکومت اور فوج کے آپریشنوں سے دفاع اور معاشی مدد حاصل ہوتی ہے۔گوریلا مخالف آپریشن کا بنیادی ہدف گوریلا قوت کو اپنی محفوظ پناگاہ سے محروم کردیا جائے۔

سیاسی تائید

گوریلا جنگ کے لئے عوام اور معاشرے میں ایک ایسی سیاسی قوت کا موجود ہونا ضروری ہوتا ہے جو گوریلا جدوجہد کی سیاسی اور اخلاقی حمایت اور دفاع کرے۔یہ سیاسی قوت کئی بار کوئی سیاسی پارٹی کی صورت میں ہوتی ہے اور کئی بار کسی بیرونی حکومت کی شکل میں ہوتی ہے اور اکثر یہ عوامی تحریک کی شکل میں سامنے آتی ہے۔

باب ثانی(۲)

گوریلا جنگ اور تخلیق عسکری قوت

تعارف

ایسا انسانی گروہ جو اپنے مقاصد عظمیٰ حاصل کرنے کے لئے مضامین جنگ کے مطابق منظم کیا جائے اور جو اقدامی اور دفاعی دونوں صلاحیتیں رکھتا ہو۔ایسے گروہ کو عسکری قوت کہا جاتا ہے۔ عسکری قوت میں جنگ کرنے کے لیے تین طرح کی صلاحیت موجود ہونا ضروری ہیں پہلی قوت ضرب، دوسری متحرک ہونے کی صلاحیت اور تیسری دفاع کی صلاحیت۔ قوت ضرب اور متحرک ہونے کی صلاحیت اقدامی قدم اٹھانے میں مدد دیتی ہے۔یعنی دراصل اقدام اور دفاع کی صلاحیت عسکری قوت میں جنگ کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔ گوریلا فوج عسکری قوت کی ایک خصوصی قسم ہے جو قسم اس وقت وجود میں آتی ہے جب کوئی کمزور انسانی گروہ اپنے سے بہت بڑے دشمن کے مقابلے میں اپنے دین اور نظریات کو خطرے میں دیکھتا ہے اور اپنے سے بہت بڑی قوت کے ساتھ جنگ پر آمادہ ہو جاتا ہے۔اس کے نتیجے میں جو عسکری قوت وجود میں آتی ہے اس کو گوریلا عسکری قوت کہتے ہیں۔ گوریلا قوت ایک نظریاتی قوت ہوتی ہے۔اس لئے کہ اگر ایسا نظریہ موجود نہ ہو تو کوئی کمزور قوت اپنے سے بڑی قوت سے جنگ کرنے پر آمادہ نہیں ہوتی۔ گوریلا قوت نظامی عسکری قوت کی طرح وجود میں نہیں آتی بلکہ ایک معاشرے کے مختلف طبقات گروہ اور قبائل علیحدہ علیحدہ اس بڑی قوت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اپنے اپنے نظریے کے تحت مزاحمت کا آغاز کرتے ہیں۔ان گروہوں میں کچھ اصول مشترک ہوتیں ہیں جن کی بنیاد پر یہ ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں۔ گوریلا قوت کو ایک نظریے اور پروگرام پر ایک قیادت ہی جوڑتی ہے۔ان کے درمیان وحدت فکر پیدا کرتی ہے۔

گوریلا عسکری قوت کے تخلیق کے مراحل

کسی بھی عسکری قوت کی تشکیل بہت سے مراحل سے گذر کر ایک لڑنے والی قوت میں تبدیل ہوتی ہے۔ماہرین حرب اس کو عسکری مشین سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مرحل ایک دوسرے کے ساتھ اس قدر انحصار کرتے ہیں کہ ان کو مشین کی گراری سمجھنا چاہئے۔اور ان گراریوں کو جوڑ کر جو مشین وجود میں آتی ہے اسے عسکری قوت کہتے ہیں۔اگر اس مشین کا کوئی پرزا بھی خراب ہو جائے یا کوئی گراری ٹوٹ جائے تو ساری مشین ہی خراب ہو جاتی ہے۔ عسکری قوت کی تخلیق میں مندرجہ ذیل تین عوامل بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔

- معاشرہ
- وسائل
- قیادت

تخلیق گوریلا قوت اور معاشرہ

عسکری قوت وہ کسی بھی قسم کی ہو اس کی تخلیق میں معاشرے کا کردار اس اعتبار سے انتہائی اہم ہے کہ عسکری قوت کو تمام افرادی قوت اور وسائل معاشرے سے ہی ملتے ہیں۔ مگر اس سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اپنے آپ کو آزاد اور خود مختار رکھنے کے بارے میں معاشرے کا رویہ کیا ہے۔ کیا وہ اپنے دین، وطن یا قبیلے کے نظریات کو اتنا اہم سمجھتا ہے کہ اس کا دفاع کیا جائے۔ کیا وہ ان نظریات کا کسی کو دشمن سمجھتا ہے؟ اس معاشرے میں والدین اور اساتذہ کا کردار سب سے اہم ہوتا ہے۔ مسلمان معاشروں میں یہ والدین، علماء اور اساتذہ ہی ہوتے ہیں جو اپنی آئندہ آنے والی نسلوں میں اس احساس کو پیدا کرتے ہیں۔ جن معاشروں میں یہ احساس ختم ہو جاتا ہے وہ اپنا دفاع نہیں کر سکتا ہے۔ گوریلا جنگ کمزور کی جنگ ہے اور ایک نظریے کی بنیاد پر لڑی جاتی ہے۔ اس نظریے کا فطری تقاضا یہ ہے کہ اس نظریے کی دعوت کو معاشرے تک پہنچایا جائے اور معاشرے کو اپنے ساتھ ملایا جائے۔ اس لئے گوریلا جنگ میں نظریے اور معاشرے کا وہ تعلق ہے جو پانی اور مچھلی کا ہوتا ہے۔ یہ معاشرے کے عوام ہی ہوتے ہیں جو اس نظریئے کو قبول کرتے ہیں یا رد کر تے ہیں۔ اگر معاشرہ اس نظریے کو قبول کرتا ہے تو گوریلا جنگ جیت لی جاتی ہے اور اگر معاشرہ اس نظریے کو رد کر دے تو گوریلا جنگ ہاری جاتی۔ اسلئے گوریلا جنگ کو معاشرتی جنگ بھی کہا جاتا ہے اور کسی بھی گوریلا جنگ میں معاشرہ ایک فیصلہ کن عنصر ہوتا ہے۔

گوریلا جنگ میں معاشرہ نہ صرف مجاہدین کو پناہ، وسائل اور افرادی قوت فراہم کرتا ہے بلکہ یہی معاشرہ مجاہدین کی دعوت کے مطابق متبادل قیادت فراہم کرتا ہے اور سیاسی میدان میں مجاہدین کی دعوت کا دفاع بھی کرتا ہے۔ گوریلا جنگ لڑنے کے لیے معاشرہ کے کردار کو بہت تفصیل سے سمجھنا ضروری ہے۔ گوریلا جنگ میں معاشرہ کا کردار مندرجہ ذیل پہلوؤں سے ہوتا ہے۔

- افرادی قوت کی فراہمی
- وسائل کی فراہمی
- سیاسی اور دعوتی شعبوں کی مدد
- گوریلوں کو پناہ گاہ فراہمی
- گوریلوں کے حق میں تحریک

گوریلا جنگ میں معاشرے کے کردار کو تفصیلاً ان شاء اللہ اگلے باب میں ذکر کیا جائے گا۔

تخلیق گوریلا قوت اور وسائل

تخلیق عسکری قوت میں دو طرح کے وسائل ہوتے ہیں۔ایک لڑنے والی افرادی قوت اور دوسرا وہ مادی وسائل جو اس قوت کو بنانے اور لڑانے کے لئے ضروری ہیں۔ گوریلا قوت میں نظامی فوج کے برخلاف معاشرے کے ہر طبقے اور ہر عمر کے افراد گوریلا قوت کے نظریہ سے ہم آہنگی کی بنیاد پر شمولیت اختیار کرتے ہیں۔ جہاں یہ صورت حال گوریلا عسکری قوت میں اضافہ کا باعث بنتی ہے وہیں افرادی قوت کا یہ تنوع انکی تربیت اور بقدر استعداد انکے درست استعمال کے معاملے میں گوریلا قوت کے لیے ایک چیلنج کی صورت اختیار کرلیتا ہے۔اگر گوریلا قوت افراد کے اس گروہ کو ان کی بہترین صلاحیتوں کے مطابق استعمال کرنے میں کامیاب ہو جائے تو اس کا کام بہت آسان ہو جاتا ہے دوسری طرف اگر گوریلا قوت کو مطلوبہ صلاحیت کے افراد دستیاب نہ ہوں تو پھر دستیاب افراد کی ہی تربیت کر کے اپنی ضرورت کو پورا کرنا ہوتا ہے۔

گوریلا قوت کی تخلیق میں معاشرے کا دوسرا کردار مادی وسائل فراہمی ہونا ہے۔یہ وسائل دو قسم کے ہوتے ہیں ایک ضروری وسائل جیسے کھانے پینے اور پہننے کے کپڑے وغیرہ اور دوسری قسم کے وسائل جیسے اسلحہ وغیرہ ہوتے ہیں۔وسائل اور افرادی قوت پر ہم اس کتاب کے اگلے حصے انتظام جنگ میں بحث کریں گے ان شاءاللہ۔

تخلیق گوریلا قوت اور قیادت

ایک مؤثر عسکری قوت کی تخلیق میں سب سے اہم کردار مرکزی عسکری قیادت کا ہوتا ہے جو اس عسکری مشین کو بنانے کے لئے معاشرے سے لے کر میدان جنگ تک کی تمام منصوبہ بندی کرتی ہے۔نااہل قیادت بہترین افرادی قوت اور وسائل کو بھی کسی مفید مقصد میں لگانے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ دوسری طرف تاریخ میں کئی موقعوں پر باصلاحیت قیادت نے محدود افرادی قوت اور وسائل کے ساتھ حالات کا رخ موڑا ہے اور تاریخ کو تبدیل کیا ہے۔ تخلیق عسکری قوت میں قیادت پر بہت بھاری ذمہ داری ہوتی ہے۔نظامی فوج میں قیادت کی بہت ساری ذمہ داری ادارے اٹھاتے ہیں۔نظامی فوج کے ادارے اپنے مخصوص تربیتی نظام اور طریقہ کار کے مطابق ہر دور مین اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہیں لیکن گوریلا عسکری قوت میں قیادت کو بے شمار ایسی ذمہ داریاں اٹھانا ہوتی ہیں جو نظامی فوج میں بڑے بڑے ادراے اٹھاتے ہیں۔ تخلیق قوت کے مرحلے پر قیادت کی اہم ذمہ داریوں کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

- منصوبہ بندی
- وسائل کی فراہمی
- تربیت

- ادارت عمومی
- تربیتی نظام
- جنگ کی تیار عسکری قوت کی منصوبہ بندی اور تربیت
- لڑاکا قوت کی تیاری (عملاً لڑنے والی قوت)

گوریلا عسکری ترتیبیں

تخلیق عسکری قوت کے ذیل میں عسکری قوت کی ترتیب کو بھی سمجھنا ضروری ہے جس ترتیب میں عسکری قوت تخلیق اور استعمال کی جاتی ہے یا جو مطلوب ہے۔ عسکری ترتیبوں کو مندرجہ ذیل طریقوں سے سمجھا جا سکتا ہے:

- عسکری قوت اپنے عسکری کردار کے اعتبار سے
- عسکری قوت کا وزن
- عسکری قوت اپنی تعداد کے اعتبار سے
- عسکری قوت اپنی افرادی قوت کی ترتیب کے حوالے سے۔

گوریلا عسکری قوت میدان جنگ میں کردار کے اعتبار سے

عسکری قوت کی تخلیق ایک وسیع تصور ہے۔ عسکری قوت کا ہر حصہ عمل جنگ میں شرکت نہیں کرتا۔ میدان جنگ میں شریک عسکری قوت کو بھی اپنے کردار کے اعتبار سے دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

- جنگ کرنے والی عسکری قوت
- دوران جنگ مدد کرنے والی عسکری قوت

ذیل میں ان دونوں قسموں کو تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔

جنگ کرنے والی گوریلا عسکری قوت

عسکری جنگ لڑنے والی قوت کا کام اقدام یعنی حملہ کرنا یا دفاع کرنا ہوتا ہے۔اقدام اور دفاع کے لئے جنگ کرنے والی قوت میں مندرجہ ذیل تین طرح کی صلاحیت کا موجود ہونا ہی اسے عسکری قوت کے معیار پر لے کر جاتا ہے۔

- ضرب
- حرکت

- دفاع

ذیل میں عسکری قوت کی ان تینوں صلاحیتوں اور ان کے استعمال کو تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔

صلاحیت ضرب

دشمن کو مارنے کی صلاحیت کو صلاحیت ضرب کہتے ہیں۔صلاحیت ضرب وہ صلاحیت ہے کہ جس سے لڑنے والے فریق ایک دوسرے کی صفوں میں شگاف بناتے ہیں اور اس میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ صلاحیت ضرب کے استعمال کے تین اصول ہیں۔ اول یہ کہ صلاحیت ضرب کو دشمن کی صفوں میں شگاف ڈالنے یا دشمن کو اپنے سے دور رکھنے کے لئے استعمال کیا جائے۔ دوسرا اصول یہ ہے کہ ایسے ہتھیار استعمال کیے جائیں جو زیادہ گہرائی میں دشمن کی صفوں پر ضرب لگائیں۔ تیسرا اصول یہ ہے کہ ضرب کی صلاحیت مقداراً کتنی ہے۔

اصولاً تمام ہتھیار ہی عسکری قوت کو صلاحیت ضرب فراہم کرتے ہیں لیکن کچھ ہتھیار ایسے ہوتے ہین جن کی صلاحیت اقدام یا دشمن کو پیچھے دھکیلنے کے لیے مفید ہوتی ہے۔ایسے ہتھیاروں کو خصوصاً صلاحیت ضرب کا حصہ مانا جاتا ہے۔اسی طرح دشمن پر گہرائی سے حملہ کرنے کی صلاحیت بھی صلاحیت ضرب میں خصوصی اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ کسی عسکری قوت کی صلاحیت ضرب مقداراً کم ہو لیکن دشمنوں کی صف میں گہرائی میں ضرب کرنے کی صلاحیت زیادہ ہو۔ گوریلا عسکری قوت عمومی صلاحیت ضرب عموماً ہلکے ہتھیاروں سے حاصل کرتی ہے البتہ محفوظ پناہ گاہ کے تحفظ کے لیے بھاری ہتھیار بھی استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ گوریلا قوت کے پاس عموماً قوت ضرب کی مقدار تو کم ہوتی ہے لیکن متعین اہداف پر حملہ کرنے کی وجہ سے یہ کمی عموماً اہم عملیات میں رکاوٹ نہیں بنتی۔ گوریلا قوت کی صلاحیت ضرب کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ معاشرے میں کیمو فلاج ہو کر مخالف فوج کی اندرونی صفوں تک حملہ کر سکتی ہے اس طرح گوریلا عسکری قوت میں گہرائی میں حملہ کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔

صلاحیت حرکت

عسکری قوت کی یہ صلاحیت کہ وہ جنگ میں حالات کے مطابق اپنی پوزیشن تبدیل کر سکے صلاحیت حرکت کہلاتی ہے۔ گوریلا قوت میں اپنے ہلکے ہتھیاروں کے ساتھ متحرک ہونے کی صلاحیت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ گوریلا قوت اپنی صلاحیت حرکت کو اقدام اور دفاع دونوں ہی میں بھرپور طریقے سے استعمال کرتے ہیں۔ البتہ گوریلا اپنی صلاحیت حرکت کو پیش قدمی کے لیے استعمال نہیں کرتے۔

صلاحیت دفاع

کسی عسکری قوت کی یہ صلاحیت کہ وہ دشمن کے حملے کو برداشت کر سکے اسکی صلاحیت دفاع کہلاتی ہے۔ گوریلا قوت صلاحیت دفاع دو طریقوں سے حاصل کرتی ہے۔اول طریقہ چھپاؤ اور تلبیس یا کیمو فلاج ہے۔اس طریقے میں گوریلا عسکری قوت اپنے آپ کو

معاشرے میں چھپا کر رکھتی ہے۔ دوسری قسم کا دفاع محفوظ پناہ گاہ کے لیے اختیار کیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ دفاع نظامی فوج کے انداز سے قریب ہوتا ہے۔

دوران جنگ مدد کرنے والی گوریلا عسکری قوت

عسکری قوت کا دوسرا حصہ جنگ میں حصہ نہیں لیتا بلکہ وہ جنگ میں مدد فراہم کرتا ہے۔ یہ مدد مندرجہ ذیل طریقوں سے ہوتی ہے۔

- رسد
- انجینئر
- جاسوسی
- مواصلات
- مرمت
- طب

گوریلا قوت یہ تمام مدد معاشرے سے ہی حاصل کرتی ہے۔ ان مین سے بعض خدمات تو معاشرے میں موجود گوریلا قوت کے حامیوں سے حاصل کی جاتی ہیں اور بعض عام قسم کی خدمات معاشرے سے اپنی شناخت کو ظاہر کیے بغیر حاصل کی جاتی ہیں۔

گوریلا عسکری قوت کا وزن

وزن سے مراد بظاہر وہ سامان ہے جو ایک فرد اپنے ساتھ اٹھاتا ہے۔ لیکن عسکری اعتبار سے وہ تمام چیزیں اور صلاحیتیں جو عسکری قوت کی صلاحیت مین اضافہ کرتی ہیں عسکری قوت کا وزن کہلاتی ہیں۔ عسکری وزن کسی بھی عسکری قوت پر دو طرح سے اثر انداز ہوتا ہے۔ جس عسکری قوت کا وزن زیادہ ہوتا ہے اسکی ضرب اور دفاع کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ عسکری قوت کا وزن بالعموم حرکت کی صلاحیت میں کمی کا باعث ہوتا ہے۔ عسکری قوت کے وزن میں تین چیزیں شامل ہوتی ہیں۔

- افرادی قوت
- صلاحیت
- وسائل

گوریلا قوت اکثر افراد اور وسائل کی کمی کا سامنا کرتی ہیں۔ پس گوریلا قوت کا اپنا وزن بڑھانے کی بہترین حکمت عملی دستیاب افراد کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گوریلا عسکری قوت کا تربیتی نظام بہت جامع ہونا چاہیے۔

عسکری قوت کے وزن، حجم اور کثافت میں تعلق

تنظیم حرب کے حصے میں عسکری قوت کے وزن، حجم اور کثافت کا تعلق تفصیل سے سمجھایا جا چکا ہے۔ گوریلا اپنے مخصوص حالات کے پیش نظر اس بات پر مجبور ہوتے ہیں کہ اپنا مطلوبہ عسکری وزن کم سے کم افراد اور کم سے کم وسائل سے ہی حاصل کر لیں۔ اس کے لیے گوریلا فوجوں کی تربیت اصولاً نظامی فوجوں سے بہت تفصیلی اور ہمہ جہتی ہونا چاہیے۔ کمانڈوز اور گوریلا اپنا تمام تر مطلوبہ عسکری وزن یا صلاحیت کم سے کم افرادی قوت، کم سے کم وسائل اور ہلکے ہتھیاروں کی مدد سے حاصل کر لیتے ہیں۔

عسکری قوت تعداد کے اعتبار سے

کسی بھی عسکری عمل کے لیے افراد کی ایک مخصوص تعداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ نظامی فوج اپنی افرادی قوت کی مخصوص تعداد پر ذیلی تقسیم کر دیتے ہیں مثلاً کور، بریگیڈ، رجمنٹ، کمپنی پلاٹون وغیرہ۔ پھر ان فوجوں کی تربیت اس طرح کی جاتی ہے کہ وہ عسکری ضرورت کے اعتبار سے یہ طے کرتے ہیں کہ یہ عسکری کام کتنی تعداد سے پورا ہوتا ہے مثلاً فلاں کام کے لیے ایک بریگیڈ فوج کی ضرورت ہے یا فلاں کام کے لیے ایک کمپنی فوج کی ضرورت ہے وغیرہ۔ فوج کی ایک چھوٹی سے چھوٹی اکائی اپنے تمام بنیادی معاملات مثلاً خوراک رہائش اور تحفظ مین خود کفیل ہوتی ہے۔ غیر نظامی فوج یا گوریلا فوج کی عددی ترتیب نظامی فوج کی طرح منظم تو نہیں ہوتی لیکن پھر بھی گوریلا عسکری قوت کو چھوٹے چھوٹے خود کفیل سیلوں یا اکائیوں میں تقسیم کر دینا عملی اور امنیتی دونوں اعتبار سے بہت مفید ہوتا ہے۔ گوریلا عسکری قوت کی افرادی قوت بالعموم کم ہوتی ہے اسلیے افرادی قوت کی ترتیب کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔

عسکری قوت افرادی قوت کے اعتبار سے

یہاں افرادی قوت سے مراد افراد کی تعداد نہین بلکہ حیثیت یا معیار ہے۔ گوریلا عسکری افرادی قوت مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم ہوتی ہے:

- عام لڑنے والے (سپاہی)
- ذمہ دار افراد (افسر یا جرنیل)

عام سپاہی

گوریلا قوت میں ہر فرد عام طور پر ایک عام سپاہی کے طور پر ہی داخل ہوتا ہے۔ گوریلا افواج کیوں کہ ایک نظریہ پر تشکیل پاتی ہیں اس لیے کسی بھی فرد کا عسکری قوت کے نظریات سے زیادہ سے زیادہ ہم آہنگ ہونا اسکی صلاحیتوں سے زیادہ اہم ہوتا ہے۔ ایک دفعہ عسکری قوت کا حصہ بننے کے بعد فرد کی صلاحیت کی بنیاد پر اسے مخصوص ذمہ داریاں دی جاتی ہیں۔

ذمہ دار افراد (آفیسر یا جرنیل)

غیر نظامی فوج میں ذمہ دار افراد کی شمولیت کا کوئی علیحدہ طریقہ کار نہیں ہوتا بلکہ جس طرح کوئی عام فرد ایک مجاہد یا سپاہی کی حیثیت میں عسکری قوت کا حصہ بنتا ہے اسی طرح ذمہ داران بھی عسکری قوت میں شمولیت اختیار کرتے ہیں البتہ اپنی صلاحیتوں کی بنیاد پر وہ اہم ذمہ داریوں پر فائز ہو جاتے ہیں۔ جماعت مجاہدین میں یہ معاملہ عموماً تنازعہ کا سبب نہیں بنتا کیونکہ ذمہ دار افراد اپنے نظریہ اور مقصد کے لیے زیادہ محنت کرنے والے اور زیادہ قربانیاں دینے والے بھی ہوتے ہیں اور دوسری طرف وہ اپنی صلاحیتوں کی وجہ سے عسکری قوت کے مقصد جنگ اور مقصد عظمیٰ کے حصول میں زیادہ مفید ہوتے ہیں۔ بعض اوقات معاشرے میں موجود اہم حیثیت رکھنے والی شخصیات مثلاً علمائے کرام، سرداران قبائل کو از خود بھی عسکری قوت میں شمولیت، سرپرستی یا کم از کم مشاورت و معاونت کی دعوت دی جاتی ہے۔ لیکن اس معاملے میں بھی بنیادی اہمیت عسکری قوت کے نظریات سے ہم آہنگی ہی ہوتی ہے۔

باب ثالث (۳)

گوریلا تخلیق قوت اور تربیت

تعارف

گوریلا قوت کی اصل اکائی گوریلا فرد ہے۔ تاریخ میں کئی دفعہ پوری گوریلا قوت کی تخلیق کا آغاز صرد ایک فرد سے ہوا ہے۔ اپنے نظریے سے جڑا ہوا ایک بھی گوریلا اپنے مخالفین کے لیے خطرناک ہو سکتا ہے۔ جس طرح گوریلا جنگ کے لیے نظریہ کی اہمیت اساسی ہے اسی طرح ایک گوریلا تخلیق قوت اور اس کے ہر ہر فرد کی تیاری اور تربیت میں بھی بنیادی کردار اس نظریہ کا ہی ہے۔ کسی نظریہ کو کسی فرد کی زندگی کا محور و مقصد بنانے کے لیے بنیادی ضرورت اس کی ذہنی تربیت کی ہے۔ گوریلا کو اپنی مقصد کے حصول کے لیے کئی چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑتا۔ یہ چیلنج مادی، روحانی اور نفسیاتی ہر قسم کے ہو سکتے ہیں۔ گوریلا کو ایک بھرپور تربیت کے ذریعے ہی جنگ کے دوران پیش آنے تمام چیلنجوں سے نبرد آزما ہونے کے قابل بنایا جاسکتا ہے۔ کسی گوریلا کی تربیت کے لیے سب سے پہلا مرحلہ خود گوریلا کے اپنے مزاج اور پس منظر کو سمجھنا ہے۔ گوریلا افرادی قوت معاشرے سے آتی ہے اور معاشرہ کا تقریباً ہر طبقہ گوریلا جنگ میں شامل پس گوریلا قوت کی تخلیق کا اصل محور اسکا تربیتی نظام ہے۔

گوریلا قوت کی تربیت کے اصول

گوریلا افرادی قوت کی تربیت کے ذیل میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

- گوریلا افرادی قوت کا پس منظر
- ماحول
- گوریلا قوت میں وحدت فکر پیدا کرنا
- متوازن قوت کی تخلیق
- گوریلا قیادت کی تیاری
- گوریلا چیلنجوں کا تعین
- عملی تربیتی نظام

گوریلا افرادی قوت کا پس منظر

گوریلا جنگ چوں کہ ایک معاشرتی جنگ ہے اس میں جو بھی افرادی قوت آتی ہے یہ معاشرے کے ہر طبقے سے آتی ہے۔اس میں شہری، دیہاتی، تعلیم یافتہ غیر تعلیم یافتہ مذہبی پس منظر سے انے والے افراد موجود ہوتے ہیں۔ان کے درمیان وہ وجہ یا نظریے کے علاوہ جو کہ گوریلا قیادت نے دیا ہوتا ہے کوئی چیز کم ہی مشترک ہوتی ہے۔ جس وجہ سے گوریلا قوت ایک غیر متوازن قوت بن جاتی ہے اسلئے یہ گوریلا قیادت کا سب سے پہلا مقصد ہوتا ہے کہ ایسی قوت کو ایک ایسی متوازن قوت میں تبدیل کرے جو کہ گوریلا جنگ کے تمام داخلی اور خارجی چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو جائے۔اس توازن کو پیدا کرنے کے لیے افرادی قوت کے پس منظر اور ہر پس منظر کے فرد پر مخصوص اثرات کو پیش نظر رکھتے ہوئے تربیتی نظام وضع کرنا ہوتا ہے۔افرادی قوت کے پس منظر میں مندرجہ ذیل امور قابل توجہ ہیں۔

- معاشرتی پس منظر
- مذہبی پس منظر
- تعلیمی پس منظر
- تربیتی پس منظر
- سابقہ تجربات

<u>معاشرتی پس منظر</u>

معاشرتی پس منظر کے اعتبار سے افرادی قوت کی دو بڑی قسمیں ہیں

دیہی و قبائلی افرادی قوت

شہری افرادی قوت

دیہی اور قبائلی افرادی قوت

دیہی اور قبائلی پس منظر سے آئے ہو افراد زیادہ تر کم پڑھے لکھے یا بالکل ان پڑھ افراد ہوتے ہیں اور زیادہ پڑھے لکھے افراد کی تعداد کم ہوتی ہے۔ مگر یہ قوت اصل معاشرتی قوت ہوتی ہے۔عام طور پر ان کا معاشرہ مکمل طور پر ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ قوت تعداد کے لحاظ سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ گوریلا جنگ میں اس قوت کے اثرات زیادہ ہوتے ہیں۔ مگر اس قوت کی کمزوری جدید اسلحہ اور آلات کو کم سمجھنا اور جدید نظام کو کم سمجھنا ہوتا ہے۔

شہری افرادی قوت

دوسری قسم کی افرادی قوت شہری پس منظر سے آتی ہے۔اس قسم کی افرادی قوت میں عصری نظام تعلیم سے پڑھے لکھے افراد کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اور یہ افرادی قوت دیہی اور قبائلی افرادی قوت کے مقابلے میں بہت زیادہ پڑھی لکھی ضرور ہوتی ہے مگر اس قوت کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ یہ معاشرے کے انفرادی لوگ ہوتے ہیں یہ کسی معاشرے کی نمائندگی نہیں کر رہے ہوتے۔ بلکہ زیادہ صورت میں یہ لوگ اپنے معاشرے کے بھاگے ہوئے لوگ ہوتے ہیں اور معاشرہ ان کے ساتھ نہیں ہوتا۔

مذہبی پس منظر

شہری یا دیہی پس منظر کے ساتھ ساتھ گوریلا قوت کا ہر فرد اپنا کوئی نہ کوئی مذہبی پس منظر بھی رکھتا ہے۔ گوریلا قوت میں شامل ہونے کے بعد یہ افراد گوریلا قوت کے اساسی نظریہ کی بنیاد پر ایک دوسرے سے اتفاق تو کر لیتے ہیں لیکن بہت سے دوسرے مسائل میں ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہیں۔

تعلیمی پس منظر

ماحول اور معاشرت کے بعد انسان کی تعلیم اس کی سوچ کے زاویے پر اثر انداز ہوتی ہے۔ تعلیم دراصل ذہن میں معلومات کا ایک ذخیرہ بھر دیتی ہے جو ساری زندگی انسان کے فیصلوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ معلومات کے اس ذخیرے کو ذہن میں محفوظ پس منظر کا علم بھی کہتے ہیں۔ علم کا یہ ذخیرہ ماں کی گود سے بنا شروع ہو جاتا ہے۔ایک ماں اپنے بچے کو کلمہ سیکھاتی ہے، نماز سیکھاتی ہے، گناہ اور ثواب سیکھاتی ہے، نبیوں کی کہانیاں سیکھاتی ہے یا پاکی اور پلیدی کے مسائل سمجھاتی ہے جبکہ دوسری ماں نہ تو خود ان باتوں پر عمل کرتی ہے اور نہ ہی اپنے بچے کو اس طرف بلاتی ہے بلکہ اس کا بچہ سارا دن ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر جو الٹی سیدھی چیزیں دیکھتا رہے یا فحش افسانے پڑھتا رہے تو ان دونوں بچوں کی سوچ اور فکر میں لازماً فرق ہو گا۔

بنیادی علم کا دوسرا ذریعہ آج کل کے لادین سکول ہیں یا دینی مدارس ہیں۔ان دونوں کے طالب علم جب میدان جہاد میں اتریں گے تو ان دونوں کی سوچ میں بہت فرق ہو گا۔ جہاد میں دشمن کی پہچان سب سے اہم ہے۔ مدرسے کے طالب علم کی سمجھ میں یہ بات انتہائی آسانی سے آجاتی ہے قرآن میں میں یہود نصار اور مشرکین کو مسلمانوں کا دشمن قرار دیا گیا چاہیے اس سے کوئی مسلمانوں کے مفادات پر زد پڑھتی ہو یا نہ ہو۔ مگر یہی بات لادین مدرسے کے طالب علم کو سمجھانا مشکل ہے کیوں اس کے لیے تو دشمن وہ ہے جو اس کے معاشی یا وطنی مفادات کے لیے خطرہ ہو۔دوسری طرف عصری تعلیم یافتہ افراد میں جدید ہتھیار اور امریکہ کی چالیں سمجھنے کی صلاحیت مدرسہ کے طالب علم سے زیادہ ہوتی ہے۔

تربیتی پس منظر

اکثراوقات گوریلا قوت میں شامل ہونے والے افراد پہلے بھی کسی نہ کسی تنظیم یا تحریک سے وابستگی اختیار کیے ہوئے ہوتے ہیں۔ گوریلا قوت کے نظریہ سے متفق ہونے کی بنیاد پر وہ اپنی پرانی وابستگیاں ختم تو کردیتے ہین لیکن ان تحریکوں سے حاصل کردہ تربیت انکے رویوں میں مخصوص صفات پیدا کردیتی ہے جو عام طور پر ساری زندگی ان کے ساتھ رہتی ہے یا بہت مشکل سے تبدیل ہوتی ہے۔افرادی قوت کی کسی گوریلا نظریہ کے مطابق تربیت کرتے ہوئے فرد کی سابقہ وابستگی اوراس کے ذیل میں حاصل کردہ تربیت بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہوتاہے۔

سابقہ تجربات

کسی بھی گوریلا قوت میں شامل ہونے سے پہلے کوئی فرد معاشرے میں ایک اچھاخاصہ وقت گزار چکا ہوتاہے۔ زندگی کا ہر لمحہ اور خصوصاًاہم واقعات سے ہر فرد سیکھتاہے۔ان واقعات کاہر فرد اپنے ذہن سے تجزیہ کرتاہے اور رائے قائم کرتاہے۔انسان کی زندگی کے تجربات اسکا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں جو ساری زندگی اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ جوں جوں انسان اپنی زندگی میں زیادہ تجربات حاصل کرتاہے تواس کے نظریات مزید پختہ ہوتے جاتے ہیں یاان تجربات کی ناکامی سے وہ اپنے نظریات تبدیل کرلیتاہے۔اگرچہ فرد کاہر تجربہ ہی اسکی شخصیت کی تشکیل مین اہم کردارادا کرتاہے لیکن خصوصاًاگر فرد کسی تنظیم یاتحریک سے وابستہ رہاہو تووہ تجربات گوریلا قوت میں آنے کے بعد بھی اس پراثرانداز ہوتے ہیں۔

ماحول

ماحول سے مراد وہ پس منظر ہے جس میں ایک فرد گوریلا تحریک میں قدم رکھتاہے۔ بالعموم گوریلا قوت میں افراد ایک پیچیدہ معاشرتی پس منظر سے آتے ہیں ان کے ماحول مختلف ہوتے ہیں۔ ماحول کااثر گوریلا قوت اوراس کی قیادت پراس قدراثرانداز ہوتا ہے کہ پوری تحریک کی سمت ہی تبدیل کر سکتاہے۔

گوریلا قوت میں وحدت فکر پیدا کرنا

اس گوریلا قوت کوجو کہ بہت سے مختلف پس منظروں سے آئی ہوئی ہوتی کے درمیان وحدت فکر پیدا کرناضروری ہوتاہے۔یہ ذمہ داری گوریلا قیادت کی ہوتی ہے کہ وہ گوریلا قوت کے درمیان وحدت فکر پیدا کرے۔ مندرجہ ذیل موضوعات پر گوریلا جنگ میں وحدت فکر کی ضرورت ہوتی ہے:

- مقامی ملکی اور عالمی تحریک کے تعلق میں وحدت فکر

- دوست اور دشمن کے تعین میں وحدت فکر
- حالات کے تجزیہ میں وحدت فکر
- جنگ کے طریقہ کار میں وحدت فکر
- مقاصد کے حصول میں وحدت فکر
- ایک لائحہ عمل پر وحدت فکر
- عسکری معاملات میں وحدت فکر
- تربیتی ترتیبی نظام کی منصوبہ بندی میں وحدت فکر

متوازن قوت کی تخلیق

جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ چوں کہ گوریلا افردی قوت معاشرے کے مختلف طبقوں سے نکل کر آئی ہوتی ہے ان کا پس منظر ایک نہیں ہوتا اس لئے اس بات کا احتمال موجود ہوتا ہے کہ ان کے درمیان ایک فکر انتشار پیدا ہو جائے۔اس انتشار کی وجہ سے گوریلا کاروائیاں اور پوری جنگ ایک عدم توازن کا شکار ہو جاتی ہے۔اس عدم توازن کی وجہ سے اس بات کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی تخلیق کے مقاصد حاصل نہیں کر سکیں گئے۔ گوریلا افرادی قوت کی تربیت اور ان میں وحدت فکر پیدا کرنے کے ذریعے انہیں ایک متوازن عسکری قوت میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔جوں جوں گوریل اقوت میں وحدت فکر پیدا ہوتی چلی جائے گی اس کے ساتھ ساتھ گوریلا قوت متوازن ہوتی چلی جائے گی۔

گوریلا قیادت کی تیاری

قیادت کسی بھی گوریلا جنگ کا محور اساسی ہوتا ہے۔یہ گوریلا جنگ قیادت ہی ہوتی ہے جو کہ گوریلا جنگ کے نظریئے کو زندہ رکھتی ہے۔ گوریلا دعوت کے پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ گوریل قیادت کی ذمہ داریاں بھی بڑھتی چلی جاتی ہیں اور ہر ہر سطح پر ذمہ دار افراد کی ضرورت بھی بڑھ جاتی ہے۔اس ذیل میں گوریلا قوت کی قیادت کی سطحیں اور ان کے کردار کو سمجھنا ضروری ہے۔ گوریلا قوت کی قیادت تین طرح کی ہوتی ہے:

- مرکزی قیادت
- درمیانے درجے کی قیادت
- جنگ لڑانے والی قیادت

گوریلا مرکزی قیادت

گوریلا مرکزی قیادت کا اصل کام گوریلا نظریۓ کو زندہ رکھنا اور اس پر کوئی سودے بازی نہ کرنے دینا۔ اسکے ساتھ ساتھ مرکزی قیادت مندرجہ ذیل ذمہ داریاں بھی نبھاتی ہے۔

- تمام عالمی، ملکی اور مقامی امور کی نگرانی کرنا اور ان کے درمیان رابطہ قائم رکھنا۔
- تمام جنگ کی حکمت عملی بنانا۔
- گوریلوں کی تربیت کی نگرانی کرنا۔

درمیانے درجے کی قیادت

اس قیادت کے مندرجہ ذیل کام ہیں:

- مرکزی قیادت سے ہدایت لینا
- ایک خاص علاقے یا سیکٹر میں گوریلا جنگ کی نگرانی کرنا۔
- گوریلوں کی تربیت کرنا۔
- گوریلوں کو سامان رسد پہنچانے کی ترتیب بنانا۔
- اس علاقے کے دعوتی، سیاسی اور عسکری امور میں رابطہ پیدا کرنا۔

جنگ لڑانے والی قیادت

یہ وہ قیادت ہے جو عملی طور پر میدان میں موجود ہوتی ہے یہ قیادت دعوتی، سیاسی اور عسکری تینوں طرح کی ہوتی ہے۔ اس کی مندرجہ ذیل ذمہ داریاں ہوتیں ہیں:

دعوتی قیادت کی ذمہ داریاں:

- اس قیادت کا کام یہ ہے کہ وہ گوریلوں کی دعوت کو زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچائے۔
- افرادی قوت میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کیا جائے
- افرادی قوت کی تربیت زیادہ سے زیادہ مقامی طور پر کی جائے۔

سیاسی قیادت کی ذمہ داریاں:

- گوریلوں کی حمایت میں اضافہ کرنا اور مخالفت کو کم کرنا۔
- گوریلوں کے لئے عوام کو متحرک کر کے سول نافرمانی کی تحریک چلانا۔

- گوریلوں کے خلاف اتحاد اور آپریشنوں کا توڑ کرنا

عسکری قیادت کی ذمہ داریاں

- گوریلا مخالف قوتوں کو دفاع پر مجبور کرنا۔
- گوریلا مخالف قوتوں کو غلط جگہ مصروف کرنا۔
- گوریلا مخالف نظام کے آگئے روکاوٹیوں کھڑی کرنا۔

گوریلا چیلنجوں کا تعین

گوریلوں کو دوران جنگ بے شمار چیلنجوں اور رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن کو دور کیے بغیر یا جن کے متعلق منصوبہ بندی کیے بغیر تحریک اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکتی۔ان چیلنجوں کو گوریلوں اور عوام کے سامنے واضح کرنے کا نام موقف ہے۔ان چیلنج سے نپٹنے کے پروگرام کا نام لائحہ عمل ہے۔ان چیلنجوں کے مطابق گوریلوں کی تیاری کا نام تربیت ہے۔

گوریلوں کے چیلنج بہت سی اقسام کے ہیں جن میں سے کچھ ذیل میں درج ہیں:

- فوری نوعیت کے چیلنج
- بیرونی حملے کی وجہ پیدا ہونے والے چیلنج
- ملکی انتشار کی وجہ سے پیدا ہونے والے چیلنج
- داخلی چیلنج
- گوریلوں کی تربیت کے چیلنج
- گوریلوں کے ترتیبی چیلنج
- اعلامی چیلنج

باب رابع (۴)

گوریلا جنگ اور معاشرہ

تعارف

معاشرہ کسی بھی عسکری قوت کی تخلیق کا ایک پہلو ہے لیکن جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا کہ گوریلا جنگ کی صورت میں معاشرہ جنگ میں ایک اہم ترین کردار ادا کرتا ہے۔ گوریلا جنگ کے دوران یہ بھی پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ گوریلا جنگ معاشرے میں ہی لڑی جاتی ہے۔ اسلیے معاشرہ نہ صرف تخلیق قوت کے ذیل میں وسائل اور افرادی قوت فراہم کرتا ہے بلکہ معاشرہ اکثر حالات میں میدان جنگ بھی بن جاتا ہے اس صورت میں اقدام اور دفاع کے تمام معاملات معاشرے میں ہی وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہی معاشرہ مجاہدین کی دعوت کے مطابق متبادل قیادت فراہم کرتا ہے اور سیاسی میدان میں مجاہدین کی دعوت کا دفاع بھی کرتا ہے۔ گوریلا جنگ لڑنے کے لیے معاشرہ کے کردار کو بہت تفصیل سے سمجھنا ضروری ہے۔ گوریلا جنگ میں معاشرہ کا کردار مندرجہ ذیل پہلوؤں سے ہوتا ہے۔

- افرادی قوت کی فراہمی
- وسائل کی فراہمی
- سیاسی اور دعوتی شعبوں کی مدد
- گوریلوں کو پناہ گاہ فراہمی
- گوریلوں کے حق میں تحریک

گوریلا جنگ اور معاشرے کے مختلف پہلو

گوریلا جنگ میں معاشرے کی مسلّمہ اہمیت کی بناپر کسی معاشرے میں گوریلا جنگ کے آغاز سے پہلے اس کے مندرجہ ذیل پہلوؤں کا علم ضروری ہے۔

- ملک اور معاشرے کی تاریخ
- معاشرے کے تمام طبقات اور گروہ
- ملک کا نظام

○ گوریلا قوت کی صلاحیت

ملک اور معاشرے کی تاریخ

ہر ملک اور اس کا معاشرہ ایک خاص تاریخ کے ساتھ جڑا ہوا ہوتا ہے۔ یہ وہ تاریخ کہ جس نے اس ملک اور معاشرے کو اس کا وجود بخشا۔اس معاشرے کو اس کی شناخت اور اس پہچان دی۔ معاشرے کا ہے فرد اس تاریخ کے ساتھ کسی نہ کسی طرح جڑا ہوا ہوتا ہے۔ پھر ہر ملک معاشرہ اور انسان ایک ایسی تاریخ اور واقعات کے ساتھ جڑا ہوا ہے جس نے ان کی زندگی میں ایک نہ مٹنے والے منفی یا مثبت اثرات مرتب کئے ہوتے ہیں یہ تاریخ اس قوم اور معاشرے میں ضرب المثال کے طور پر مشہور ہو جاتی ہے۔ یہ تاریخ اس معاشرے کے افراد کے ذہنوں میں اس قدر گہرائی کے ساتھ موجود ہوتی ہے کہ اس معاشرے کا ہر فرد ہر معاملے کو اسی تاریخ کے تناظر میں دیکھتا ہے گویا کہ تاریخ ایک ایسا چشمہ بن جاتی ہے کہ جس کی مدد سے وہ دنیا کے ہر معاملے کو دیکھتا ہے۔
اس کی بات کو ہم ایک بڑی مثال سے واضح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہندوستان میں شرک کی تاریخ ہزار و سالوں سے ہے مگر محمود غزنوی کے حملوں نے یہاں کے لوگوں میں ایک نئے دین اسلام کی بنیاد رکھی جو وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ بڑی اسلامی مملکت بن گئی۔اس طرح ہندوستان میں مسلمان ایک نئی قوم بن کر ابھرے۔ ہندوستان پر انگریزوں کے قبضے نے تاریخ کو ایک نیا رخ دیا۔ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کی وجہ سے ہندوستان تین ملکوں مین تبدیل ہو گیا۔ یہ پوری تاریخ اور اس میں ہونے والے واقعات نے پورے ہندوستان مین رہنے والے تمام لوگوں چاہے وہ مسلمان ہوں یا ہندو کے ذہنوں میں نہ مٹنے والے نقوش چھوڑے ہیں۔ یہاں کے باشندے ہر بڑے معاملے کو اسی تاریخ اور تاریخی واقعات کے تناظر میں دیکھتے ہیں۔ گوریلا جنگ ایک معاشرتی جنگ ہے اس لئے۔اس جنگ کو لڑنے کے لئے مقامی متعلقہ تاریخ کا علم نہایت ہی ضروری ہے۔ مندرجہ ذیل اقسام کی تاریخ کا علم ضروری ہے:

○ قوم کی وہ تاریخ جو اس کی پہچان ہے
○ وہ تاریخی واقعات جو کسی بڑے تنازعے کا باعث بنے
○ وہ تاریخ جو قوم کی روایات میں شامل ہے

معاشرے کے تمام طبقات اور گروہ

گوریلا جنگ کے لئے دوسرا سب سے اہم معاشرتی علم اس معاشرے کی تقسیم یا طبقات کا علم ہے۔ معاشرتی علم گوریلوں کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ معاشرے کے تمام طبقات اور گروہوں کو سمجھ سکیں ان کے درمیان تنازعات اور مسائل کو سمجھ سکیں اور معاشرے مین موجود ان طبقات میں اپنے لیے مواقع اور خطرات جان سکیں۔ معاشرتی علم اس لئے بھی ضروری ہے کہ اس علم کے ذریعے

گوریلا قوت اپنے دوست اور دشمن کا تعین باآسانی کرسکتی ہے۔کوئی بھی معاشرہ ہو اس میں موجود افراد کو دو طرح سے طبقات میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

- معاشرے میں مقام کے اعتبار سے طبقات
- معاشرے میں افکار کے اعتبار سے طبقات

معاشرے میں مقام کے اعتبار سے طبقات

معاشرے میں مقام کے اعتبار سے معاشرہ دو طبقوں پر مشتمل ہوتا ہے پہلا طبقہ ان بااثر افراد پر مشتمل ہوتا ہے جو معاشرے کی قیادت کرتا ہے۔معاشرے کا سیاسی نظام اور حکومتی نظام تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے اس کو بااثر طبقہ یا طبقہ اشرافیہ کہتے ہیں۔دوسرا طبقہ معاشرے کو اس کی ضروریات زندگی فراہم کرنے میں مدد دیتا ہے۔اسطرح ایک معاشرہ مقام کے اعتبار سے دو اہم طبقوں پر مشتمل ہوتا ہے:

- معاشرے کا بااثر طبقہ اشرافیہ
- معاشرے کو ضروریات زندگی فراہم کرنے والا طبقہ

معاشرے کا بااثر طبقہ اشرافیہ

ہر معاشرے میں ایک طبقہ ایسا بااثر طبقہ موجود ہوتا ہے جو زندگی کے ہر میدان میں معاشرے کی قیادت کرتا ہے۔اس بااثر طبقے کے بننے کی وجہ ہر ملک قوم کی علیحدہ علیحدہ ہوتی ہیں۔اس طبقے کے بااثر ہونے کی تین وجوہات ہوتیں ہین ایک یہ کہ اس کا قبیلہ مضبوط ہو یا اس کے پاس زمین ہو یا دونوں قبیلہ اور زمین ہو اور تیسری چیز علم ہے جو انسان کو بااثر طبقے میں شامل ہونے میں مددگار ہوتا ہے۔اس طرح بااثر طبقے کے قوت کے مندرجہ ذیل منبع ہیں:

- قبیلہ
- زمین
- علم

اس طبقے میں مندرجہ دیل اقسام کے لوگ شامل ہیں:

- شاہی خاندان
- سیاسی خاندان
- سردار اور ملک
- افواج کے اعلیٰ افسران

- جاگیردار طبقہ
- ہر طبقہ علم کے اکابر علماء

اس طبقے کا بنیادی کام معاشرے کا سماجی اور سیاسی نظام بنانا اور اس کی قیادت کرنا ہوتا ہے۔

معاشرے کو ضروریات زندگی فراہم کرنے والا طبقہ

معاشرے میں دوسری طرح کا طبقہ وہ ہے جو معاشرے کی ضروریات پوری کرتا ہے۔اس طبقے میں وہ تمام پیشہ ور لوگ شامل ہیں جو صنعت زراعت اور بازاروں مین کام کرتے ہیں۔اپنے پیشے کے اعتبار سے یہ طبقہ بھی تین طرح کے طبقوں میں تقسیم ہے جو مندرجہ ذیل ہے:

- تاجر اور پیشہ ور طبقہ
- مزدور کسان طبقہ
- نچلا طبقہ

<u>معاشرے میں افکار کے اعتبار سے طبقات</u>

تخلیق آدم سے لے اپنے آخری بنی محمد ﷺ تک اللہ نے انسانوں کے ان معاشروں اور طبقوں کی راہ نمائی کے کئے انبیاء اور ان کے ساتھ اپنی کتابیں بھیجیں۔ان انبیاء نے معاشروں کی راہ نمائی فرمائی۔مگر انھیں معاشروں میں کچھ انسان پیدا ہوئے جنھوں نے انبیاء کے مقابلے میں انسانی معاشرے کے ان طبقات کے مسائل کا حل اپنی عقل سے دینا شروع کر دیا اور انسانوں کے اس معاشرے کو گمراہی کے راستے پر ڈال دیا۔یہاں سے انسانون کے معاشرے انبیاء کے لائے ہو دین اور عقل انسانی کے دئے کوئے افکار کی بنیاد پر تقسیم ہو گئے۔

ان افکار کی بنیاد پر انسان مندرجہ ذیل گروہوں میں تقسیم ہو گیا:

- اللہ سے اجر کی توقع رکھ کر عمل کرنے والے گروہ
- اللہ سے اجر نہ رکھ کر عمل کرنے والا گروہ

اللہ سے اجر کی توقع رکھ کر عمل کرنے والے گروہ

اللہ سے اجر کی توقع رکھ کر عمل کرنے والا گروہ وہ گروہ ہے جو اللہ پر قیامت پر جنت دوزخ پر ایمان رکھتا ہے۔مگر ہر گروہ کا اللہ سے اجر کی توقع کے عقائد ایکدوسرے سے مختلف ہیں۔ان گروہوں میں مندرجہ ذیل گروہ شامل ہیں:

مسلمان

انسانوں کا وہ گروہ ہے جو اللہ کے آخری نبی کا پیروکار اس کی آخری کتاب اور دین حق اسلام کا حامل ہے۔ شہادت عثمان کے بعد اسلام میں گمراہ فرقے پیدا ہونا شروع ہوئے جن میں رافضی، خوارج، معتزلہ، مرجیہ، قدریہ اور جہمیہ وغیرہ شامل ہیں۔ اس طرح اسلام میں اہل سنہ اور گمراہ فرقوں پر مشتمل دو گروہ پیدا ہو گئے۔ ان گمراہ گروہوں میں سے کچھ گروہ وہ ہیں جنھیں علماء نے کافر قرار دیا۔

عیسائی

عیسائیت وہ انسانی گروہ ہے جس نے اللہ کو ایک مگر نعوذ باللہ تین حصوں میں تقسیم قرار دیا۔ عیسیٰ علیہ سلام کو اللہ کا بیٹا قرار دیا اور ان کو انسانیت کے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے والا بنا دیا۔ عیسائیت میں بہت سے فرقے ہیں جن میں اہم تین ہیں رومن کیتھولک، قدیم روایتی کلیساء اور پروٹیسٹنٹ۔

یہودی

انسانوں کا وہ گروہ جس نے عیسیٰ علیہ سلام اور انجیل کا انکار کیا اور اس سے پہلے والے انبیاء کی تصدیق کی۔ اللہ کی کتابوں میں تحریف کی تلمود کو علم وحی قرار دیا اور گمراہ ہو گئے۔

مشرک

وہ مشرک جو بتوں کو اللہ تک پہنچنے کا وسیلہ مانتے ہیں اور بتوں کو خود رب نہیں مانتے یہ بھی اپنے عمل پر اللہ سے اجر کے طالب ہیں۔

اللہ سے اجر نہ رکھ کر عمل کرنے والا گروہ

اللہ سے توقع رکھ کر عمل کرنے والے گروہ دو حصوں میں تقسیم ہیں ایک وہ جو کہ بتوں، سورج اور آگ کو رب مانتے ہیں اور ان سے اجر کی توقع رکھتے ہیں۔ دوسرا گروہ انسانیت کی بھلائی کے لئے ایمان رکھتا ہے۔ اس گروہ میں سوشلزم، سرمایہ دانہ جمھوریت اور سوشل ڈیموکریٹ گروہ شامل ہیں۔

انسانی معاشروں کے گروہوں کا خلاصہ

معاشرے میں مقام کے اعتبار سے اور فکری اوعتبار سے تقسیم کے مطالعے کا خلاصہ یہ ہے کہ انسانی معاشرے جو کہ پہلے سے ہی اپنے مقام کے اعتبار سے تقسیم ہوتے ہیں اور ان کی ہدایت کے لئے اللہ نے انبیا اور کتابوں کے ذریعے شریعت نازل فرماتا ہے۔ مگر انسان نے اپنی عقل کے بل بوتے پر دوسرے افکار کو قبول کرنا شروع کر دیا اور گمراہ ہو گئے۔ علم وحی کے علاوہ معاشروں کے مختلف گروہون نے اپنے اپنے مفاد کے لئے مختلف افکار کو اپنانا شروع کر دیا۔ جو افکار طبقہ اشرافیہ کو فائدہ دیتے تھے وہ انھوں نے اپنا لئے مگر یہ افکار دوسرے طبقے کے مفاد کے خلاف تھے اس لئے دوسرے طبقے نے اس کی مخالفت شروع کر دی اور اپنے بچاؤ کے لئے دوسری قسم کے افکار اپنا لئے جو ان کو فائدہ دیتے تھے۔ اسطرح ایک طرف توانھوں نے اللہ کی لائی ہوئی شریعت کو پس پشت دال دیا اور دوسری طرف یہ طبقات ایک دوسرے کے خلاف دست گریبان ہو گئے۔ اس طرح انسانی معاشرہ گروہوں، تنازعات اور انتشار کا

شکار ہو گیا۔ انسانی گمراہی میں مبتلا گروہوں کی تقسیم کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے:

- اللہ سے اجر کی توقع رکھ کر عمل کرنے والا گروہ
  - یہود
  - نصاریٰ
  - مشرکین
  - اسلام کے گمراہ فرقے
- اللہ سے اجر کی توقع نہ رکھ کر عمل کرنے والا گروہ
  - مشرکین
  - آتش پرست
  - لادین
  - سرمایہ دارانہ جمہوریت
  - سوشلسٹ

ملک کا نظام

گوریلا جنگ کے معاشرے کے مطالعہ میں تیسرا سب سے اہم علم جو مجاہدین کو چاہئے ہے وہ کسی بھی معاشرے کا سیاسی نظام کا علم ہے۔ گوریلا جنگ کا سب سے بڑا ہدف کسی بھی حکومت کے نظام کو توڑنا اور اس کی جگہ نئے نظام کی تشکیل ہے۔ کسی بھی جگہ کا سیاسی نظام اس کے معاشرے کے طبقوں سے ہی بنتا ہے۔ حکومت کے نظام کا مطالعہ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا جاننا ضروری ہے کہ یہ نظام کے بنیادی اجزاء کون کون سے ہیں؟ یہ نظام کیسے کام کرتا ہے؟ اور اس نظام کو مضبوط کرنے اور اس کی حفاظت کے ادارے کون کون سے ہیں؟

- نظام کے بنیادی اجزاء
- نظام کے کام کرنے کا طریقہ
- نظام کے معاون اور محافظ ادارے

نظام کے بنیادی اجزاء

اس وقت دنیا کے بیشتر ممالک میں جمہوری طرز کا نظام قائم ہے۔ اس نظام کا ڈھانچہ پارلیمنٹ، صوبائی اسمبلی اور ضلعی نظام پر مشتمل

ہوتا ہے۔ پارلیمنٹ اپنے فیصلے وزاتوں کے ذریعے نافذ کرتیں ہیں۔ وزارتیں اپنے فیصلے اپنے اداروں کے ذریعے نافذ کرتے ہیں جس کو بیوروکریسی جو کہ حکومت کی ملازم ہوتی ہے چلاتی ہے۔ اس نظام کا تیسرا جز وہ سیاسی جماعتیں ہیں جو الیکشن لڑ کر پارلیمنٹ میں آتیں ہیں۔

جمھوری طرز کا سیاسی نظام کے مندرجہ ذیل تین حصے ہیں:

- نظام کا ڈھانچہ اور ادارے
- بیور کریسی
- سیاسی پارٹیاں

ان تینوں نظام کو سمجھنے کے لئے ہمیں مندرجہ ذیل نقاط کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

- نظام کے ادارے کیا ہیں؟
- بیوروکریسی کیسے کام کرتی ہے؟
- سیاسی پارٹیاں کون کون سی ہیں؟
- الیکشن کا طریقہ کار کیا ہے؟
- سیاسی نظام کا سب سے چھوٹا یونٹ کیا ہے اور وہ کیسے کام کرتا ہے؟

نظام کے کام کرنے کا طریقہ

سرد جنگ میں کے سوشلسٹ نظام کی شکست کے بعد اب تمام دنیا میں تقریباً جمھوری طرز کا سرمایہ دارنہ نظام قائم ہے۔ اس نظام کا مقصد آزادی، مساوات اور ترقی ہے۔ جمھوریت عورت مرد کو برابری کی بنیاد پر ترقی دینے کا دعوی کرتی ہے۔ اسلئے وہ سب ایک برابر گردانتی ہے۔ جمہوری طرز حکومت تین حصوں، مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ میں بٹا ہوا ہے۔ کسی بھی نظام کے کام کرنے کا طریقہ کار میں اہم ترین معاملہ یہ ہے کہ اس نظام میں مرکزی سطح کو صوبے اور ضلعے سے کیسے جوڑا جاتا ہے کیونکہ ضلع ہی وہ جگہ ہوتی ہے جہاں حکومت کے احکامات اور اس کی مراعات کو عوام تک پہنچایا جاتا ہے۔ اس طرح ضلع عوام اور حکومت کے درمیان ایک رابطے کا ذریعہ ہے۔ یہ نظام جب فرد اور معاشرے کو جوڑلیتا ہے تو اس کو بین الااقوامی طور پر اقوام متحدہ، آئی ایم ایف اور عالمی تجارتی بینکوں سے جوڑتا ہے۔ کسی بھی نظام کے کام کرنے کے طریقے کو تفصیلاً جاننے کے لیے مندرجہ ذیل امور کی واقفیت حاصل کرنا ہو گی۔

- اس نظام کی تشکیل کا مقصد کیا ہے۔
- یہ نظام فرد کو کس نگاہ سے دیکھتا ہے جس میں عورت، مرد، بچے، بیمار، معذور وغیرہ شامل ہیں۔
- یہ نظام، فرد اور معاشرہ کو اپنے ساتھ کیسے جوڑتا ہے۔

- اس نظام کا سب سے چھوٹا مکمل انتظامی یونٹ کیا ہے۔
- یہ نظام مرکز اور صوبے کو اپنے سب سے چھوٹے یعنی ضلع سے کیسے جوڑتا ہے۔
- یہ نظام فرد، معاشرے اور خود اپنے آپ کو بین الاقوامی نظام سے کیسے جوڑتا ہے۔

نظام کے معاون اور محافظ ادارے

کسی بھی نظام کو مضبوط کرنے والے ادارے تین طرح کے ہیں ایک اس کی حفاظت کرنے والے ادارے ہیں دوسرا اس کی معیشت اور تیسرا اس کو توانائی پہنچانے والا نظام۔

نظام کے محافظ ادارے

یہ ادارے نظام کے محافظ ہیں۔ یہ نظام کی اندرونی و بیرونی خطرات سے حفاظت کرتے ہیں۔ کچھ ادارے اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ ملک میں ملکی قوانین کی عملداری قائم رہے اور قانون کی خلاف ورزی سے افراد کو باز رکھا جائے۔ اس قسم کے معاملات میں ملک کے اندر موجود دو افراد یا فریقوں کے درمیان معاملات کو ملکی قوانین کے تحت حل کیا جاتا ہے۔ دوسری قسم کے ادارے وہ ہیں جو نظام پر کسی فرد یا فریق کے اندرونی حملے یا بغاوت جیسے معاملات سے تحفظ کرتے ہیں۔ اسی طرح یہ ادارے ملک کا بیرونی خطرات سے بھی تحفظ کرتے ہیں۔ اہم قانون نافذ کرنے والے درج ذیل ہیں۔

- پولیس
- نیم فوجی دستے
- فوج
- انٹیلی جنس ادارے

نظام کی معیشت کے ادارے

یہ ادارے ملکی نظام کو چلانے کے لیے رقم فراہم کرتے ہیں۔ یہ رقم سرکاری اداروں کی تجارت، عوام پر نافذ کردہ ٹیکس اور بینکوں کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے۔ نظام کو مالی مدد دینے والے اہم ادارے درج ذیل ہیں۔

- بین الاقوامی بنک
- ملکی بینک
- تجارت
- ٹیکس کا نظام

نظام کو توانائی اور وسائل فراہم کرنے والے ادارے

ملکی نظام کو چلانے کے لیے درکار وسائل درج ذیل ادارے فراہم کرتے ہیں۔

- صنعت
- زراعت
- کان کنی
- تجارت
- آب اور توانائی کی فراہمی
- ذرائع آمدورفت
- مواصلات

گوریلا قوت کی صلاحیت

گوریلا قوت کی صلاحیت سے مراد یہ ہے کہ معاشرے کے تمام پہلوؤں مثلاً ملک اور معاشرے کی تاریخ کا علم، معاشرے کے تمام طبقات اور گروہوں کا علم اور ملکی نظام کا علم حاصل کرنے کے بعد گوریلا قوت کو یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا گوریلا قوت اپنے نظریہ کی بنیاد پر معاشرے میں کوئی تحریک برپا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے یا نہیں اور تحریک کا آغاز کرنے پر کامیابی حاصل کرنے کا کس حد تک امکان ہے۔ گوریلا قوت کا معاشرے کے مختلف طبقوں میں کس حد تک اثر رسوخ ہے۔ اور گوریلا قوت معاشرے کے مختلف طبقوں کو کس حد تک اپنے حق میں متحرک کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ نظام کو گرانے کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ اسکا متبادل نظام قائم کرنے کی بھی صلاحیت موجود ہے یا نہیں۔ کیونکہ دوسری صورت میں ملک طویل خانہ جنگی کا شکار ہو سکتا ہے۔ گوریلا قوت کی صلاحیت کا درست تجزیہ اس لیے ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر جنگ کا آغاز کرنے سے بہت سارا وقت، افرادی قوت اور وسائل ضائع ہو سکتے ہیں۔ گوریلا صلاحیت کا درست تجزیہ گوریلا عسکری قوت کو اس فیصلے کے قابل بناتا ہے کہ جنگ کس میدان میں لڑی جائے اور میدان جنگ کی صف بندی کس طرح کی جائے۔

گوریلا اور معاشرے کا تعلق

پچھلی تمام بحث سے گوریلا جنگ کے لیے معاشرہ کی اہمیت خوب واضح ہو چکی ہے۔ کامیاب گوریلا جنگ کے لیے ضروری ہے کہ گوریلا معاشرے کی قوتوں کو اپنے حق میں موڑ سکے۔ گوریلا جنگ کے نتیجے میں معاشرے میں ایک ہلچل پیدا ہوتی ہے۔ معاشرے کو

جس طرح گوریلا اپنے لیے اہم سمجھتے ہیں اسی طرح گوریلا کا دشمن بھی اس بات کو بخوبی سمجھتا ہے۔ پس اسکے نتیجے میں معاشرہ ایک میدان جنگ کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ نظامی فوجوں کی جنگ کے مقابلے میں گوریلا جنگ کی صورت میں معاشرہ ایک بہت سر گرم کردار ادا کرتا ہے۔ جس طرح گوریلا قوت معاشرے میں اپنے ہمدرد پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے اسی طرح گوریلا مخالف قوت کی بھی یہی کوشش ہوتی ہے۔ نتیجتاً معاشرہ گوریلا قوت کے لیے حامی، مخالف اور غیر جانب دار گروہوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں گوریلا قوت کو معاشرے کے ان نئے پیدا شدہ طبقات (جو جنگ کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں) اور معاشرے میں پہلے سے موجود فطری طبقات کے بارے میں بہت سے فیصلے کرنے ہوتے ہیں اور دوران جنگ ان طبقات کے ساتھ بے شمار معاملات پیش آتے ہیں۔ گوریلا قوت کو معاشرے کے ان طبقات سے معاملات طے کرتے ہوئے درج ذیل امور کو پیش نظر رکھنا ہوتا ہے۔

- معاشرے میں گوریلا قوت کے دوست اور دشمن
- دوست اور دشمن کے تعین کا اختیار اور طریقہ
- دوست اور دشمن کی اقسام
- مجاہد گوریلا عسکری قوت کے عمومی دوست اور دشمن کی نشاندہی

معاشرے میں گوریلا قوت کے دوست اور دشمن

جب گوریلا جنگ کسی خارجی بیرونی طاقت کے حملے کے خلاف شروع کی جائے تو اس صورت میں گوریلا عسکری قوت کے دوستوں اور دشمنوں کا تعین کافی آسان ہو جاتا ہے۔ لیکن جہاں گوریلا جنگ ملک کے داخلی انتشار کی صورت میں مرتدین و منافقین کے خلاف شروع کیا گیا ہو تو ایسی صورت میں معاشرے مین داخلی طور پر موجود دوستوں اور دشمنوں کی پہچان ایک پیچیدہ مسئلہ بن جاتا ہے۔ اگر اس جنگ میں دوست اور دشمن کی ٹھیک ٹھیک نشان دہی ہو جائے تو گوریلا جنگ کو منظم کرنے اور اہداف کو طے کرنے میں بہت سی آسانیاں ہو جاتیں ہیں۔ دوست اور دشمن کی پہچان کے لیے ہمیں اس علاقے اور ملک کے طبقات کا گہرا علم چاہئے۔ اس علم کے بغیر ہم کبھی بھی اپنے داخلی دشمن کا تعین نہیں کر سکتے۔ عام مشاہدے میں یہ آیا ہے کہ بعض اوقات ہم ایک فرد کو اپنے دشمن کے طور پر لے رہے ہوتے ہیں مگر حقیقت میں وہ نفاذ شریعت اور گوریلا تحریک کا حامی ہوتا ہے۔۔ جبکہ دوسری طرف جسے ہم دوست سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ مجاہدین کو شدید نقصان پہنچاتا ہے۔ ہر دو صورتوں مین اہم ترین معاملہ معاشرے کے طبقات کا مجاہدین سے دوستی یا دشمنی کے تعلق اور کیفیت سے واقفیت ہے۔ اس عمل واقفیت میں تاخیر اور غلطی دونوں ہی عسکری قوت کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔ مجاہدین میں ایک پورے طبقے کو دشمن گردان کر پورے طبقے سے ایک جیسا رویہ اختیار کرنا بھی عسکری حکمت عملی کے لیے نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے اور غیر ضروری طور پر فعال دشمنوں کی تعداد میں اضافے کا سبب بن رہا ہے۔ اسی طرح اصولی دشمن اور عملی دشمن میں بھی فرق کیا جانا ضروری ہے۔ ان باتوں کی کچھ تفصیل آگے دوست اور دشمن کی اقسام کے ذیل میں بیان کی جائیں گی ان شاءاللہ۔

دوست اور دشمن کے تعین کا اختیار اور طریقہ

جہاں تک ان سوالوں کا تعلق ہے کہ جنگ میں دوست کون اور دشمن کون ہے ؟اس کے تعین کا اختیار کس کے پاس ہے ؟ تو ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارا یہ ایمان ہے کہ یہ اختیار صرف اللہ کو ہے جو اس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہوئی شریعت میں واضح کر دیا ہے۔ دین اسلام کے علاوہ دیگر نظاموں اور معاشروں میں قدیم زمانے میں انسانوں نے یہ اختیار بادشاہ اور قبائلی سرداروں کو دے رکھا تھا اور آج کی جدید دنیا میں جمہوری ریاست اور پارلیمنٹ کو۔ البتہ بعض صورتوں میں کوئی ڈکٹیٹر ایک فرد واحد کے طور پر بھی یہ فیصلے کرتا ہے۔

کسی بھی جنگ کے لیے دوست اور دشمن کی پہچان کے دو طریقے ہیں۔ ایک شرعی اور دوسرا عملی۔ مجاہدین کے شرعی دشمن کی پہچان علماء جہاد کے فتوؤں اور کتابوں سے واضح ہیں جو انھوں نے قرآن اور سنت کی روشنی میں دیے ہیں۔ ان فتوں کی روشنی میں یہ ایک لمبی فہرست ہے اس میں لادین طبقہ، علماء سو، سیاست دان، فوج اور ایجنسیاں وغیرہ شامل ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا ہم ہر دشمن کے ساتھ ایک ہی وقت میں محاذ کھول لیں ؟ان شرعی دشمنوں کی پہچان کے باوجود بھی اللہ نے مجاہدین کو اس بات کی اجازت دے رکھی ہے کہ ان احکامات کی روشنی میں حکمت کے ساتھ دشمن کی عملی تقسیم کی جائے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے یہ بات عیاں ہے کہ انہوں نے دین اسلام کے تمام دشمنوں سے نہ صرف یہ کہ یکساں سلوک نہیں کیا بلکہ تمام دشمنوں سے جنگ بھی ایک ساتھ شروع نہیں کی۔ البتہ ایک مناسب وقت آنے پر ہر دشمن کا قلع قمع کیا ہے۔ خود شریعت اسلامی میں منافق، کافر، مرتد اور زندیق کے احکامات میں بھی فرق ہے۔ یہ بات آگے ان شاءاللہ دوست اور دشمن کی اقسام کے ذیل میں اور واضح ہو جائے گی۔

دوست اور دشمن کی اقسام

جنگ یا جہاد کی صورت میں معاشرہ خود بخود دو بنیادی طبقوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ ایک عسکری قوت کا دوست یا حامی اور دوسرا مخالف۔ قدرتی بات یہ ہے کہ نہ تمام دوست دوستی مین ایک درجے پر ہوتے ہیں اور نہ ہی تمام دشمن دشمنی میں ایک درجہ پر ہوتے ہیں۔ اگر دوستوں اور دشمنوں کو انکی حمایت اور مخالفت کی شدت کے اعتبار سے طبقوں میں تقسیم کر دیا جائے تو عسکری قوت کا کام کافی آسان ہو جاتا ہے۔ بڑی سے بڑی عسکری قوت کے لیے بھی اپنے تمام دشمنوں سے ایک ساتھ جنگ لڑنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ ذیل میں عسکری قوت کے دوستوں اور دشمنوں کی اقسام بیان کی گئی ہیں۔

عسکری قوت کے دوستوں کی اقسام

معاشرہ میں عسکری قوت کے دوستوں کی مندرجہ ذیل چار اقسام ہوتی ہیں۔

- فعال دوست

- متوسط فعال دوست
- غیر فعال دوست (حامی)
- نظریاتی حامی مگر طریقے کار کا مخالف

فعال دوست

عسکری قوت کے دوستوں میں یہ طبقہ وہ ہوتا ہے جو نہ صرف عسکری قوت کا مکمل طور پر نظریاتی حامی ہوتا ہے بلکہ وہ عسکری قوت کی جان مال اور زبان سے امداد کرتا ہے۔ عسکری قوت کی اصل طاقت اسی طبقے کے بل پر ہوتی ہے۔ گوریلا قوت کو اس طبقے کی تربیت پر خصوصی توجہ دینی چاہیے اور اس طبقے کی تعداد میں بھی اضافہ کی کوشش کرنی چاہیے۔ مشکل وقت میں یہی طبقہ عسکری قوت کا ساتھ دیتا ہے۔

متوسط فعال دوست

یہ طبقہ عسکری قوت کا نظریاتی حامی تو ہوتا ہے لیکن عملی عسکریت میں شامل نہیں ہوتا البتہ مال اور زبان سے مدد کرتا ہے۔ اگر اس طبقے پر مزید محنت کی جائے تو اسے فعل دوست میں تبدیل کیا جاسکتا ہے دوسری طرف کیونکہ یہ طبقہ عسکری قوت سے کچھ فاصلے پر ہوتا ہے اسلیے عسکری قوت کی غلطیوں اور دشمن کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر یہ طبقہ غیر فعال بھی ہو سکتا ہے۔ اس طبقے کو بدلتے ہوئے حالات میں عسکری قوت کی پالیسیوں سے آگاہ کرتے رہنا ضروری ہے تاکہ یہ دشمن کے گمراہ کن پر پیگنڈے کا شکار نہ ہو۔

غیر فعال دوست (حامی)

یہ وہ طبقہ ہے جو بظاہر عسکری قوت سے کسی قسم کا تعلق نہیں رکھتا لیکن ذہنی طور پر وہ عسکری قوت کا حامی ہوتا ہے۔ یہ طبقہ اگر عسکری قوت کا ساتھ نہ بھی دے تو دشمنوں کا ساتھ بھی نہین دیتا اور عسکری قوت فتح کے موقع پر اداراتی امور میں عسکری قوت کی نصرت کرتا ہے۔ اسے خاموش حمایت بھی کہتے ہیں۔ یہ طبقہ بالعموم سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس طبقے کو نزدیک کرنے، فعال کرنے یا کم از کم مخالفت سے باز رکھنے کے لیے عمومی دعوتی کوششیں کرنی چاہیے۔ کم از کم اس طبقے کو عسکری قوت کے نظریے، اصول اور عسکری قوت کے بنیادی مقاصد کی تفصیلات معلوم ہونی چاہیے۔

نظریاتی حامی اور طریقے کار کا مخالف

یہ طبقہ باصلاحیت افراد پر مشتمل ہوتا ہے جو کم از کم بولنے اور لکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اصولاً ایک طرف تو یہ گوریلا عسکری قوت کے نظریات سے ہم آہنگ یا کم از کم گوریلا مخالف قوت کا مخالف ہوتا ہے لیکن یہ دوسری طرف یہ گوریلا عسکری قوت کے طریقہ کار سے اختلاف رکھتا ہے۔ عسکری قوت کے بارے میں یہ طبقہ بعض غلط فہمیوں کا شکار ہوتا ہے جس کی وجہ سے بعض اوقات اسکی زبان اور قلم گوریلا عسکری قوت کے خلاف بھی استعمال ہو جاتی ہے۔ اکثر یہ معاملہ عسکری قوت اور اس طبقے کے درمیان رابطے کی

کمزوری کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر اس طبقے کی غلط فہمیاں دور کر دی جائیں تو یہ گوریلا عسکری قوت کا حامی بن جائے گا یا کم از کم اس کی مخالفت نہیں کرے گا۔

عسکری قوت کے دشمنوں کی اقسام

معاشرہ میں عسکری قوت کے دشمنوں کی مندرجہ ذیل تین اقسام ہوتی ہیں۔

- فعال دشمن
- غیر فعال دشمن
- غیر جانبدار دشمن

فعال دشمن

گوریلا عسکری قوت کا ایک دشمن تو خارجی حملہ آور گروہ یا ملکی نظام ہی ہوتا ہے۔ لیکن اس سے قطع نظر معاشرے کی داخلی سطح پر بھی گوریلا عسکری قوت کے مخالفین پائے جاتے ہیں۔ گوریلا عسکری قوت کیونکہ ایک نظریے کی بنیاد پر تشکیل پاتی ہے اس لیے جہاں اس کے نظریاتی حامی پائے جاسکتے ہیں وہیں اسکے نظریاتی مخالفین بھی ہوتے ہیں۔ان دشمنوں میں بعض وہ ہیں جو دعوتی اور سیاسی سطح پر گوریلا عسکری قوت کو نقصان پہنچاتے ہیں تو بعض اس سے آگے بڑھ کر گوریلا عسکری قوت کے مقابلے میں باقاعدہ ایک عسکری قوت کی تشکیل کرتے ہیں جس کو گوریلا مخالف نظامی فوج کی مکمل سرپرستی حاصل ہوتی ہے۔ معاشرے کی سطح پر یہ قوت گوریلا قوت کی سب سے بڑی دشمن ہوتی ہے اور اکثر یہ اصل نظامی فوج سے زیادہ خطرناک ثابت ہوتے ہیں۔اس دشمن کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا اور معاشرے کی سطح پر اس قوت کو توڑنا اور کمزور کرنا اور اس کے سرغنوں کا قلع قمع کرنا ضروری ہے۔اس مقصد کے لیے ایک جامع حکمت عملی تیار کرکے بعض کو ڈرا دھمکا کر، بعض کی ناکہ بندی کرکے اور بعض کو ٹارگیٹ کلنگ کے ذریعے ختم کرنا چاہیے۔

غیر فعال دشمن

معاشرے کے فطری طبقوں مین ایسے افراد بھی ضرور پائے جاتے ہین جو گوریلا عسکری قوت کے نظریاتی مخالف اور دشمن ہوتے ہیں لیکن یہ گوریلا عسکری قوت کی عملی مخالفت نہیں کرتے۔اس طرح یہ غیر فعال دشمن کا ایک پورا طبقہ بنتے ہیں۔ یہ طبقہ یا تو اپنی زندگی میں مگن ہوتا ہے کہ اسے اس تنازعہ کی شدت کا احساس نہین ہوتا اور یا یہ طبقہ جنگ میں ملوث ہونا اپنے مفادات کے لیے نقصان دہ سمجھتا ہے۔ اگر ان کو یہ احساس ہو جائے کہ اس کا طبقے کی بقاء خطرے میں پڑ گئی ہے تو وہ غیر فعال دشمن سے فعال دشمن بن سکتے ہیں۔ عسکری قوت کی خواہش یہ ہونی چاہیے کہ اپنے ان دشمنوں کو فعال نہ ہونے دیں اور ایسے اہداف سے پرہیز کریں جو ان کو فعال کر دے۔

غیر جانبدار ادشمن

سیکولر معاشروں میں ایسے لوگ کثرت سے پائے جاتے ہیں جن کی سوچ شکم اور شہوت سے آگے نہیں بڑھتی۔ ایک قوت کے آنے، دوسری کے جانے، جنگ، فتنہ فساد سب کو یہ زمانے کا پھیر سمجھتے ہیں۔ان کی خواہش بس آج کے حالات میں اپنے شخصی مسائل کو حل کرنے تک محدود رہتی ہے۔انکی بنیادی انسانی ضروریات پوری ہوتی رہیں تو انہین واقعات و نظریات سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔البتہ گوریلا عسکری قوت کے نظریہ میں اتنی گنجائش ہونی چاہیے کہ یہ طبقہ گوریلا عسکری قوت کی فتح میں اپنی موت نہ دیکھے ورنہ دوسری صورت مین دشمن کا پروپیگنڈہ انہیں فعال دشمن میں تبدیل کر سکتا ہے۔ یہ لوگ بس امن کے طالب ہیں لہٰذا گوریلا عسکری قوت کو چاہیے کہ انھیں امن کا طالب رہنے دیں اپنے خلاف فعال نہ بنائیں۔

باب خامس(۵)

گوریلا جنگ کے اصولی میدان اورآلات

تعارف

گوریلا جنگ بنیادی طور پر ایک نظریاتی جنگ ہے۔اس نظرئے کو معاشرے نے قبول کرنا یارد کرنا ہوتا ہے اس لئے یہ جنگ معاشرے میں لڑی جاتی ہے۔اس جنگ کو دعوتی، سیاسی اور عسکری تینوں میدانوں میں لڑا جاتاہے۔یہ تینوں میدان اصولی میدان ہیں اور ایک ہی جغرافیہ ایک ہی وقت میں دعوتی میدان بھی بنتا ہے، سیاسی میدان بھی اور عسکری میدان بھی۔ مقاصد عظمیٰ کے حصول کے لیے ان تینوں میدانوں میں جنگ کے اہداف اور طریقے طے کیے جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ تینوں میدان ایک ہی وقت میں ایک ہی جغرافیہ پر واقع ہوتے ہیں اس لیے انہیں بعض اوقات میدانوں کے بجائے سطحیں بھی کہا جاسکتا ہے۔اس صورت میں معاشرے میں جنگ تین سطحوں میں لڑی جائے گی۔اول دعوتی سطح،دوم سیاسی سطح اور سوم عسکری سطح۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ اپنی فطرت کے اعتبار سے یہ تینوں میدان ایک دوسرے سے کافی مختلف ہیں اور ہر میدان مین جنگ لڑنے کے لیے مخصوص صلاحیتوں اور مہارتوں کا ہونا ضروری ہے اسی وجہ سے عسکری قوت کی تخلیق کرتے ہوئے ہر میدان میں جنگ لڑنے کے لیے علیحدہ علیحدہ شعبہ جات کا قیام عمل میں لایا جاتاہے۔ ہر میدان سے متعلق ایک شعبے کے قیام کے ساتھ ایک علیحدہ اعلامی شعبے کا قیام بھی عمل میں لایا جاتا ہے جو دراصل ہر میدان میں لڑی جانے والی جنگ کے نظریات اور مقاصد کو اور عسکری قوت کے مؤقف کو معاشرے تک پہنچانے کا اہتمام کرتاہے۔ یہ شعبہ ایک ہی وقت میں دعوتی، سیاسی اور عسکری شعبوں کے لیے ابلاغ کا کام کرتاہے۔ ان ہی شعبوں کو عسکری قوت کے آلات جنگ بھی کہا جاتاہے۔ کوئی بھی جنگ ان ہی آلات جنگ کی مدد سے لڑی جاتی ہے۔ نظرئے کو عوام اور معاشرے تک پہچانے کے لئے عوام کو دعوت دی جاتی ہے اس کے لیے دعوتی شعبہ کام کرتاہے۔اس دعوت کو غالب کرنے کے لئے سیاسی شعبہ کام کرتاہے اور اس کی راہ میں رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے عسکری شعبہ کام کرتاہے۔ دعوت کو عوام تک پہنچانے کے لئے اعلامی شعبہ کام کرتاہے۔

ان تینوں یا چاروں آلات جنگ میں ان تمام صلاحیتوں کا ہونا ضروری ہے جو کسی بھی عسکری قوت کے بنیادی خواص ہین یعنی صلاحیت ضرب، صلاحیت حرکت اور صلاحیت دفاع، تاکہ کسی بھی میدان جنگ مین جنگ کے دوران ان صلاحیتوں سے مناسب کام لیا جاسکے۔ مثال کے طور پر دعوتی شعبے میں قوت ضرب ہو کہ دشمن پر قوت سے حملہ کرسکے، قوت حرکت ہو تاکہ دشمن پر بے خبری میں سرعت سے حملہ کیا جاسکے۔ قوت دفاع ہو کہ دشمن کے دعوتی حملے ک اجواب دیا جاسکے۔ قوت حرکت دوران دفاع بھی کام

آئے گی۔ صلاحیت ضرب، حرکت اور دفاع کے بنیادی اصول ہر میدان میں ایک ہی رہیں گے البتہ ان کی ظاہری شکلوں میں فرق ہو جائیگا۔ دعوتی شعبے کی قوت ضرب رسالے، پمفلٹ، علماء، خطیب، واعظ، دعوتی ساتھی اور انٹرنیٹ پر ویب سائٹوں کی شکل میں ہو گی اور تقریباً یہی ذرائع دفاع کے لیے بھی استعمال ہوں گے البتہ حرکت کی صلاحیت کا انحصار اس بات پر ہو گا کہ کسی بھی ایشو پر اپنی دعوت یا اپنے مؤقف کو کتنے عرصے میں پورے میدان جنگ میں پھیلایا جاسکتا ہے۔ اس کے لیے مساجد کے خطیب، پمفلٹ اور انٹرنیٹ مفید ہے۔ اسی انداز میں سیاسی میدان اور عسکری میدان میں بھی ضرب، حرکت اور دفاع کی صلاحیت ہونی چاہیے۔ وہ ذرائع اور طریقے جو ان میدانوں مین جنگ کے لیے مطلوبہ صلاحیت حاصل کرنے میں استعمال ہوں انہیں ان میدانوں کے آلات کہا جاسکتا ہے اس طرح آلات دعوت، آلات سیاست اور آلات عسکریت کی مدد سے ان کے متعلقہ میدانون مین جنگ لڑی جاتی ہے۔ آلات میدان کا تفصیلی تذکرہ ان شاءاللہ کسی اور موقع پر کیا جائے گا۔ ذیل میں گوریلا جنگ کے بنیادی شعبوں یا آلات جنگ کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا۔ گوریلا جنگ جن چار بنیادی شعبوں کی مدد سے لڑی جاتی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

- دعوتی شعبہ
- سیاسی شعبہ
- اعلامی شعبہ
- عسکری شعبہ

گوریلا جنگ اور دعوتی شعبہ

دعوت کا شعبہ گوریلا جنگ کے آغاز کے لئے سب سے پہلا قدم ہے۔ یہ دعوت کا ہی شعبہ ہے جو معاشرے میں یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ ہمارا دشمن ہم سے ہمارا عقیدہ اور ملک چھین کر ہمیں غلام بنا رہا ہے۔ یہ دعوت ہی ہے جو گوریلا قوت کو جمع کرتی ہے اور ان میں ارادہ جنگ پیدا کرتی ہے۔ دعوت کا شعبہ ہی عوام کے سامنے وہ نظریہ اور لائحہ عمل رکھتا ہے جسے عوام قبول یا رد کرتے ہیں۔ عوام اس دعوت کے نتیجے میں گوریلا قوت کے ساتھ ملتے ہیں۔ دعوت کو کئی انداز میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

- دعوت کی اقسام باعتبار نوعیت
- دعوت کی اقسام باعتبار اقدام
- دعوت کی اقسام باعتبار طبقہ

دعوت کی اقسام باعتبار نوعیت

نوعیت کے اعتبار سے دعوت دو قسموں کی ہوتی ہے:

- عمومی دعوت
- خصوصی دعوت

عمومی دعوت

عمومی دعوت وہ دعوت ہے جو ہر خاص اور عام کے لئے ایک جیسی ہے۔ جیسے مسلم معاشرے میں دین کی دعوت،عقائد کی دعوت،لادینیت کے خلاف دعوت، کفریہ نظام کے خلاف دعوت وغیرہ۔اس دعوت کا مقصد معاشرے کو اپنے عقیدے،اور اقدار سے جوڑنا ہوتا ہے۔اس دعوت کا ضمناً فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ گوریلا قوت کے بارے میں معاشرے میں یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ گوریلا قوت معاشرے سے باہر کی نہیں بلکہ معاشرے کے اپنے عقائد، معاشرت اور اقدار سے ہم آہنگ ہے۔معاشرے مین گوریلا قوت کا تعارف یہ دعوت ہی ہوتی ہے۔

خصوصی دعوت

خصوصی دعوت عام طور پر وہ دعوت ہوتی ہے جو گوریلا قوت کے ساتھ متحرک لوگوں کی تربیت کے لئے دی جاتی ہے یا گوریلا کے تربیتی نصاب میں شامل کی جاتی ہے یا کسی خاص موضوع میں تخصیص کے لئے دی جاتی ہے۔یہ دعوت زمانے اور حالات کی مناسبت سے گوریلا قوت کے ساتھ چلنے والے افارد کی ذہنی تربیت اور دشمن کے پھیلائے ہوئے اشکالات کو رفع کرنے کے لیے دی جاتی ہے۔اسی طرح اس دعوت کا مقصد ان مخصوص موضوعات کی تربیت بھی ہے جن کی بنیاد پر کسی تحریک کو چلایا جاسکتا ہے۔شعبہ جاتی تربیت کے لیے بھی خصوصی دعوت کی ضرورت ہوتی ہے۔یہ دعوت اگرچہ کہ تربیت کا ایک جزو ہی ہے لیکن جب گوریلا قوت متفرق اور منتشر ہو تو گوریلا مقاصد کے لیے لڑنے والے افراد یا گروہوں کو یہ خصوصی تربیت ایک دعوت کی صورت میں بھی دینی پڑتی ہے۔

دعوت کی اقسام باعتبار اقدام

اقدام کے اعتبار سے دعوت کی دو قسمیں ہیں۔

- اقدامی دعوت
- دفاعی دعوت

اقدامی دعوت

اقدامی دعوت کے خود دو حصے ہیں ایک ایجابی اور دوسری انکاری دعوت۔ایجابی دعوت سے مراد گوریلا قوت کا اپنے نظریات اور افکار

کا ابلاغ ہے۔اس دعوت میں گوریلا قوت کا مؤقف اور منہج معاشرے کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔اقدامی دعوت کے انکاری حصے میں دشمن کی دعوت، نظریات،افکار اور نظام کو دلائل کی بنیاد پر رد کیا جاتا ہے۔دشمن کے نظام کو نہ صرف ملک و قوم کا دشمن ثابت کیا جاتا ہے بلکہ ملک و قوم پر مسلط تمام مصیبتوں کے پس منظر میں ذمہ دار حکومتی ہاتھ کو بے نقاب بھی کیا جاتا ہے۔

دفاعی دعوت

دفاعی دعوت سے مراد گوریلا قوت اور اسکے اقدامات اور نظریات کے بارے میں پھیلائے ہوئے دشمن کے شکوک و شبہات کا جواب دینا اور اس کے مقابلے میں اپنا مؤقف واضح کرنا ہوتا ہے۔گوریلا تحریک کے ساتھ ساتھ مختلف معاملات اور مراحل پر معاشرے کو اعتماد میں بھی لیا جاتا ہے۔دفاعی دعوت میں بہت تیزی کی ضرورت ہوتی ہے اور اس معاملے مین دشمن کے اقدامات سے باخبر رہنے اور فوری جواب دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

دعوت کی اقسام باعتبار طبقہ

معاشرے میں دعوت دیتے ہوئے معاشرے کے مختلف طبقوں کی رعایت بھی ضروری ہے۔یوں تو ہر معاشرہ قدرتی طور پر کئی طبقوں میں بٹا ہوا ہوتا ہے لیکن دعوت کے اعتبار سے معاشرے کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اور چوتھا طبقہ خود گوریلا مجاہدین یا ان کے حامیوں کا ہوتا ہے۔گوریلا قوت کی دعوت کے مخاطب معاشرے میں تین طبقے ہوتے ہیں جبکہ چوتھا طبقہ جو گوریلا قوت کے حامیوں پر مشتمل ہوتا ہے وہ دعوت کے ابلاغ کا کام کرتا ہے۔اس طرح دعوت کے اعتبار سے معاشرہ درج ذیل چار طبقوں میں تقسیم ہوتا ہے۔

- حامی
- غافل حامی
- گمراہ مخالف
- مخالف

ذیل میں ان تمام طبقوں کا دعوت سے تعلق بیان کیا گیا ہے۔

حامی

یہ طبقہ گوریلا قوت کی دعوت سے ہم آہنگ اور یکسو ہوتا ہے۔اس طبقے کا کام گوریلا دعوت کو معاشرے میں عام کرنا ہوتا ہے۔کیونکہ یہی طبقہ معاشرے میں مخالفین کا سامان کرتا ہے اس لیے اسکا جواب دینے کے لیے اور شکوک و شبہات کو رفع کرنے کے لیے اس طبقے کو خود خصوصی دعوت و تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔حمایت کے اعتماد پر گوریلا قیادت کو خود اس طبقے کی تربیت و دعوت کی ذمہ

داری سے صرف نظر نہیں کرنا چاہیے کیونکہ بدلتے ہوئے حالات اور پروپیگنڈے سے یہ بھی متاثر ہوتے ہیں۔

غافل حامی

معاشرے میں دعوت کے مخاطبین مین سب سے اہم طبقہ یہی ہے۔ یہ طبقہ دشمن، اسکے افکار، نظریات اور نظام سے پہلے ہی نالاں ہوتا ہے اور دشمن سے نجات پانے کے لیے عملی اقدامات پر آمادہ بھی ہوتا ہے لیکن اس کے سامنے نہ کوئی راہ ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی نجات دہندہ۔ ملکی انتشار اور بے یقینی کی صورت میں یہ طبقہ کسی پر اعتماد نہیں کرتا اور گوریلا قوت کی دعوت یا تو اس طبقے تک پہنچی نہیں ہوتی اور یا وہ اسکے حوالے سے شکوک و شبہات کا شکار ہوتا ہے۔ اصولاً گوریلا قوت کے لیے اس طبقے کو دعوت دینا سب سے اہم بھی ہے اور سب سے آسان بھی۔ اس طبقے تک اگر گوریلا قوت کی دعوت درست انداز میں پہنچا دی جائے تو بہت آسانی سے اس طبقے کو اپنے حامیوں میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ اس طبقے کو دعوت دیتے ہوئے یہ پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ اس طبقے کو اپنائیت سے دعوت دی جائے اور مخالفین و معترضین کو دعوت دینے اور ان غافلین کو دعوت دینے کے منہج میں فرق ملحوظ رکھا جائے۔

گمراہ مخالف

یہ طبقہ معاشرے میں سب سے بڑی تعداد میں پایا جاتا ہے۔ اس لیے ایک بڑی تحریک کو چلانے کے لیے اس طبقے کو دعوت دینا ضروری ہے۔ اس طبقے کو دعوت دینا نسبتاً مشکل ہے۔ اس طبقے کی گوریلا قوت سے مخالفت کی وجہ اس کی گمراہی ہے۔ یہ طبقہ معاشرے مین پھیلے ہوئے یا دشمن کے پھیلائے ہوئے طرح طرح کے نظریات سے متاثر ہوتا ہے اور ان ہی میں اپنی اور قوم کی نجات دیکھنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ طبقہ ملک و قوم کے حالات پر رنجیدہ ضرور ہوتا ہے لیکن ان حالات کی اصلاح ان ہی نظریات اور افکار کی معاشرے پر تنفیذ میں دیکھتا ہے جو ملک و قوم کے دشمن نے ایک جھوٹے لائحہ عمل کے طور پر قوم کے سامنے پیش کیے ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ طبقہ گوریلا تحریک کو ملک و قوم کے مسائل میں اضافہ کی وجہ اور ملک و قوم کی ترقی و خوشحالی کی راہ میں رکاوٹ سمجھتا ہے۔ یہ طبقہ اپنے مخصوص نظریات کی وجہ سے گوریلا تحریک میں اپنے لیے کوئی کشش نہیں دیکھتا بلکہ گوریلا تحریک کو ملک اور قوم کے لیے خطرہ تصور کرتا ہے اور اپنے نظریات سے متصادم اور اپنا دشمن تصور کرتا ہے۔ یہ طبقہ خود اندر سے دو طبقوں مین منقسم ہوتا ہے۔ ایک طبقہ وہ جو ان نظریات کو ہی اپنا مقصود اور ایمان سمجھتا ہے اور ان نظریات کے سوا دوسرے نظریات کا باطل قرار دیتا ہے۔ یہ دراصل گوریلا قوت اور اس کے نظریات کو قطعاً ناقابل عمل اور فرسودہ سمجھتا ہے۔ دوسرا طبقہ وہ ہے جو ان نظریات کو ملک و قوم کی ترقی و خوشحالی کے لیے صرف ایک ذریعہ کے طور پر اختیار کیے ہوئے ہوتا ہے۔ اس طبقے کی نہ تو ان مخصوص نظریات سے کوئی جذباتی وابستگی ہوتی ہے اور نہ ہی گوریلا قوت سے کوئی خاص پرخاش لیکن فی الحال وہ اپنے موجودہ نظریات کو ہی قابل عمل اور مفید و موزوں سمجھے ہوئے ہوتا ہے۔ اس طبقے کو دعوت دینے کے لیے مختلف ڈھنگ اختیار کرنا پڑتا ہے۔ اسکے لیے ان باطل نظریات اور افکار کی مدلل تردید بھی کرنی ہوتی ہے جنہیں وہ طبقہ اختیار کیے ہوئے ہے اور کبھی گوریلا قوت کی صداقت و حقانیت کو

دلائل کی روشنی میں واضح کرنا ہوتا ہے۔اس کے لیے کبھی مناظرانہ طرز اختیار کرنا پڑتا ہے اور کبھی داعیانہ اور کبھی مصلحانہ اور کبھی ہمدردانہ۔ دعوت کے پھیلاؤ کے ساتھ اس طبقے کی اہمیت بڑھتی چلی جاتی ہے کیونکہ یہ طبقہ تعداد میں سب سے زیادہ ہوتا ہے۔اس طبقے کو دعوت دینے کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اس طبقے کے اندر موجود تقسیم واضح ہونا شروع ہو جاتی ہے اب جو مخالفت کرتا ہے وہ دلیل کے ساتھ اور جو حمایت کرتا ہے وہ بھی شعور کے ساتھ۔ یوں ایک طبقہ کھل کر گوریلا قوت کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتا ہے تو دوسرا طبقہ گوریلا قوت سے نزدیک ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ دوسرا طبقہ اگر عملاً گوریلا قوت کے ساتھ شامل نہ بھی ہو تو کم از کم مخالفت ترک کر دیتا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ گوریلا قوت کے ہمدردوں میں شامل ہو جاتا ہے۔اس طرح معاشرہ گوریلا قوت کے حامی اور مخالف طبقوں میں تقسیم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور نفاق ختم ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں گوریلا قوت کے دعوتی شعبے کے ساتھ ساتھ اسکے سیاسی شعبے کا کام بھی آسان ہوتا ہے۔

مخالف

یہ وہ طبقہ ہے جو گوریلا قوت کا اصل نظریاتی دشمن ہوتا ہے۔ معاشرے میں یہی گوریلا قوت کی اصل مدمقابل قوت ہوتی ہے۔یہ قوت بھی اصلاً تعداد میں بہت زیادہ نہیں ہوتی لیکن اس نے اپنی قوت میں اضافے کے لیے معاشرے کے مختلف طبقوں کو لالچ، دھوکے یا خوف کے ذریعے اپنے ساتھ ملایا ہوا ہوتا ہے۔اس طبقے کے یا تو ذاتی یا طبقاتی مفادات ملک پر قابظ ٹولے کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں اور یا کم از کم گوریلا قوت کی کامیابی سے انہیں اپنے مفادات کی موت نظر آتی ہے۔بعض اوقات یہ طبقہ ملک پر قابض قوت کے ساتھ نظریاتی وابستگی رکھتا ہے اور اسکے لیے ہر قسم کی قربانی دینے پر بھی آمادہ ہوتا ہے۔اس طبقے پر دعوتی کام صرف اتمام حجت کے لیے ہی کیا جاسکتا ہے ورنہ ان کے مقابلے میں سیاسی اور عسکری آلات کو استعمال کرنا پڑتا ہے۔

اقدامی دعوت کے بعد معاشرے کی صورتحال

گوریلا عمومی دعوت کے بعد معاشرے کی صورتحال

گوریلا عمومی دعوت سے پہلے معاشرے کی صورتحال
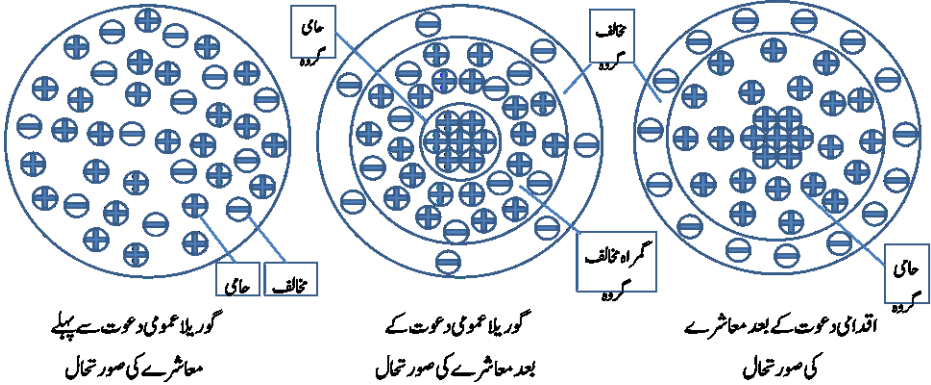
گوریلا جنگ اور سیاسی شعبہ

گوریلا جنگ کا دوسرا اہم شعبہ سیاسی شعبہ ہوتا ہے۔ گوریلا جنگ کا آغاز ایک معاشرتی تنازعہ سے شروع ہوتا ہے اور اس کا اختتام معاہدے کی میز پر سیاسی انداز میں ہوتا ہے۔ گوریلا جنگ کیونکہ ایک نظریاتی جنگ ہے اس لیے اسکا سیاسی شعبہ بھی کسی مرحلہ پر اپنی دعوت اور نظریہ سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے گوریلا جنگ کا سیاسی کام دراصل اسکے دعوتی کام ہی کی ایک بدلی ہوئی شکل ہوتی ہے۔ گوریلا جنگ میں سیاسی شعبہ ایک ہمہ جہتی کردار ادا کرتا ہے۔ سیاسی شعبے سے کئی مقاصد حاصل کیے جاتے ہیں جن میں بعض درج ذیل ہیں۔

- بیرونی دشمن کے منصوبوں کو سمجھنا اور اس کے خلاف کاروائی کرنا۔
- ملک کے اندر موجود انتشار اور بیرونی دشمنوں کے ساتھ مل کر کام کرنے والی حکومت کو بے نقاب کرنا۔
- حکومت کو گوریلوں کے خلاف آپریشن سے باز رکھنا۔
- عوام میں گوریلوں کے دوستوں مین اضافہ کرنا اور دشمنوں میں کمی کرنا۔
- عوام کو اپنی دعوت اور لائحہ عمل پر اکٹھا کرنا اور موجودہ حکومت سے بددل کرنا۔
- گوریلا قوت کے مقامی اور داخلی تنازعات کو حل کرنا

گوریلا جنگ میں سیاسی کام گوریلوں کو اپنے داخلی معاملات سے بین الاقوامی سطح تک منظم کرنا ہوتا ہے۔ اس کام کا آغاز گوریلوں کو سب سے پہلے اپنے داخلی معاملات کی طرف توجہ دینی ہوتی ہے اس کے بعد مقامی عوام میں سیاسی کام منظم کیا جاتا ہے اس کے بعد ملکی معاملات کی طرف توجہ دی جاتی ہے اور اس کے بعد بین القوامی سیاسی معاملات کو منظم کیا جاتا ہے۔ ہر سطح کے کام کے لئے علیحدہ سے شعبے اور ٹیموں کو منظم کیا جاتا ہے۔ اس لئے سطح کے اعتبار سے گوریلا جنگ کے سیاسی کاموں کی مندرجہ ذیل سطحیں ہوتی ہیں۔

- گوریلا جنگ کا سیاسی کام گوریلوں کی مقامی اور داخلی سطح پر
- گوریلا جنگ کا سیاسی کام محفوظ پناہ گاہ کی سطح پر
- گوریلا جنگ کا سیاسی کام مقامی معاشرے کی سطح پر
- گوریلا جنگ کا سیاسی کام ملکی سطح پر
- گوریلا جنگ کا سیاسی کام بین الاقوامی سطح پر

ذیل میں سیاسی کاموں کی ان تمام سطحوں کو تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔

گوریلا جنگ کا سیاسی کام گوریلوں کی مقامی اور داخلی سطح پر

گوریلا جنگ ایک نظریاتی جنگ ہے۔جب اس جنگ کا آغاز ہوتا ہے تو اس کی وجہ انتشار یا بیرونی قوت کا حملہ ہوتا ہے۔اس کی وجہ سے ایک نظریے سے تعلق رکھنے والے بہت سے گروہ میدان میں کود پڑتے ہیں۔ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ ان گروہوں میں ایک اتفاق اور اتحاد پیدا ہو۔اس لئے سب سے پہلے ان گروہوں میں توحید فکر پیدا کرنا وقت کی سب سے اہم ضرورت ہوتی ہے۔دوسرا اہم مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ ان گروہوں مین نظریاتی اتفاق تو ہوتا ہے مگر بہت سے روز مرہ معاملات میں بنیادی تنازعات کھڑے ہو جاتے ہیں یہ تنازعات گوریلا قوت کی کمزوری کا باعث بنتے ہیں۔گوریلا قیادت کی کی اولین ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنے تنازعات کو حل کریں۔گوریلا جس ماحول میں رہتے ہیں وہاں مقامی آبادی بھی رہتی ہے۔اس آبادی کے ساتھ بھی بہت سے معاملات پیدا ہو جاتے ہیں۔حکومت کی کوشش بھی یہ ہوتی ہے کہ مقامی آبادی میں گوریلوں میں کوئی نہ کوئی تنازعہ چلتا رہے۔اس کام کے لئے بھی حکومت کی ایجنسیاں کام کرتیں ہیں اس لئے گوریلوں کو ان معاملات کو سیاسی طور پر حل کرنا ہوتا ہے۔اس لئے داخلی اور مقامی سطح پر ہم گوریلاوں کے سیاسی کاموں کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کرتے ہیں:

- گوریلوں کے بین الترتیب مسائل کا حل
- گوریلوں کے مقامی آبادیوں کے ساتھ مسائل کا حل
- گوریلے اور انکے مقامی میزبانوں کا تعلق
- دشمن کی سیاسی چالیں اور ان کا توڑ

گوریلا جنگ کا سیاسی کام محفوظ پناہ گاہ کی سطح پر

گوریلا جنگ کا سیاسی کام محفوظ پناہ گاہ کی سطح پر بنیادی طور پر ان ہی امور پر مشتمل ہوتا ہے جن بنیادوں پر مقامی معاشرے کی سطح پر سیاسی کام کیا جاتا ہے لیکن محفوظ پناہ گاہ میں سیاسی کام کو اس سے ایک درجہ مزید آگے بڑھانا ہوتا ہے۔محفوظ پناہ گاہ کے معاشرے کو گوریلا قوت کو نہ صرف اپنی دعوت سے ہم آہنگ کرنا ضروری ہوتا ہے بلکہ مشکل وقت میں اپنی پشت پر کھڑا بھی کرنا ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی بہتر صورت میں مقامی معاشرے کو اس حد تک تیار کرنا ہوتا ہے کہ گوریلا قوت پر آنے والے کسی بھی حملے کو وہ اپنے سینے پر روکے۔جب محفوظ پناہ گاہ کا معاشرہ گوریلا قوت کی دعوت سے مکمل ہم آہنگ ہو جائے تو یہ معاشرہ گوریلا وقت پر آنے والے حملوں کو از خود سیاسی طور پر روکنے کی کوشش کرتا ہے اور ضرورت پڑنے پر عسکری میدان مین بھی اتر آتا ہے۔اس کے لیے پہلے گوریلا قوت کو معاشرے میں موجود قوت کے منبعوں کو اپنی دعوت سے ہم آہنگ کر کے اپنی سیاسی حمایت پر آمادہ کرنا ہوتا ہے۔

گوریلا جنگ کا سیاسی کام مقامی معاشرے کی سطح پر

گوریلا جنگ کا دوسری سطح کا سیاسی کا مقامی معاشرے کو منظم کرنا ہوتا ہے۔اس کام کے چار بڑے مقاصد ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

- گوریلا قوت کی شناخت
- دشمن کی شناخت
- معاشرے کو متحد کرنا
- معاشرے کو متحرک کرنا

ذیل میں ان چاروں مقاصد کو تفصیلاً بیان کیا گیا ہے

گوریلا قوت کی شناخت

مقامی معاشرے میں گوریلا قوت کے سیاسی کاموں کا پہلا مقصد یہ ہوتا ہے معاشرہ گوریلوں، ان کے نظریات اور صلاحیتوں کے بارے میں یکسوئی اختیار کرلے۔ معاشرہ گوریلوں کو ایک جائز متبادل قوت مان لے۔ معاشرے میں گوریلا قوت کی دعوت سے اتفاق پیدا ہو جائے اور وہ یہ سمجھ لے کہ گوریلا قوت کا لائحہ عمل ٹھیک ہے اور ان میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ اس لائحہ عمل کو نافذ کرسکیں گے اور جو جنگ وہ لڑ رہے ہیں وہ ٹھیک ہے۔ گوریلا قوت کو جائز اور متبادل قوت ماننے کے لئے یہ ضروری ہے کہ قوم میں یہ احساس پیدا ہو کہ اس ملک قوم اور وسائل پر گوریلا قوت کا اتنا ہی حق ہے کہ جتنا کسی اور کا۔ دوسرا اہم نقطہ یہ ہے کہ عوام اور معاشرہ گوریلا قوت پر اعتماد کرے اس اعتماد کو حاصل کرنے کے لئے گوریلا قوت کو اپنی صحیح پہچان پیش کرنا ہوگی۔ معاشرے کی سطح پر اپنی شناخت کو منوانے کے ذیل میں درج ذیل امور کو معاشرے کے سامنے پیش کرنا ہوگا۔

- علاقے، ملک اور قوم پر اپنا حق ثابت کرنا
- ملکی وسائل پر اپنا حق ثابت کرنا
- اپنے آپ کو ملک، قوم اور معاشرے کا خیر خواہ ثابت کرنا
- گوریلا قوت کی درست، واضح اور تفصیلی شناخت پیش کرنا

ذیل مین ان امور کو تفصیلاً بیان کیا گیا ہے

علاقے، ملک اور قوم پر اپنا حق ثابت کرنا

گوریلا جنگ میں مخالف قوتوں کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ گوریلوں کو ملک دشمن ثابت کرکے قوم سے علیحدہ کریں حالانکہ صورت حال اس کے برعکس ہوتی ہیے۔اس لئے گوریلا تحریک اور جدوجہد کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ عوام کو یہ باور کروائیں کہ اس

جگہ پر ان کا حق ہے اور جو جدوجہد وہ کر رہے ہیں وہ جائز ہے۔

ملکی وسائل پر اپنا حق ثابت کرنا

ملک میں بیرونی طاقت کی مداخلت ہو یا ملک کا انتشار ملک کے وسائل ایسی قوتوں کے قبضے میں ہوتے ہیں۔ یہ وسائل یا تو بیرونی قوتوں کی طاقت کے لئے استعمال ہو رہے ہوتے ہیں یا ایسی قوتوں کے ہاتھ میں ہوتے ہیں جو ان کو اپنی بادشاہی کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس سے ملکی انتشار میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس لئے کسی بھی گوریلا قوت کے لئے یہ ضروری ہے کہ قوم کے وسائل کو ان ہاتھوں میں جانے سے روکے اور اس کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرے کیوں کہ قوم کے وسائل قوم کو آزاد کرنے کے لئے استعمال ہونے چاہئیں نہ کہ اس کو غلام بنانے کے لئے۔ اس لئے ان وسائل پر اپنا اور قوم کا حق ثابت کرنا گوریلا قوت کا اول کام ہے۔

اپنے آپ کو ملک، قوم اور معاشرے کا خیر خواہ ثابت کرنا

گوریلا مخالف قوتیں اپنے پروپیگنڈہ کی مدد سے مجاہدین کا ظالم اور ملک و قوم کا دشمن ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ گوریلا قوت معاشرے کے بنیادی عقائد اور اقدار کے مطابق ہی جدوجہد کرتی ہیں پس اس صورت میں گوریلا قوت کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ نہ صرف اپنے قول بلکہ اپنے عمل سے بھی اپنے آپ کو ملک، قوم اور معاشرے کا ہمدرد ثابت کریں۔

گوریلا قوت کی درست، واضح اور تفصیلی شناخت پیش کرنا

کوئی گوریلا جنگ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی کہ جب تک گوریلا قوت معاشرے کو اپنے آپ کی صحیح پہچان نہیں کرا لیتے کہ وہ کون ہیں؟ کیا چاہتے ہیں؟ جنگ کیوں کر رہے ہیں؟ سب سے پہلے سوال کے جواب میں کہ گوریلا قوت کون ہے؟ گوریلا قوت کو اپنے نظریاتی اور تاریخی تسلسل کا ثبوت قوم کے سامنے پیش کرنا ہوتا ہے۔ دوسرے سوال کے جواب میں گوریلوں کو اپنی دعوت اور لائحہ عمل پیش کرنا ہوتا اور تیسرے سوال کے جواب میں کہ وہ مسلح جدجہد کیوں کر رہے ہیں؟ انھیں اس کی وجوہات کی تفصیل، تاریخی دلائل اور موجودہ صورت حال کا مکمل تجزیہ پیش کرنا ہوتا ہے۔

دشمن کی شناخت

جب گوریلا قوت اپنے آپ کو ایک جائز قوت منظور کروا لیتی ہے تو اس کے بعد دوسرا مقصد یہ ہوتا ہے کہ قوم کو یہ باور کرا دیا جائے کہ جو بیرونی قوت ملک پر حملہ آور ہوئی ہے یہ غاصب ہے اور قوم کو غلام بنا رہی ہے یا جو انتشار قوم میں برپا ہے اس کے ذمہ دار بااقتدار طبقہ ہے اور یہ کہ یہ انتشار قوم کو غلامی میں دھکیل دے گا۔ اور یہ کہ گوریلا قوت ہی وہ واحد قوت ہے جو اس صورت حال سے قوم کو نکال سکتی ہے۔

معاشرے کو متحد کرنا

معاشرے میں گوریلا قوت اپنی اور دشمن کی شناخت واضح کرنے کے بعد سیاسی کام کا تیسرا مرحلہ یہ ہوتا ہے کہ ملک قوم اور معاشرے کو دشمن سے نجات دلانے کے لیے ایک مقصد اور لائحہ عمل پر جمع کرنے کی کوشش کی جائے۔ معاشرے کو ایک مقصد اور ایک دعوت پر متحد کرنے کے لیے مندرجہ ذیل دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

- ایک مخلص اور باعمل قیادت
- ایک قابل عمل لائحہ عمل

ایک مخلص اور باعمل قیادت کی فراہم (قیادت کا خلاء پر کرنا)

سیاسی شعبے کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ وہ قوم کو متبادل قیادت فراہم کر سکے۔اس قیادت میں مندرجہ ذیل صلاحیت ہونی چا ہیں:

- متبادل قیادت باکردار ہو
- متبادل قیادت اپنی دعوت اور نظریے کے نفاذ کے ساتھ مخلص ہو۔
- متبادل قیادت غیر متنازعہ ہو
- متبادل قیادت میں پورے حالات کو سمجھنے کی صلاحیت ہو۔
- متبادل قیادت پرانے نظام کو ختم کرنے اور نئے نظام کو نافذ کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہو

ایک قابل عمل لائحہ عمل کی فراہمی

گوریلا جنگ جس میں انتشار بنیادی وجہ ہو وہاں پر اس انتشار کو دور کرنے کا مکمل منصوبہ پیش کرنا اور اس منصوبے کو عملی طور پر نافذ کرنے کا خاکہ پیش کرنا کسی بھی گوریلا جنگ کا ضروری حصہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ لائحہ عمل قوم کی تاریخ، معاشرت اور نظریات سے ہم آہنگ ہو ورنہ وہ قوم اس لائحہ عمل کو قبول نہیں کرتی۔لائحہ عمل مین لازماً تمام مسائل کا حل متفقہ اصولوں اور نظریات کی روشنی مین پیش کیا گیا ہو۔لائحہ عمل باآسانی قابل عمل نکات پر مشتمل ہو اور معاشرے کے ہر طبقے کے لیے اس میں رہنمائی موجود ہو۔

معاشرے کو متحرک کرنا

معاشرے میں سیاسی کام کا چوتھا مرحلہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب گوریلا اپنی شناخت اور حق منوالتا ہے اور اپنے اور معاشرے کے مشترکہ دشمن کو بھی معاشرے کے سامنے عیاں کر دیتا ہے مزید یہ کہ ان بنیادوں پر لوگوں کو ایک لائحہ عمل پر اکٹھا کر لیتا ہے تو چوتھا مرحلہ یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ گوریلا قوت کے مقاصد سے اتفاق کریں تو ان کو متحرک کر کے سول نافرمانی کی طرف لے کر جایا جائے ااور اس نظام کو کہ جو گوریلا کے لائحہ عمل میں درج ہے نافذ کرنے کی عملی جدوجہد کی جائے۔اس مرحلہ کی ذمہ داریوں کو

مجاہدین اور معاشرہ مل کر ادا کرتے ہیں۔

گوریلا قوت کی جدوجہد

اس مرحلے میں گوریلا قوت کی مرکزی قیادت یا تو سامنے آکر یا پھر پیچھے رہتے ہوئے اپنے بیانات سے اور تقاریر سے عوام کو متحرک کرتی ہے اور گوریلا عسکری شعبہ حکومت کے اہم اداروں کو ہدف بناتا ہے۔

عوام کو متحرک کرنا

گوریلا سیاسی جدوجہد کے چوتھے مرحلے میں جب معاشرہ متحرک ہوتا ہے تو معاشرے میں گوریلا قوت کا حامی بااثر طبقہ اور عوام اپنے اپنے میدانوں میں گوریلا قوت کے مقاصد کے لیے لائحہ عمل کی روشنی مین اپنا اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ان طبقوں کے ساتھ گوریلا قوت بھی اپنے انداز میں کام جاری رکھتی ہے۔ان تینوں طبقوں کی عملی جدوجہد کی وجہ سے معاشرے میں تحریک کی شکل بنتی ہے۔

معاشرے کے بااثر طبقے کو متحرک کرنا

سیاسی تحریک کے لئے ضروری ہے کہ معاشرے کا بااثر طبقہ متحرک ہو اور وہ آگے آکر معاملات کو اپنے ہاتھ میں لے۔اس بااثر طبقے میں علما، تعلیم یافتہ طبقہ ،تاجر حضرات معاشرے کے مختلف سماجی اور سیاسی تحریکوں کے سربراہ شامل ہیں جو کہ اس لائحہ عمل سے اتفاق کرتے ہیں۔ بااثر طبقے کا متحرک ہونا اس اعتبار سے انتہائی اہم ہے کہ اگر عوامی تحریک معاشرے کے بااثر طبقوں کے ہاتھ میں رہے تو معاشرے کو خانہ جنگی اور فساد سے بچایا جاسکتا ہے۔جن جگھوں پر معاشرتی تحریل صرف عوام کی سطح تک رہتی ہے وہاں آگے آنے والے مرحلوں مین خونریزی کا اندیشہ ہوتا ہے۔

گوریلا جنگ کا سیاسی کام ملک کی سطح پر

گوریلا جنگ میں ملکی سطح پر سیاسی کام کا مقصد ان تمام معاشرتی کام کو ایک قیادت کے تحت منظم کر کے اس میں قوت پیدا کرنا ہوتا ہے۔ ملکی سطح پر زیادہ تر کام مرکزی قیادت کا ہوتا ہے۔اس میں ایک مرکزی سطح کی کمیٹی یا شوریٰ تشکیل پاتی ہے جس میں تمام علاقوں کے نمائندے شامل ہوتے ہیں۔اس سطح کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ملک کے نظام کو آخری دھکا دیا جائے تا کہ اس کا رہا سہا اثر بھی ختم ہو جائے۔ ملکی سطح میں سیاسی کام دو طرح سے منظم کیا جاتا ہے۔ایک تو اس بیرونی قوت کے خلاف جو کہ ملک پر حملہ آور ہو۔اس صورت حال میں سب سے بڑا مسئلہ ان قوتوں سے پیدا ہوتا ہے جو بیرونی قوتوں کے ساتھ مل جاتیں ہیں کیونکہ اس کے نتیجے میں بیرونی قوت کے خلاف عوامی رد عمل کمزور پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔دوسرا چیلنج اس وقت پیدا ہوتا کہ جب ملک میں انتشار اور خانہ جنگی کی صورت حال موجود ہو۔ایسی صورت میں ملکی سطح پر انتشار سے نبرد آزما ہونے کا لائحہ عمل تیار کیا جاتا ہے۔اس صورت میں ملکی سطح پر سیاسی کام

کے تین پہلو ہوتے ہیں۔

- ملکی انتشار کی وجوہات کی نشاندہی
- انتشار کو دور کرنے کی حکمت پیش کرنا
- گوریلا مخالف قوتوں کے اتحاد کو توڑنا

ملکی انتشار کی وجوہات

ملکی انتشار کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں جن میں سے خاص خاص مندرجہ ذیل ہیں:

- ملک کا فکری انتشار
- اقتدار کے لیے ملک میں طبقات کی رسہ کشی کا انتشار
- ملک کا فرسودہ نظام کا انتشار
- ملک کا معاشی انتشار
- حملہ آور بیرونی قوت کا اتحادی بننے کی وجہ سے انتشار

انتشار کو دور کرنے کی حکمت عملی

گوریلا جنگ کے آغاز میں گوریلا قیادت کو اس بات کا تعین کرنا ہوتا ہے کہ جس علاقے میں وہ گوریلا جنگ کرنا چاہتے ہیں وہاں گوریلا جنگ کا جواز کیا ہے؟ کیا وہاں پر کوئی بیرونی مداخلت موجود ہے یا کوئی انتشار موجود ہے۔ ان دونوں وجوہات کی بنا پر کی جانے والی گوریلا جنگیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ انتشار والی صورت حال میں انقلابی حکمت عملی اپنانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ قیادت کے خلاء کو پر کرنا اور قوم کو ایک مشترکہ لائحہ عمل پر جمع کرنا۔ نظام کے خلاف سول نافرمانی کی تحریک برپا کر ہوتا ہے۔ جب کہ بیرونی طاقت کے حملے کی صورت میں ہمیں دوسری قسم کی حکمت عملی پر عمل کرنا ہوتا ہے۔

اس لئے جہاں پر ملکی انتشار ہی گوریلا جنگ کی بنیادی وجہ ہو تو وہاں پر گوریلا جنگ کی سیاسی حکمت عملی بنیادی طور پر انتشار کو دور کر کے عوام کو ایک لائحہ عمل پر اکٹھا کرنا ہوتا ہے۔ انتشار کو دور کرنے کی حکمت عملی میں گوریلا قیادت کا اخلاص اور ایک ایسے لائحہ عمل کی تیاری جو کہ اس انتشار کو دور کر دے سب سے اہم ہے۔ اس لائحہ عمل کی تیاری کے لئے حالات کا صحیح تجزیہ انتشار کی وجوہات اور اس کا قابل قبول حل اہم اقدام ہیں۔ لائحہ عمل کی تیاری کے بعد اس لائحہ عمل کی تطبیق کا جامع منصوبہ تیار کر کرنا اور اس پر اخلاص سے عمل کرنا سب سے اہم کام ہوتا ہے۔

گوریلا مخالف قوتوں کے اتحاد کو توڑنا

سیاسی شعبے کا دوسرا سب سے اہم کام یہ ہوتا ہے کہ وہ گوریلا مخالف قوتوں کے اتحاد کو توڑے۔ یہ کام کرنے کے لئے گوریلا کے حامیوں میں اضافہ کرنا ہوتا ہے اور اس کے مخالفین کو کم کرنا ہوتا ہے۔

گوریلا جنگ کا سیاسی کام بین الاقوامی سطح پر

- گوریلا جنگ میں اگر بیرونی دشمن ملک پر حملہ آور ہوتا ہے تو سیاسی شعبے کا کام اس دشمن کو سمجھنا اس کی حکمت عملی اور منصوبوں کو سمجھ کر اس کا توڑ کرنا ہوتا ہے۔
- گوریلا عالمی سیاست کا دوسرا پہلو اپنے مقاصد کو پوری دنیا کے سامنے جائز اور درست منوانا اور دشمن کے مقاصد کو غلط ثابت کرنا ہے۔
- گوریلا عالمی سیاست کا تیسرا پہلو دنیا میں اپنے ہم خیال گروہوں کو دشمن کے خلاف ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنا ہے۔

گوریلا جنگ اور اعلامی شعبہ

گوریلا جنگ میں اعلامی شعبہ کوئی علیحدہ سے شعبہ نہیں ہے بلکہ یہ شعبہ گوریلا جنگ کے دعوتی، سیاسی اور عسکری مقاصد کا ترجمان ہوتا ہے۔ اعلامی شعبے کے مقاصد بھی وہی ہوتے ہیں جو دعوتی، سیاسی اور عسکری شعبوں کے علیحدہ علیحدہ مقاصد ہوتے ہیں۔ اس طرح اعلامی شعبے کی ذمہ داری تین گنا زیادہ ہو جاتی ہے کیوں کہ اس نے تمام شعبوں کو ساتھ لے کر چلنا ہوتا ہے۔

گوریلا جنگ اور عسکری شعبہ

گوریلا جنگ کا بنیادی اصول یہ ہے کہ اس کی عسکری کاروائیاں اس کی دعوت اور سیاسی مقاصد کو حاصل کرنے کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے کی جاتیں ہیں۔ گوریلا جنگ میں عسکریت کا کردار کوئی آزاد اور خود مختار کردار نہیں ہے اور نہ ہی عسکریت برائے عسکریت مطلوب ہے۔ گوریلا جنگ میں ایک عسکری کمانڈر کا کردار ایک جراح کا سا ہے اور عسکریت کا کردار ایک نشتر کا ہے۔ جس طرح ایک جراح کو معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ایک مریض کے کسی حصے کو کیسے کاٹنا ہے اور کتنا کاٹنا ہے۔ ماہر جراح یہ بھی جانتا ہے کہ اس نے کونسا حصہ نہیں کاٹنا ہے۔ جراح یہ بھی جانتا ہے کہ ایک آپریشن کے مرحلے کون کون سے ہیں کب زخم کو کھلا چھوڑنا ہے اور کب اس کو ٹانکے لگانے ہیں۔ باعین اسی طرح گوریلا جنگ کا عسکری کمانڈر ایک جراح ہے اسے علم ہونا چاہیے کہ اس

نے کس ہدف کو مارنا ہے اور کس ہدف کو چھوڑ دینا ہے۔اسے معلوم ہونا چاہیے کہ کہ اس کی کس کاروائی سے گوریلا مقاصد کو نقصان ہوگا اور کس کاروائی سے گوریلا مقاصد کو فائدہ ہوگا۔

گوریلا جنگ کے عسکری مقصد مختلف میدان جنگ اور مختلف مراحل جنگ میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ محفوظ پناگاہ، آپریشنل بیس اور عملیات کے میدان کے عسکری مقاصد ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں اسی طرح جوں جوں گوریلا جنگ اگلے مراحل میں داخل ہوتی ہے اس کے مقاصد ایک دوسرے سے مختلف ہوتے چلے جاتے ہیں۔ذیل میں مختلف جنگ کے مختلف میدانوں میں گوریلا قوت کے عسکری مقاصد کو اختصار سے بیان کیا گیا ہے

محفوظ پناگاہ کے عسکری مقاصد

گوریلا مخالف فوج اور حکومت کی کوشش ہوتی ہے کہ گوریلوں کو اس کی محفوظ پناہ گاہ سے محروم کر دیا جائے۔اس لئے عام طور پر گوریلوں کو اس اپنی محفوظ پناگاہ کو بچانے کے لئے دفاعی جنگ کرنا پڑتی ہے۔ محفوظ پناگاہ کے بارے میں گوریلا قوت کے دو بڑے عسکری مقاصد ہوتے ہیں۔

- محفوظ پناہ گاہ کا حکومتی سازشوں اور حملوں سے تحفظ
- محفوظ پناہ گاہ کے حجم اور تعداد میں اضافہ

محفوظ پناہ گاہ کا حکومتی سازشوں اور حملوں سے تحفظ

محفوظ پناہ گاہ جس طرح گوریلوں کے لیے اہم ہوتی ہے اسی طرح اس پناہ گاہ کی تباہی گوریلا قوت کے دشمنوں کے لیے بھی انتہائی اہم ہوتی ہے۔ گوریلا دشمن قوت کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ گوریلوں کو اس پناہ گاہ سے محروم کر دے۔اس سلسلے میں گوریلا دشمن قوت تین طرح کے منصوبے پر عمل کرتی ہے۔پہلا سیاسی منصوبہ جس میں وہ علاقے کے عوام کو اپنے ساتھ ملانے کی کرتے ہیں۔دوسرا منصوبہ گوریلوں کے خلاف جواسیس کا نظام کام کرنا۔ تیسرا منصوبہ یہ کہ فوجی آپریشن کر کے گوریلوں کو وہاں سے نکال دیا جائے اور اپنا نظام وہاں قائم کر دیا جائے۔ گوریلا قوت کو دشمن کی ان کوششوں کے مقابلے میں اپنی کوششیں کرنا ہوتی ہیں۔ان کوششوں میں مندرجہ ذیل اہم امور شامل ہیں۔

- مقامی میزبانوں کی عسکری تربیت کرنا
- حکومت کے سیاسی اور دعوتی منصوبوں کو اگر ضرورت ہو تو عسکری طریقوں سے ناکام بنانا
- دشمن کی طرف سے محفوظ پناگاہ کی معاشی ناکہ بندی کے خلاف دفاع قائم کرنا
- داخلی اور خارجی جواسیس کے خلاف دفاع قائم کرنا

- محفوظ پناہ گاہ کی فوجی آپریشنوں کے خلاف دفاعی منصوبہ بندی کرنا
- محفوظ پناہ گاہ پر فوجی آپریشن کی صورت میں مقامی میزبانوں کو ساتھ ملا کر بھرپور دفاع کرنا

محفوظ پناہ گاہ کے حجم اور تعداد میں اضافہ

گوریلا جنگ میں محفوظ پناہ گاہ کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ ان کی تعداد ملک کے دوسرے حصوں میں بڑھایا جائے۔یعنی گوریلا قوت کو ایک سے زیادہ محفوظ پناہ میسر ہو اور اسی طرح انکے حجم میں بھی اضافہ کیا جائے۔ملک کے دوسرے حصوں میں کئی محفوظ پناہ گاہیں قائم ہو جانے کے بعد گوریلا جنگ کے اگلے مراحلوں میں گوریلا محفوظ پناہ گاہ کا حجم بڑھتا جاتا ہے۔یہاں تک کہ گوریا جنگ کے آخر میں تمام محفوظ پناگاہیں ایک دوسرے سے مل کر ایک ریاست بنا دیتیں ہیں۔گوریلا قوت کے لیے نئ محفوظ پناہ گاہوں کے قیام اور انکے حجم میں اضافہ کی کوشش میں عسکری کام کا بھرپور حصہ ہوتا ہے اگرچہ یہ کام اصلاً مقامی سطح پر سیاسی طور پر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن اس راہ میں حائل رکاوٹوں کو عسکری طور پر بھی دور کرنا پڑتا ہے۔

آپریشنل بیس کے عسکری مقاصد

آپریشنل بیس کے مقامی حالات اگر محفوظ پناہ گاہ جیسے ہی ہوں تو وہاں عسکری حکمت عملی محفوظ پناہ گاہ جیسی ہی اختیار کی جاسکتی ہے لیکن اکثر حالات میں جنگ مین وسعت اور تیزی لانے کے لیے آپریشنل بیس عملیات کے علاقے سے علیحدہ لیکن اس کے قریب بنائی جاتی ہے۔آپریشنل بیس اصلاً ادارات کی جگہ ہے جہاں سے عملیات کے لیے احکامات،افرادی قوت اور وسائل فراہم کیے جاتے ہیں یا ان کی ادارات کی جاتی ہے۔اس میدان مین گوریلا قوت جنگ نہیں کرتی بلکہ اسکی حفاظت چھپاؤ اور تلبیس یا کیمو فلاج کے حصول پر کی جاتی ہے۔آپریشنل بیس کے بارے میں گوریلا قوت کے مندرجہ ذیل عسکری مقاصد ہوتے ہیں۔

- مقامی جاسوسوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی نگاہوں سے اوجھل رہنا
- آپریشنل بیس کا قانون نافذ کرنے والے اداروں کے چھاپوں سے دفاع
- آپریشنل بیس کے مقامی میزبانوں اور معاونین کی حفاظت
- آپریشنل بیس پر حملے کی صورت میں متبادل آپریشن بیس کا انتظام

عملیات کے علاقے کے عسکری مقاصد

گوریلا قوت کا عملیات کا علاقہ حکومتی عمل داری میں موجود شہری اور دیہی علاقوں پر مشتمل ہوتا ہے۔گوریلا قوت کو حکومت کے قبضہ میں موجود عوام کو اپنے ساتھ ملانا ہوتا جب کہ حکومت کے نظام کو کمزور کرنا ہوتا ہے۔اس لئے حکومت کے خلاف جنگ کو اقدامی جنگ کہا جاسکتا ہے۔لیکن یہ جنگ نظامی جنگ کی طرح نہیں ہوتی اور اسکے اوزار یا

ہتھیار ہلکے پھلکے اور باآسانی قابل انتقال ہوتے ہیں۔ عملیات کے علاقے مین گوریلا قوت اپنی عملیات میں کلاشن کوف، پسٹل، ہینڈ گرنیڈ، راکٹ لانچر اور بعض اوقات بارود اور بارودی سرنگیں بھی استعمال کرتے ہیں۔ گوریلا عملیات ان علاقوں میں کمین، گھات، ٹارگٹ کلنگ، سنائپر کاروائی اور فدائی عملیات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ عملیات کے علاقے کے بارے میں گوریلا قوت کے مندرجہ ذیل عسکری مقاصد ہوتے ہیں۔

- قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اپنے دفاع پر مجبور کرنا
- قانون نافذ کرنے والے اداروں کو غلط جگہ پر مصروف کرنا
- قانون نافذ کرنے والے اداروں میں بغاوت پھیلانا
- گوریلا مخالف قوتوں کو اس انداز میں ہدف بنانا کہ وہ مل کر ایک قوت نہ بن سکیں
- ملکی نظام کے بننے، اسکے کام کرنے اور اسکی مدد کرنے والے اداروں اور ذریعوں کی راہ میں روکاوٹیں پیدا کرنا

باب سادس(٦)

گوریلا جنگ کے طبعی (انتظامی) میدان

تعارف

جنگ کسی بھی قسم کی ہو کسی نہ کسی جغرافیہ پر ہی لڑی جاتی ہے خصوصاً گوریلا جنگ کیونکہ ایک معاشرتی جنگ ہے اور معاشرے ہی اسکا میدان جنگ بنتے ہین لہٰذا وہ جغرافیے جہاں یہ معاشرے بستے ہیں میدان جنگ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ جنگ کے اصولی میدان جنگ یعنی دعوتی، سیاسی اور عسکری میدانوں کے مقابلے میں انہیں طبعی میدان کہا جاسکتاہے۔ گوریلا جنگ کیونکہ معاشروں میں لڑی جاتی ہے اس لیے اس میں میدان جنگ کی صف بندی نظامی جنگ سے مختلف ہوتی ہے۔ گوریلے اپنے معاشرے کو بھی اپنی سہولت اور ترجیح کے مطابق مختلف انتظامی میدانوں مین تقسیم کر لیتے ہیں۔اس تقسیم میں مخصوص علاقے کی معاشرت اور خدوخال اور دشمن قوت کے مخصوص علاقوں پر کنٹرول کو پیش نظر رکھا جاتاہے۔ گوریلوں کو اپنی تنظیم کے لیے ایک محفوظ پناگاہ کی ضرورت ہوتی ہے جہاں سے وہ اپنی عملیات کی تیاری کر سکیں اس کے لیے کل جغرافیے کا وہ حصہ منتخب کیا جاتاہے جو دشمن کے راستے میں قدرتی، جغرافیائی اور معاشرتی یا سیاسی رکاوٹ ڈال سکے۔اسی طرح معاشرے کے وہ حصے جو دشمن قوت کے زیر اثر ہوں وہ عملیات کا علاقہ قرار پاتے ہیں۔ عموماً ان دونوں علاقوں کے مابین ایک علاقہ آپریشنل بیس کے طور پر تیار کیا جاتاہے جہاں سے عملیات کے علاقے میں عملیات کی ادارات کی جاسکے۔ان تینوں علاقوں کو گوریلا جنگ کے طبعی میدان کہا جاسکتاہے۔یوں گوریلا جنگ کے دوران تین طرح کے میدانوں سے واسطہ پڑتاہے۔اول وہ بنیادی جغرافیہ جو تنازعہ کا منبع ہو۔ایک بڑے جغرافیہ میں اس طرح کے چھوٹے چھوٹے جغرافیے بھی ہو سکتے ہیں جنکا تنازعہ کل جغرافیہ کے ساتھ جڑے ہونے کے باوجود ایک علیحدہ حیثیت بھی رکھتا ہو یوں وہ جغرافیہ ایک الگ میدان جنگ بھی کہلا سکتاہے۔ایسے ہر جغرافیہ میں جنگ کرنے کے لیے دعوتی، سیاسی اور عسکری میدانوں میں جنگ کی جاتی ہے لیکن کیونکہ گوریلا جنگ ایک کمزور کی جنگ ہے اسلیے گوریلا دستیاب جغرافیہ کو عموماً تین خطوں میں تقسیم کر کے استعمال کرتے ہیں۔اس باب میں خصوصیت کے ساتھ ان ہی تینوں طبعی یا انتظامی میدانوں کا تذکرہ کیا گیاہے۔

گوریلا جنگ کے تین طبعی میدان مندرجہ ذیل ہیں۔

- محفوظ پناہ گاہ (سیف بیس)
- آپریشنل بیس
- عملیات کا علاقہ

گوریلا کی محفوظ پناہ گاہ یا سیف بیس

گوریلا جنگ میں گوریلوں کی محفوظ پناہ گاہ وہ جگہ ہوتی ہے جہاں سے گوریلا قوت حکومت کی تمام رٹ ختم کردیتی ہے اور مکمل طور پر اس پر قبضہ کرلیتی ہے۔اس پناہ گاہ میں بیٹھ کر گوریلا قوت جنگ کی منصوبہ بندی کرتیں ہیں اور ان کے خاندان امن سے رہتے ہیں۔ یہ جگہیں عام طور پر انتہائی دشور گذار علاقوں میں ہوتیں ہیں جیسے پہاڑ، جنگل یا صحرا وغیرہ جہاں پر نظامی فوج کو آپریشن کرنے میں دشواری پیش آتی ہے۔۔اس محفوظ پناگاہ کو حاصل کرنے میں مقامی آبادی گوریلوں کے ساتھ مکمل تعاون کرتیں ہیں۔اس محفوظ پناہ گاہ سے گوریلا طاقت کو عوامی تائید، سیاسی،تائید عسکری تائید، حکومت اور فوج کے آپریشنوں سے دفاع اور معاشی مدد حاصل ہوتی ہے۔ گوریلا قوت کے خلاف حکومت کی کوشش ہمیشہ سے یہ ہوتی ہے کہ وہ گوریلوں کی محفوظ پناہ گاہ کو ختم کردیں کیوں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ گوریلوں کو اس پناہ گاہ سے محروم کردیا جائے تو ان کی عملیات کرنے کی صلاحیت ختم ہوجاتی ہے۔اس لئے گوریلوں کو اپنی محفوظ پناہ گاہ کے دفاع کو اپنی ترجیحات پر رکھنا ہوتا ہے۔

مجاہدین اور محفوظ پناہ گاہ کا تحفظ

محفوظ پناگاہ کے بارے میں گوریلوں کا سب سے بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ محفوظ پناہ گاہ حکومت کی سازشوں سے محفوظ رہے۔دوسری طرف حکومت کی کوشش یہ ہے کہ وہ گوریلوں کو اس پناہ گاہ سے محروم کردے۔اس سلسلے میں حکومت تین طرح کے منصوبے پر عمل کرتی ہے۔

- پہلا سیاسی منصوبہ جس میں وہ علاقے کے عوام کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرتے ہیں
- دوسرا منصوبہ گوریلوں کے خلاف جواسیس کا نظام قائم کرنا
- تیسرا منصوبہ یہ کہ فوجی اپریشن کرکے گوریلوں کو وہاں سے نکال دیا جائے اور حکومت کا نظام وہاں قائم کردیا جائے

حکومتی منصوبوں کے مقابلے میں مگوریلوں کو اپنی محفوظ پناہ گاہ کی ایک مکمل دفاعی حکمت عملی تیار کرنی ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حکومتی منصوبہ بندیوں کے خلاف مندرجہ ذیل تین میدانوں میں صف بندی بھی کرنا ہوگی۔

- محفوظ پناگاہ کی معاشرتی صف بندی
- محفوظ پناہ گاہ کی سیاسی صف بندی
- محفوظ پناہ گاہ کی عسکری صف بندی

محفوظ پناگاہ کی معاشرتی صف بندی

محفوظ پناہ گاہ کی سب سے پہلی صف بندی وہ عوام ہیں جو گوریلوں کو پناہ دیتے ہیں۔اس لیے محفوظ پناہ گاہ کی عوام میں گوریلوں کو اپنی دعوت کا کام منظم کرنا ضروری ہے۔دعوت ایک ایسا عمل ہے جو گوریلا جنگ کی بنیاد ہے مگر یہ محفوظ پناہ گاہ کی عوام کے لئے بہت ہی ضروری ہے۔دعوت کے اس عمل سے مقامی عوام گوریلا عسکری قوت کا حصہ بنتے جائیں گئے اس عمل سے معاشرے میں خود باخود ایک دفاعی صف قائم ہوتی جائے گئی۔یہ صف خود باخود مقامی راہنماؤں اور سرداروں کو مجبور کردیتی ہے کہ وہ گوریلوں کی حمائیت کریں۔حکومت کی پہلی کوشش یہی ہوتی ہے کہ معاشرہ خود ہی گوریلوں کو نکال دے یا پناہ نہ دے۔لیکن اگر گوریلوں اور مقامی عوام کا تعلق مضبوط ہو تو یہ منصوبہ ناکام ہو جاتا ہے اور اگر یہ تعلق کمزور ہو تو گوریلوں کے لئے سخت مشکل بن سکتی ہے یہ گوریلوں کے خلاف حکومت کا سب سے مضبوط ہتھیار ہوتا ہے۔

دعوتی کام کرنے کے لیے طبقے

- بااثر طبقہ
- نوجوان اور طلبہ
- عام عوام

معاشرے کا بااثر طبقہ:

اس طبقہ میں ملک، ڈاکٹر، تاجر، گورنمنٹ ملازم، اساتذہ، سکول اور ادیب اور شعراء حضرات شامل ہیں۔یہ طبقہ رائے عامہ کو بنانے اور بگاڑنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔اس لیے گوریلوں کو اس طبقہ پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بااثر طبقے تک دعوت پہنچانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ گوریلا جنگ کو ایک مصیبت امن وامان میں خرابی اور ایک وقتی کام نہ سمجھیں بلکہ وقت کی اصل ضرورت اور قوم کی نجات کا کام تصور کریں۔

کالج کے طلبہ اور نوجوان طبقہ:

کالج کے طلبہ اور نوجوان گوریلا قوت کی اصل طاقت ہوتے ہیں۔اس لیے گوریلا قوت کو مظبوط کرنے کے لیے اس طبقے کو خصوصاً اپنے ساتھ ملانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

عام عوام

گوریلا جنگ ایک معاشرتی جنگ ہے جس مین معاشرے کا کردار سب سے اہم ہوت اہے۔اسلیے گوریلا قوت کی دعوت کو عام عوام تک پہنچانا گوریلا مقاصد کے حصول کے لیے بہت ضروری ہے۔

محفوظ پناہ گاہ کی سیاسی صف بندی

محفوظ پناہ گاہ کی حفاظت کے لئے گوریلا قوت کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہوتی ہے کہ وہ مقامی سرداروں، سیاسی لیڈروں اور ملکوں میں سے کتنے لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لیتے ہیں۔ اس عمل سے حکومت کی راہ میں بڑی مشکلات کھڑی ہو سکتیں ہیں۔ حکومت کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ مقامی سرداروں، سیاسی راہنماؤں اور بااثر طبقے کو اپنے ساتھ ملالیں اور انھیں مجبور کریں کہ وہ گوریلوں کو نکال دیں۔ اسکے مقابلے میں اگر گوریلے مقامی بااثر افراد کو اپنے ساتھ ملاتے ہیں اور قوت کے منبعوں مین اپنا رسوخ پیدا کر لیتے ہیں تو یہ قوت سیاسی طور پر حکومتی اقدامات کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے اور یوں حکومت کے کے لیے بے شمار دشواریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ گوریلا مخالف حکومت کی پوری کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ گوریلا قوت کو اس محفوظ پناہ گاہ سے محروم کر دے اور حکومت کی رٹ کو بحال کر دے۔ اس کام کے لئے وہ مندرجہ ذیل حکمت عملیاں اپناتی ہے۔ ان میں سے حکومت کی ہر حکمت عملی کو سمجھ کر اس کا توڑ کرنے کی ضرورت ہے:

- لالچ دے کر مقامی آبادی کو اپنے ساتھ ملانا۔
- گوریلا مخالف لشکر ترتیب دینا
- جاسوسی کا جال بچھنا
- حکومت کا سیاسی عمل دخل بڑھنا
- گوریلوں کے خلاف فوجی آپریشن کرنا

ترقی کا لالچ دے کر مقامی آبادی کو اپنے ساتھ ملانا

حکومت کا سب سے بڑا ہتھیار مقامی آبادی کو ساتھ ملانے کا یہ ہوتا ہے کہ اس کو لالچ دی جائے۔ لالچ کئی طرح کا ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ اس مقامی آبادیوں میں سے نوجوانوں کو ملازمت دے فوج میں بھرتی کر لے۔ دوسری یہ کہ اس علاقے میں سڑکیں اور پانی بجلی کا کام کرا کر مقامی آبادی کو اس کے ٹھیکے دئے جاتے ہیں۔ تیسرا طریقہ یہ ہے کہ مقامی افراد کو زمینوں اور دیگر مراعت سے نوازہ جاتا ہے۔ ان تمام طریقوں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ حکومت کی حمائت میں اضافہ ہو اور یہ لوگ گوریلا قوت کو نکالنے میں حکومت کا ساتھ دیں۔ اس حربہ کا مقابلہ کرنے کے لیے گوریلوں کو اپنے حامی بااثر طبقے کو متحرک کرنا ہو گا جو عوام میں حکومتی سازشوں کو بے نقاب کریں۔

گوریلا مخالف امن کمیٹیاں اور قبائلی لشکر ترتیب دینا

دوسرا طریقہ کار جو عام طور پر حکومتیں اپناتیں ہیں وہ یہ ہوتا ہے کہ مقامی آبادیوں مین امن کمیٹیاں اور قبائل میں لشکر تشکیل دئے

جاتے ہیں۔ان کمیٹیوں اور قبائلی لشکروں کی مدد سے حکومت بلواسطہ یا بلاواسطہ گوریلا مخالف آپریشن کرتی ہے۔ان لشکروں اور کمیٹیوں کے بننے کی وجہ لالچ، نظریاتی مخالفت، حب الوطنی، قبائل عصبیت اور جہالت ہوتی ہے۔ترقی کی لالچ میں لوگ گوریلا مخالف ہو جاتے ہیں۔کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو گوریلا قوت کے نظریئے سے اختلاف رکھتے ہیں مگروہ دبے ہوئے ہوتے ہیں حکومت کی شہ پاکراس فعال ہو جاتے ہیں۔تیسری قسم ان لوگوں پر مشتمل ہوتی ہے جو حب وطن ہوتے ہیں ان کو حکومت یہ بتاتی ہے کہ گوریلا ملک دشمن ہیں اس حب الوطنی میں وہ حکومت کا ساتھ دیتے ہیں۔یہ ان کا گوریلا دعوت سے لاعلمی کی وجہ سے ہوتا ہے۔لشکر کی چوتھی وجہ قبائلی عصبیت بھی ہوتی ہے جس میں ایک قبیلہ گوریلوں کے ساتھ ہے تو دوسرا قبیلہ حکومت کے ساتھ ہوتا ہے۔کمیٹیوں اور اور لشکریوں کی اکثر تعداد جہالت کی بنیاد پر اپنے اپنے لوگوں اور قوموں کے ساتھ چلتے ہیں۔ان کو نہ ہی نظریئے کا علم ہوتا ہے نہ ہی یہ لوگ محب وطن ہوتے ہیں اور نہ ہی ان کو کوئی لالچ ہوتا ہے یہ بس یارون کے یار ہوتے ہیں۔اس تمام اقسام کے لوگوں میں نظریاتی مخالف سب سے اہم دشمن ہے یا قبائلی عصبیت کی بنیاد پر چلنے والا تیسر نمبر پر محب وطن شخص۔نظریاتی اور قبائلی عصبیت والوں کے خلاف ہتھیار اٹھانا چاہئے جبکہ محب وطن لوگوں کو اپنی دعوت سے قائل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، جہاں تک لالچ کرنے والے لوگ ہیں ان کو دعوت دھمکی سے کام چل سکتا ہے۔جہاں تک جہالت کے ساتھ چلنے والے ہیں ان تک حتیٰ الامکان دعوت دینی چاہئے اگر نہ ہو سکے تو ان کے ساتھ بھی جنگ ہی ایک راستہ رہ جاتا ہے۔

جاسوسی کا جال بچھنا

حکومت کا تیسرا بڑا حربہ محفوظ پناگاہ میں جاسوسی کا جال بچھانا ہوتا ہے۔یہ جاسوس دو طرح کے ہوتے ہیں۔ایک وہ جنھیں مقامی آبادی سے بھرتی کیا جاتا ہے جو گوریلا کے مرکز کارروئیوں پر نظر رکھتے ہیں۔دوسری طرح کے جاسوس وہ ہوتے ہیں جو گوریلا ترتیبوں میں بلاوسطہ گوریلوں کی شکل میں بھیجے جاتے ہیں۔یہ جاسوس وہ ہوتے ہیں جو گوریلوں کی شکل اختیار کر کے گوریلوں میں داخل ہو جاتے ہیں اور ان کے ساتھ جنگ بھی کرتے ہیں مگر وہ ہوتے حکومت کے جاسوس ہیں۔جہاں تک بیرونی جاسوس کا معاملہ ہے اس کے لئے گوریلوں کو ایک علیحدہ سے ترتیب بنانے کی ضرورت ہوتی ہے جو ہر وقت ان جاسوسوں پر نظر رکھے۔جہاں تک گوریلا کے داخلی جاسوسوں کا تعلق ہے اس کی ذمہ داری ہر ترتیب کے امیر کی ہے۔

حکومت کا سیاسی عمل دخل بڑھانا

حکومت کی کوشش ہوتی ہے کہ محفوظ پناہ گاہ میں اپنے عمل دخل کو زیادہ سے زیادہ بڑھائے اس کا طریقہ یہ ہوتا کہ وہ اپنے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی تعداد بڑھاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ سڑکوں اور راستوں پر زیادہ سے زیادہ چوکیاں بنانے کی کوشش کرتی ہے۔

گوریلوں کے خلاف فوجی آپریشن کرنا

فوج گوریلوں کے خلاف آخری حل کے طور پر فوجی آپریشن کر سکتی ہے۔ گوریلا جنگ میں فوج کے آپریشن بنیادی طور پر گوریلوں کو عوام سے علیحدہ کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں۔ گوریلے پہاڑوں کی طرف چلے جاتے ہیں عوام ہجرت کر جاتے۔اس کے بعد عوام کو لشکر بنا کر لایا جاتا ہے جو بعدیں گوریلوں کی نشان دہی کرتے ہیں۔

محفوظ پناہ گاہ کی عسکری صف بندی

محفوظ پناہ گاہ کی عسکری صف بندی ان عسکری تیاریوں پر مشتمل ہوتیں ہیں جو کہ معاشرتی اور سیاسی صف بندی کی ناکامی کے بعد سے شروع ہوتی ہے۔ اس صورت میں فوج محفوظ پناہ گاہ پر فوجی آپریشن شروع کر سکتی ہے۔ مگر اس کی تیاری بہت پہلے سے کرنی پڑتی ہے۔ یہ دو مرحلوں میں کی جاتی ہے:

- حکومت کے فوجی آپریشن سے پہلے کی عسکری تیاری
- حکومت کے فوجی آپریشن کے دوران عسکری تیاری

حکومت کے فوجی آپریشن سے پہلے کی عسکری تیاری

گوریلا قوت کو چاہئے کہ حکومت کے فوجی آپریشنوں سے پہلے ہی اپنے تمام دفاعی عسکری انتظام کو مکمل کر لیا جائے۔ دفاعی انتظام اس کے اسلحہ اور کھانے پینے کے ذخائیر کو مکمل کریں ہر تنظیم سے لوگ لے کر ان کی تربیت اور ایمرجنسی کی صورت حال میں ان کی ذمہ داریاں تقسیم کر دیا جائے۔ عسکری حملے سے پہلے مندرجہ ذیل تیاریوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

- دفاعی منصوبے کا تعین اور اس کے مطابق تیاری
- فضائی بمباری اور گولہ باری سے دفاع
- اسلحہ اور کھانے پینے کے ذخائیر کی تیاری
- پسپائی کا منصوبہ

حکومت کے آپریشن کے دوران عسکری تیاری

محفوظ پناہ گاہ کے دفاع کے لئے اقدامی عسکری منصوبہ میں دو طرح کی صورت حال در پیش آسکتی ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ فوج کا کچھ حصہ پہلے سے ہی محفوظ پناگاہ کے اندر موجود ہو اور دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ فوج باہر سے حملہ آور ہو رہی ہو۔

فوجی آپریشن جب کہ فوج محفوظ پناہ گاہ کے اندر ہو

محفوظ پناہ گاہ میں آپریشن کا آغاز میں یہ بات ممکن ہے کہ فوج اس علاقے میں پہلے سے ہی موجود ہو اور اس نے اپنے بہت سے کیمپ اور چوکیاں بنا رکھیں ہوں۔ اس صورت میں فوج محدود پیمانے پر آپریشن شروع کر دیتی ہے۔ اس موقعے پر گوریلا قوت کو اپنی جگہ کو تبدیل کرنا ہوتی ہے کیونکہ فوجی کاروائیوں کا خطرہ موجود ہوتا ہے۔ اس دور میں فوج کا سب سے اہم جز اس کی محفوظ پناہ گاہ سے باہر سے رسد کا پہنچنا ہے۔ اس لئے اگر گوریلا قوت ان کا باہر سے رابطہ کاٹ دے اور فوج کو محاصرے میں لینے کی کوشش کرے جائے تو یہ سب سے اہم حکمت عملی ہے۔ جب فوج محاصرے میں آجاتی ہے تو اس کی باہر کی مدد کرنے کے لئے باہر سے فوج بھیجی جاتی ہے اور فضائیہ بمباری کرتی ہے۔

محفوظ پناہ گاہ پر فوج کا باہر سے آپریشن

محفوظ پناگاہ پر دوسری قسم کے آپریشن وہ ہوتے ہیں جب فوج باہر سے محفوظ پناہ گاہ پر حملہ آور ہو۔ اس آپریشن کے کئی مراحل ہوتے ہیں۔ اور یہ ایک طویل لمیعاد منصوبہ ہوتا ہے۔ عام طور پر یہ حملہ گوریلا علاقوں پر قبضہ کرکے حکومت کی رٹ کو بحال کرنا ہوتا ہے اور گوریلوں کے خلاف آپریشن کرنا ہوتا ہے۔ اس منصوبے کے تحت علاقے میں قبضے کے بعد وہاں پر حکومت کا نظام بحال کرنے کے لئے ایک متبادل سیاسی قیادت پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

گوریلوں کی آپریشنل بیس

آپریشنل بیس وہ جگہ ہے جہاں گوریلا عسکری قوت اپنی عسکری عملیات کی تیاری کرنے کے لئے استعمال کرتیں ہیں۔ آپریشنل بیس کئی قسم کی ہوتیں ہیں۔ عام طور پر گوریلوں کی محفوظ پناہ گاہ اور آپریشنل بیس ایک دوسرے کے قریب مگر ایک دوسرے سے جدا جدا ہوتیں ہیں۔ مگر کبھی کبھی ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہوتیں ہیں۔ دوسری قسم کی اپریشنل بیس محفوظ پناہ گاہ اور عملیات کے علاقے کے درمیان کسی محفوظ جگہ پر واقع ہوتیں ہیں جہاں گوریلا اپنا اسلحہ اور کھانے پینے کا سامان سٹور کرتے ہیں اور ان کو عملیات کے علاقے میں پہنچاتے ہیں۔ تیسری قسم کی آپریشنل بیس عملیات کے علاقے میں ہوتیں ہیں جہاں سے گوریلا عملیات کی فوری ضروریات پوری کی جاتیں ہیں۔ یہ عارضی طور پر منظم ہوتیں ہیں اور وقت اور ضرورت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتیں رہتیں ہیں۔
اگر مجاہدین کی آپریشنل بیس محفوظ پناہ گاہ ہی میں واقع ہو یا اس سے متصل ہو اور آپریشنل بیس میں گوریلا کی حیثیت وہی ہو جیسی محفوظ پناہ گاہ میں ہوتی ہے اور اسی درجہ کا تحفظ موجود ہو تو اسکا دفاع انہی خطوط پر کیا جاسکتا ہے جن خطوط پر محفوظ پناہ گاہ کا دفاع کیا جاتا ہے۔
دوسری صورت میں جب آپریشنل بیس دشمن کے علاقے میں واقع ہو تو اس صورت میں آپریشنل بیس کا تحفظ کیموفلاج یا تلبیس کے ذریعے ہی کیا جاسکتا ہے۔ البتہ گوریلا عملیات کے علاقے میں اپنے تحفظ کے لیے جو اقدامات کرتے ہین وہ یہاں بھی اختیار کیے جاسکتے ہیں۔

گوریلا قوت کی عملیات کا علاقہ

گوریلا قوت کے لیے عملیات کا علاقہ وہ علاقہ ہوتا ہے جو حکومت کے زیر انتظام ہو۔ یہ علاقہ دیہی اور شہری علاقوں میں منقسم ہوتا ہے۔ ان مین سے گوریلا جنگ کے لیے ہر علاقے کی الگ اہمیت ہے۔ گوریلے اپنے عملیات کے علاقے میں ہر علاقے کی اہمیت اور گوریلا جنگ میں کسی مخصوص علاقے میں عملیات سے حاصل کیے جانے والے مقاصد کو پیش نظر رکھ کر عملیات کرتے ہیں۔

گوریلوں کے عملیات کے میدان

گوریلا قوت کا مقصد یہ ہوتا ہے حکومت کے اس نظام کو ناکام بنادیں۔اس لئے گوریلا قوت کی عسکری کاروائیوں کا مرکز اور محور حکومت کا نظام کو ناکام بناہوتاہے۔اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے دو مقاصد کو سامنے رکھ کر گوریلا کاروائیاں کی جاتیں ہیں۔
پہلا مقصد یہ ہوتا ہے کہ حکومت کے نظام کو مختلف غیر مربوط کاروائیاں کر کے نقصان پہنچایا جائے۔اس کی مثال ایک ہاتھی اور چوہے کی لڑائی جیسی ہے۔اگرچوہاہاتھی کے ساتھ جنگ کرنا چاہتاہے تواس کے پاس اتنی قوت نہیں کہ وہ ایک ہی وار میں ہاتھی تومار دے گا۔اس کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ وہ ہاتھی کے جسم پر آگے پیچھے بہت سے زخم لگائے۔اس خون کے بہ جانے سے ہاتھی کمزور پڑ جائے گا۔اور اس میں مقابلہ کرنے کی صلاحیت کم ہو جائے گئی۔مگر یہ ہاتھی تو چوہے کے مقابلے میں ہاتھی ہی ہے صرف چند ایک زخموں سے شائد گر نہ پائے مگر کمزور ہو جائے گا۔اس قسم کی کاروائیاں گوریلا جنگ کے پہلے مرحلے میں کیں جاتیں ہیں۔

ہاتھی کو گرانے کے لئے اس کے جوڑوں یا سونڈ پر مارنے یا اس کو تباہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔اس سے ہاتھی میں لڑنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے اور وہ گر جاتاہے۔یہی اصول گوریلا عسکری قوت کو دوسرے مرحلے میں نظام اس صلاحیت کو ختم کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ جس کی مدد سے وہ عوام کو قابو کرتے ہیں اور گوریلا قوت کا مقابلہ کرتے ہیں۔اگر اس کام میں گوریلا عسکری قوت کامیاب ہو جائے تو اس طرح نظام منجمد ہو جاتاہے۔اس قسم کی کاروائیاں گوریلا جنگ کے دوسرے اور تیسرے مرحلے میں زیادہ کی جاتیں ہیں۔ گوریلا عملیات شہری، دیہی علاقوں میں بھی کی جاتی ہیں اور بعض عملیات کی نوعیت ایسی ہوتی ہے جس کے اثرات ملکی سطح کے ہوتے ہیں۔گوریلا جنگ میں ان تینوں قسم کی عملیات کے مخصوص مقاصد ہوتے ہیں۔

- دیہی علاقے کی کاروائیاں
    - اپنی پوزیشن کو مستحکم کرنا
    - حکومتی کنڑول ختم کرنا
- شہری علاقے کی کاروائیاں

- موجودگی کا احساس دلانا
- معیشت کو نقصان پہنچانا
- نظام منجمد کرنا
- سیاسی تحریک کو فعال کرنا

- ملکی سطح کی کاروائیاں
  - موجودگی کا احساس
  - نظام اور معیشت کا انجماد
  - سیاسی فعالیت

گوریلا عملیات کے علاقے کے اہداف کی سطحیں

حکومت کے نظام کو منجمد کرنے کے لئے عام طور پر جو اہداف طے کئے جاتے ہیں اس میں نظام کی مندرجہ ذیل سطحیں ہوتین ہیں:

- نظام کا عوام سے رابطے کی سطح جو کہ ایک ضلع ہوتا ہے
- نظام کا ڈھانچہ بنانے والا نظام جس میں سیاسی اور بیوروکریسی کے بننے کا طریقہ
- نظام کو مدد کرنے والے ادارے
- نظام کی مدد کرنے والے نظام کی مدد کرنے والا نظام

گوریلا عملیات کے علاقے کی حکمت عملیاں

گوریلا عملیات کے علاقے میں گوریلا کاروائیوں کا بنیادی مقصد اس نظام کمزور کرنا اور منجمد کرنا ہوتا ہے جس نظام کو قابض حکومت یا انتشار کی حکومت قائم کرنا چاہتی ہے۔اس لئے کہ حکومت عوام کو اپنا غلام نہ بنا لیں اور اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو جائیں۔ گوریلا کو حکومتی اداروں،اس میں کام کرنے والے ملازمیں اور عوام کو حکومت سے علیحدہ کرنا ہوتا ہے۔اس لئے گوریلا قوت ان اداروں کو ہدف بناتی ہے۔جب بھی گوریلا قوت ان اداروں کو ہدف بناتی ہے تو حکومت اپنا دفاع کرنے کے لئے قانون نافذ کرنے والے ادارے حرکت میں آتے ہیں۔یہ ادارے چار طرح کے ہوتے ہیں۔ حکومت کی جاسوسی ایجنسیاں، پولیس، نیم فوجی دستے اور فوجی دستے شامل ہیں۔اس قانون نافذ کرنے والی قوت کے میدان میں آنے کے بعد گوریلا کاروائیاں دو حصوں مین تقسیم ہو جاتیں ہیں۔ایک حکومتی نظام کے خلاف اور دوسرا قانون نافذ کرنے والے ادارون کے خلاف۔جب قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ جنگ شروع ہوتی ہے تو گوریلا جنگ ایک دفعہ پھر دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ایک حصہ تو ان قانون نافذ کرنے

والے ادارے کے خلاف اقدامی کاروائیوں میں مصروف ہوتا ہے اور دوسرا حصہ عملیات کے علاقے میں اپنی محفوظ پناگاہ اور آپریشنل بیس کو محفوظ کرنے میں صرف ہو جاتا ہے۔

عوام کو حکومت سے دور کرنے اور حکومتی نظام کو معطل کرنے کے لئے گوریلوں کے پاس دو راستے ہوتے ہیں ایک یہ کہ وہ ضلعوں میں کام کریں یا وہ حکومت کے بڑے مرکزی اداروں کو نشانہ بنائیں۔ حکومت کے بڑے اداروں کو ہدف بنانا آسان اس لئے ہوتا ہے کہ یہ ہر وقت محفوظ نہیں ہوتے۔اس لئے گوریلے عام طور پر یہ غلطی کرتے ہیں کہ وہ پہلے ہی مرحلے میں حکومت کے بڑے اداروں کو نشانہ بناتے ہیں مگر اس مرحلے مین اس کا فائدہ کم ہوتا ہے کیون کہ اس طرح حکومت کے نظام میں بہت کم رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی کیوں کہ یہ ادارے اتنے بڑے ہوتے ہیں کہ ان کے کام کرنے کی صلاحیت پر زیادہ اثر نہیں پڑتا۔

اس لئے پہلے مرحلے میں سب سے اچھی حکمت عملی یہ ہے کہ نظام کو معطل کرنے کے لئے ضلعے کے نظام کو ہدف بنایا جائے۔ ضلع چوں کہ حکومت اور عوام کے درمیان رابطہ ہے وہ رابطہ کم ہونا شروع ہو جاتا ہے دوسری طرف ہر ضلع دیہی اور شہری علاقے پر مشتمل ہوتا ہے۔دیہی علاقے میں گوریلا قوت کو محفوظ پناہ گاہ بھی مل جاتیں ہیں۔ تیسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ نیم فوجی اور فوجی دستوں کو ایک غلط جگہ پر مصروف کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ ضلعے میں اگر گوریلا کاروائیاں زیادہ ہو جائیں تو اس کا فائدہ گوریلوں کو یہ ہوتا ہے کہ یہ ضلع حکومت کو مطلوبہ ٹیکس ادا نہیں کر سکتا جس کی وجہ سے حکومت کا مرکزی نظام کمزور ہوتا ہے۔

جہاں تک قانون نافذ کرنے والے اداروں کا تعلق ہے۔ان کے لئے سب سے اچھی اور بہتر گوریلا حکمت عملی یہ ہوتی ہے کہ وہ اس نظام کے دفاع سے باز آ جائیں۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے بھی اسی معاشرے کا حصہ ہوتے ہیں ان کے گھر والے بھی حالات سے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔اس لئے ان کو اس نظام سے بددل کرنا اور اپنے راستے سے ہٹا دینا ہی سب سے کامیاب گوریلا حکمت عملی ہوتی ہے۔خاص طور پر یہ حکمت عملی انتشار والے ملک کے لئے بہترین ہے۔اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان ادروں میں کام کرنے والے چھوٹے ملازمین اپنے افسران سے بددل ہو جاتے ہیں۔اس کی مثالیں بہت سی گوریلا جنگوں میں ملتیں ہیں۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے بارے میں مندرجہ ذیل حکمت عملیاں اپنائی جاسکتیں ہیں:

فوج میں بددلی پھیلانا

جنگ کا اصل ہدف کسی فوج کی لڑنے کی خواہش کو ختم کرنا ہوتا ہے۔ مجاہدین کو مسلسل کوشش کرنی چاہیے کہ فوج میں بددلی پھیلانے کی کوشش کریں۔ کسی فوج میں بددلی پھیلانے کے لیے اس کے نظریہ جنگ کو شکست دینا ہے۔داخلی انتشار میں خاص طور پر یہ حکمت عملی سب کامیاب ہے۔روس نے جب شکست کھائی تو اس کے ٹینک اور توپیں ختم نہیں ہوئی تھی اس کی فوج بدل ہو گئی تھی۔

یہ فوج کی لڑنے کی خواہش مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر ختم ہو سکتی ہے:

- فوج کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ ناجائز جنگ کر رہی ہے۔

- اگر فوج کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ ایک بے مقصد جنگ لڑ رہی ہے اور اس جنگ کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔
- اگر فوج کے حکام کا یہ معلوم ہو جائے کہ یہ جنگ بہت مہنگی پڑے گئی۔

فوج کو عوام سے علیحدہ کرنا

جدید جمہوری ریاست میں ملک کا دفاع کرنا فوج کی ذمہ داری ہے۔اسلئے فوج کو موجودہ نظام میں ایک مقدس گائے بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔فوج کو اپنے فوجی بھرتی کرنے کے لئے تمام افرادی قوت بھی اس معاشرے سے ملتی ہے۔جہاں تک گوریلا جنگ کا سوال ہے اس جنگ میں بھی فوج کو گوریلوں کے خلاف عملیات کرنے کے لئے عوام اور سیاست دان دونوں کی حمائیت کی ضرورت ہوتی ہے۔اس لئے گوریلا جنگ میں عوام کو فوج سے دور کرنے کی کوشش کرنا انتہائی ضروری ہے۔اگر عوام میں فوج میں بھرتی کے خلاف ایک نفرت پیدا ہو جائے یا فوج آپریشن کے لئے عوامی حمائیت کھودے تو فوج میں بددلی پھیل جاتی ہے۔

فوج کی صلاحیتوں کو کم کرنا

جنگ لڑنے کے لئے عسکری قوت کو بہت سی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ان صلاحیتوں میں اخلاقی،سیاسی اور عسکری تمام اقسام کی صلاحیتوں کا موجود ہونا ضروری ہے۔اس لئے گوریلا قوت کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ وہ فوج کی لڑنے کی صلاحیتوں کو ہدف بنائے۔کسی فوج کی سب سے بڑی صلاحیت یہ ہے کہ اس کے سپاہی اس جنگ کو اخلاقی طور پر صحیح سمجھتے ہوں اور لڑنے کے لئے تیار ہوں۔اس کو اخلاقی صلاحیت کہا جاتا ہے جسے عسکری اصطلاح میں مورال بھی کہا جاتا ہے۔اس مورال کو ختم کرنا فوج کی صلاحیت کو کم کرنا ہے۔دوسرا یہ کہ اس کی عوام اور سیاست دان اس کی حمائیت کرتے ہوں۔تیسری صلاحیت وہ عسکری صلاحیت ہے کہ جس کی مدد سے فوج جنگ لڑتی ہے۔اس صلاحیت کے دو حصے ہیں ایک فوج کا لڑنے والا حصہ اس میں پیادہ فوج،ٹینک اور توپ خانے شامل ہیں۔اس حصے میں تین طرح کی صلاحیت ہوتیں ہیں،ایک قوت ضرب لگانے کی دوسری صلاحیت حرکت اور تیسر دفاع کی صلاحیت قوت میں ہے۔جب تک فوج میں لڑنے کی صلاحیت باقی ہے اس وقت تک جنگ جیتنا مشکل ہے۔

فوج کو اپنی جگہ پر مصروف کرنا

نظامی فوج تین پوزیشنوں میں ہوتی ہے۔پہلی پوزیشن زمانہ امن کی پوزیشن ہے۔اس پوزیشن میں فوج اپنی چھاؤنیوں میں قیام کرتی ہے۔زمانہ امن میں فوج کی دوسری مصروفیت اس کی اپنے ممکنہ خطرات کے مطابق تیاری کرنا ہے۔اس صورت حال سے نپٹنے کے لئے فوج زمانہ امن میں اپنے ایک حصے کو مختلف علاقوں میں تعینات کر دیتی ہے۔اس طرح زمانہ امن میں نظامی فوج کی دو پوزیشنیں ہوتیں ہے یا چھانیوں میں یا ممکنہ خطرے کے مقام پر۔گوریلا قوت کا اولین مقصد یہ ہوتا ہے کہ فوج کو اپنی امن کی ان دونون پوزیشنوں سے ہلنے نہ دیا جائے۔یہ اس وقت ممکن ہونا ہے کہ جب فوج کے فیصلہ کرنے والے افسران کو یہ احساس ہو جائے کہ فوج

کو چھانیوں کی جگہ سے نکالنے سے یہ جگہیں غیر محفوظ ہو جائیں گئیں۔

فوج کو غلط جگہ پر مصروف کرنا

گوریلوں کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ وہ فوج کو ایسی جگہ مصروف کرئیں جو گوریلوں کی محفوظ پناہ گاہوں سے دور ہو۔ کرنل لارنس کی مثال، الجیر کی جنگ کی مثال

ایجنسیوں کے خلاف آپریشن

سرکاری خفیہ ایجنسیاں گوریلا کے مستقل اور خطرناک دشمن ہیں ان کا علاج کرنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اسکے لیے ایک طرف تو گوریلوں کو کیموفلاج کی بہتر تربیت دینے کی ضرورت ہے اور دوسری طرف کاؤنٹر انٹیلیجنس کی ترتیب بنا کر فعال انٹیل جنس اہلکاروں کو ان کے گھروں پر ڈرا دھمکا کر یا ٹارگٹ کلنگ کے ذریعے راستے سے ہٹایا جائے۔

گوریلا عملیات کے علاقے کے میدان

گوریلا عملیات کا علاقہ وہ علاقہ ہوتا ہے جہاں حکومت کا نظام نافذ ہوتا ہے۔ یہ علاقہ دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے ایک ملک کا دیہی علاقہ اور شہری علاقہ۔

- گوریلا جنگ اور دیہی علاقہ
- گوریلا جنگ اور شہری علاقہ

گوریلا عسکری قوت کو اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے عملیات کے علاقے میں داخل ہونا پڑتا ہے تو اس کے سامنے حکومتی نظام کی تقسیم ہوتی ہے جسے ضلع کہا جاتا ہے۔ یہ ضلع دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے ایک دیہی علاقہ اور دوسرا شہری علاقہ۔ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے گوریلوں کو ان دونوں علاقوں میں اپنی کاروائیاں کو مضبوط کرنا ہوتا ہے۔ یہاں سب سے اہم سوال یہ ہے کہ گوریلا جنگ میں شہری جنگ اور دیہی جنگ میں کیا ربط ہے؟ اور کیا فرق ہے؟ ان میں تعلق کیسے قائم کیا جائے۔

دیہی علاقے

دیہاتی علاقے وہ علاقے ہوتے ہیں جہاں کی معیشت کی بنیاد زیادہ تر زراعت پر ہوتی ہے۔ یہاں کی معاشرت کی بنیاد زمین اور نسل کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ یہاں کے لوگ صدیوں سے قوموں کی بنیاد پر رہ رہے ہوتے ہیں۔ جدید زمانے نے دیہاتوں کی معاشرت پر بہت اثر ڈالا ہے۔ اب بہت سے دیہاتوں میں صرف زرعت ہی معیشت کا واحد ذریعہ نہیں رہا۔ بلکہ شہروں اور باہر کے ممالک میں زرزگار کے موقعوں نے ان کی معاشرت پر بہت سے اثرات مرتب کئے ہیں۔ مگر پھر بھی دیہاتی معاشرت کی بنیادیں زمین اور نسل ہی کی

بنیاد پر قائم ہیں۔زراعت کے اعتبار سے دیہی علاقے مندرجہ ذیل طریقوں سے تقسیم کئے جا سکتے ہیں:

- میدانی بارانی دیہاتی علاقے
- پہاڑی اور صحرائی دیہاتی علاقے
- نہری دیہاتی علاقے

جہاں تک بارانی پہاڑی اور صحرائی علاقوں کا سوال ہے یہاں پر زمین کی پیداوار کم ہوتی ہے یہاں کے لوگ مال مویشی پر زیادہ گذارہ کرتے ہیں۔زمین سے صرف اتنی پیداوار ہو سکتی ہے جس سے گھر کی گندم اور مویشیوں کا چارہ پورا ہو سکے۔ان علاقوں میں فصل کی پیداوار بارش پر ہوتی ہے۔اس لئے جس سال بارش ٹھیک ہو تو اچھی فصل آجاتی ہے ورنہ کم ہو جاتی ہے۔ان علاقوں میں پانی ایک بڑا مسئلہ ہے۔پانی یا گھر کے کنوؤں سے میسر آتا ہے یا دور دراز چشموں اور چھپڑوں سے ملتا ہے۔باقی ضروریات زندگی انھیں آس پاس کے شہروں سے لانی پڑتین ہیں۔ان علاقوں میں زیادہ تر گھروں کے جوان یا تو شہروں میں ملازمت کرتے ہیں یا بیرون ملک ملازمتوں کے لئے جاتے ہیں۔ایسے علاقے میں گوریلوں کو اپنے معاشی وسائل کو فراہم کرنے کے لئے مشکلات درپیش ہوتیں ہیں اس لئے ان کو اس کا انتظام کرنا ہوتا ہے۔

نہری علاقے وہ ہیں جہاں دریاؤں سے پانی کو نہری نظام کے ذریعے لایا جاتا ہے اور زمینوں کو سراب کیا جاسکتا ہے۔یہ علاقے بارانی علاقوں کی نسبت زیادہ خوش حال ہوتے ہیں۔ان علاقوں میں جگہ جگہ نہریں اور نالوں کا نظام موجود ہوتا ہے جو کہ گوریلا کے لئے روکاوٹ کے کام آتا ہے۔ان علاقون میں موسم کے اعتبار سے فصلیں لگیں جاتیں ہیں جو کہ گوریلا کے لئے چھپنے کے کام آتیں ہیں ۔یہاں پانی نسبتاً آسانی سے مل جاتا ہے اور ضروریات زندگی باآسانی مل جاتیں ہیں۔مگر یہ علاقے عام طور پر گوریلا جنگ کے لئے موزوں موزوں نہیں ہوتے کیوں کہ یہ میدانی علاقے ہوتے ہیں بڑے شہروں کے قریب ہوتے ہیں۔یہاں گوریلاوں کو پناگاہیں ملنا نسبتاً مشکل ہوتا ہے۔شہری علاقوں کی نسبت دیہی علاقے کھلے اور راستے تنگ ہوتے ہیں پکی سڑکیں کم ہوتیں ہیں۔یہ صورت حال گوریلا کو مدد کر سکتی ہے۔مگر میدانی دیہی علاقوں میں گوریلا کارروئیوں کے لئے دیہی علاقوں کی معاشرت کا علم بھی نہایت ضروری ہے۔اس قوم کا مزاج اور تاریخ کا علم بھی ضروری ہے۔

شہری علاقے

دیہی علاقوں کی نسبت شہری علاقے گنجان آباد ہوتے ہیں۔یہاں پر بڑی اور چھوٹی ہر طرح کی سڑکیں ہوتین۔یہاں پر مواصلات کا نظام بہتر ہوتا ہے۔ذریعے آمدرفت بہتر ہوتا ہے۔شہروں میں حکومتی ادارے زیادہ ہوتے ہیں اس لئے ان کا شہروں میں کنڑول بہتر ہوتا ہے۔شہری علاقوں کو کئی طرح سے تقسیم کیا جاسکتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

- آبادی کے لحاظ سے شہروں کی تقسیم

- بڑے شہر یا کارپوریشن شہر
- درمیانی آبادی کے شہر
- چھوٹے شہر
- معاشرت کے اعتبار سے شہروں کی تقسیم
- جدید صنعتی شہر
- دیہی معاشرت کی طرز کے شہر
- جغرافیے کے اعتبار سے شہروں کی داخلی تقسیم
- کاروباری علاقے
- صنعتی علاقے
- رہائشی علاقے
- اندرون شہر
- حکومتی اداروں کا علاقہ
- ذریعہ آمدرفت کے علاقے
- شہر کے مضافاتی علاقے
- فوجی علاقے

اوپر ہم نے گوریلا جنگ کے حوالے سے شہری علاقے کی تقسیم درج کی ہے۔ گوریلا جنگ میں شہری علاقے کی تقسیم اس کی آبادی کے لحاظ سے کی جاتی ہے۔ آبادی کے لحاظ سے شہروں کی تین قسمیں ہیں ایک بڑے شہر یا کارپورشن بھی کہتے ہیں۔ جیسے پاکستان کے شہر کراچی لاہور فیصل آباد ملتان وغیرہ۔ گوریلا جنگ میں میں ان شہروں کو ایک علیحدہ محاذ کے طور پر لیا جاتا۔ کسی بھی شہر کی آبادی گوریلا جنگ میں افرادی قوت، وسائل کی تقسیم اور اس شہر کی اہمیت کے اعتبار سے کی جاتی ہے۔ بڑے شہر ملکی معیشت کا اہم حصہ ہوتے ہیں۔ ان مین کو مسئلہ بھی ملک کی معیشت کو تباہ کر دیتا ہے۔ اس وجہ سے بڑے شہروں کی گوریلا جنگ میں بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ بڑے شہروں میں کاروائیوں سے بین الاقوامی میڈیا میں زیادہ شہرت حاصل ہوتی ہے۔ بڑے شہروں کی اہمیت سیاسی بھی ہوتی ہے۔ اس لئے گوریلا قوت کی خواہش ہوتی ہے کہ ان شہروں کی آبادی ان کے حق میں سڑکوں پر نکل آئیں۔ درمیانے درجے کے اور چھوٹے شہر صنعتی اور زراعتی اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ شہر مرکز سے دور ہوتے ہیں۔ اس لئے گوریلا قوت کی خواہش ہوتی ہے کہ ان شہروں پر اپنے اثرات زیادہ کر سکیں۔

شہروں کی ایک اور تقسیم ان کے معاشرت کے اعتبار سے کی جاسکتی ہے۔ جدید معاشروں میں صنعتی ترقی کی وجہ سے لوگوں نے معاش کی خواہش کی وجہ سے شہروں کارخ کیا۔اس کی وجہ سے شہروں میں نسل اور زراعت کی وجہ سے معاشرت نہیں قائم ہوئی بلکہ ذاتی مفاد اور مشترکہ مفاد کی بنیاد پر اس کی معاشرت نے جنم لیا۔ایسی معاشرت کمزور معاشرت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں ملازم اور نوکری پیشہ افراد لوگ موجود ہوتے ہیں جو کہ اپنی ملازمت اور پیشہ چھوڑ نہیں سکتے۔ایسی معاشرت کارپوریشن اور درمیانہ درجے کے شہروں میں پائی جاتی ہے۔ مگر ان شہروں کا بھی ایک حصہ جو قدیم شہر مین آباد ہوتا ہے اس کی معاشرت دیہی علاقے کی طرح نسل اور زمین کی بنیاد پر قائم ہوتی ہے۔ جب کہ چھوٹے شہروں کی معاشرت زیادہ تر دیہی بنیاد پر قائم ہوتی ہے۔ اس معاشرت میں محلے کے محلے ایک قوم سے تعلق رکھنے والے لوگوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ گوریلا جنگ میں ان معاشرتوں کے علم کی بہت اہمیت ہے۔ کیونکہ ان معاشرتوں کی بنیاد پر ہی ملک کے سیاسی نظام کا ڈھانچہ قائم ہوتا ہے۔

شہری علاقے کی تیسری قسم اس شہر کے جغرافیے کے مطابق کی جاسکتی ہے۔ اس تقسیم میں شہر کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ہر شہر میں صنعتی علاقے، کاروباری مرکز، سرکاری دفاتر، رہائشی علاقے، اندرون شہر، ذریعے آمدرفت کے مرکز جیسے ہوائی اڈہ، ریلوے سٹیشن اور بس اڈاہ شامل ہیں۔ اس قسم کی تقسیم گوریلا علاقوں کی عملی تقسیم، عملیات اور اہداف کے تعین کے لئے مددگار ہوتی ہے۔

گوریلا جنگ میں دیہی علاقے اور شہری علاقوں میں تعلق

گوریلا جنگ میں دیہی علاقے کی اہمیت کی شہری علاقوں سے زیادہ ہے۔ اگر دیہی علاقے گوریلا جنگ میں گوریلا قوت کے ہاتھ آجائیں تو شہری علاقے کو قابو کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہوتا۔ اس لئے گوریلا قوت کا اولین مقصد یہ ہوتا ہے کہ دیہی علاقوں میں ان کو محفوظ پناگاہ اور آپریشنل بیسیں میسر آجائیں۔ گوریلوں کی دیہی علاقے کو شہرہ علاقے پر ترجیح دینے کی مندرجہ ذیل اہم وجوہات ہو سکتیں ہیں:

- شہری علاقوں میں حکومتی ادارے دیہات کی نسبت مضبوط ہوتے ہیں۔
- شہری علاقوں کی معیشت اور منڈیاں دیہاتی علاقوں سے گذر کر جاتے ہیں۔
- شہری علاقوں کی تمام سڑکیں اور ریلوے کا نظام دیہی علاقوں سے گذرتا ہے۔
- دیہی اور شہری علاقوں کی معاشرت میں بہت فرق ہے۔

گوریلا جنگ میں عملیات کے مراحل

گوریلا جنگ کے تجربات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گو کہ سیاسی طور پر شہری علاقے دیہی علاقوں کی نسبت زیادہ اہم ہوتے ہیں مگر گوریلا جنگ کے لحاظ سے دیہی علاقوں کو شہری علاقوں پر اہمیت حاصل ہے۔۔اس لئے تاریخ میں جتنی بھی گوریلا جنگیں ہو گذریں ہیں ان میں گوریلا جنگ با تجر تیج مرحلہ وار دیہی علاقوں سے شہری علاقوں کی طرف منتقل ہوئیں ہیں۔گوریلا جنگ کے پہلے مرحلے میں عام طور پر شہری علاقوں میں گوریلا کارروئیوں کا مقصد صرف اپنی موجودگی کا احساس دلانے کے لئے کی جاتیں ہیں اور ساری توجہ دیہی علاقوں کی طرف ہوتیں ہیں۔اس طرح دس میں سے ایک کاروائی شہر میں کی جاتیں ہیں اور نو کاروائیاں دیہی علاقے کی طرف کی جاتیں ہیں۔پہلے مرحلے میں گوریلا اپنے آپ کو دیہی علاقوں میں مستحکم کرتے ہیں یا قانون نافذ کرنے والے اداروں کا دفاع پر مجبور کرتے ہیں یا انھیں غلط جگہ پر مصروف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

دوسرے مرحلے میں جب گوریلے اپنے آپ کو دیہی علاقے میں مستحکم کر لیتے ہیں تو ان کی کاروائیاں شہر اور اس کے مضافاتی علاقوں میں بڑھ جاتیں ہیں۔اس وقت گوریلا جنگ کا مقصد حکومتی نظام کو منجمد کرنا ہوتا ہے۔اس وقت بھی گوریلا کارروئیوں کا مرکز دیہی علاقہ ہی ہوتا ہے۔اس دور میں بھی گوریلا کاروائیوں کی شہر اور دیہات کی نسبت تین اور سات کی ہونی چاہئے۔جنگ کے تیسرے مرحلے میں شہر میں سیاسی تحریک بھی زور پکڑ لیتی ہے اور یہ تحریک پورے نظام کو معطل کرنے کے لئے کافی ہو جاتی ہے جب کہ عسکری کارروئیوں کا تناسب شہر اور دیہات میں تین اور سات ہی کا رہنا چاہئے۔

باب سابع (۷)

گوریلا جنگ اور تطبیق قوت

تعارف

گوریلا جنگ کی میں عسکری قوت کی تخلیق کے بعد اس قوت کی میدان جنگ میں تطبیق کا مرحلہ آتا ہے۔ گوریلا جنگ کے دعوتی، سیاسی اور عسکری شعبے کو ٹھیک اور متوازی طریقے سے لگانے کا نام تطبیق قوت کہلاتا ہے۔اس مرحلے میں گویلا قیادت کے سامنے سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ وہ حالات کا ٹھیک تجزیہ کرکے ادوار کا تعین کرکے گوریلا جنگ کے مقاصد طے کرے اس کے بعد میدان جنگ کی ٹھیک صف بندی کی جائے اور اس کے پاس موجود قوت کو اپنے آلات جنگ کے ساتھ ایک متوازن طریقے سے ترتیب دیا جائے۔

تطبیق قوت کے اصول

تطبیق قوت میں مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

- حالات کا صحیح تجزیہ
- مقاصد کا تعین
- گوریلا جنگ کے ادوار کو سمجھنا
- میدان جنگ کی صف بندی
- آلات جنگ کا متوازن استعمال
- اپنی کمزوریوں پر قابو کرنا اور دشمن کی غلطیوں سے فائدہ اٹھانا
- وسائل کی ترسیل کا نظام (گوریلا معیشت)

حالات کا صحیح تجزیہ

گوریلا قوت کی تطبیق کے لئے اس علاقے کی صورت حال کا صحیح تجزیہ کرنا بہت ضروری ہے۔اس تجزئے کا مقصد اپنی اور دشمن کی قوت اور کے قوی اور کمزور پہلوں کا صحیح جائزہ لینا۔علاقے کی تاریخ، معاشرت اور اہم مسائل کو ٹھیک طریقے سے سمجھنا ضروری

ہے۔اگران اوامر کو ٹھیک طرح نہ سمجھا جاسکے تو اس بات کا خدشہ موجود ہوتا ہے کہ گوریلا قوت کا منصیفانہ استعمال نہیں کیا جا سکتا اور بہت سی قوت غلط طرف استعمال ہوگئی جو کہ گوریلا مقاصد کے حصول میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔

مقاصد کا صحیح تعین

تطبیق قوت کے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ گوریلا قوت کے مقاصد عظمیٰ اور دعوتی، سیاسی اور عسکری مقاصد میں ایک حقیقی تعلق قائم ہو۔مقاصد عظمیٰ نفاذ شریعت ہے اور اس کی تطبیق کے لئے دعوتی، سیاسی اور عسکری مقاصد شریعت کے مطابق نہ ہوں یا کسی اور طریقے سے مقاصد عظمیٰ کے مطابق نہ ہوں تو مقاصد عظمیٰ کا حصول ایک خواہش بن جاتا ہے مقصد نہیں رہتا۔

گوریلا جنگ کے ادوار کو سمجھنا

گوریلا جنگ ادوار بہت تیزی سے تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔گوریلا قوت میں اتنی لچک موجود ہونی چاہئے کہ وہ ہر دور میں تبدیل ہو نے والی صورت حال کے مطابق اپنی تطبیق قوت میں تبدیلیاں لاسکے۔اگرادوار کے اعتبار سے تطبیق قوت میں تبدیلی نہ لاسکے تو اسے بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑھتا ہے

میدان جنگ کی صف بندی کو سمجھنا

گوریلا جنگ کے تین میدان جنگ ہوتی ہیں ایک محفوظ پناگاہ دوسرا آپریشنل بیس اور تیسرا عملیات کا علاقہ۔ان تینوں کا ذکر ہم تفصیل سے اوپر کر چکے ہیں۔ان تینوں میدان جنگوں کی ٹھیک ٹھیک صف بندی کرنا علاقوں کی تقسیم میں توازن وسائل اور افرادی قوت کی تقسیم مین توازن ہی سے صحیح تطبیق قوت ممکن ہوسکتی ہے۔

آلات جنگ کا متوازن استعمال

گوریلا جنگ کے تمام شعبوں کو متوازن طریقے سے میدان جنگ میں لگانے کا نام ہی تطبیق قوت کہلاتا ہے۔اس جنگ کے تین شعبے ہیں دعوتی، سیاسی، معاشرتی اور عسکری۔یہ تینوں شعبے جہاد کے مقصد کو حاصل کرنے کا آلہ ہیں خود مقصود نہیں ہیں۔ان تینوں شعبوں کا ایک ساتھ کام کرنا ضروری ہے۔یہ تمام شعبے ایک جتنے اہم ہیں کوئی ایک دوسرے سے زیادہ اہم نہیں۔ مگر عسکری شعبہ چوں کہ زیادہ نظر آتا ہے اس لیے اس کی اہمیت زیادہ اہم محسوس ہوتی ہے۔یہ ایک غلط العام نظریہ ہے۔ان تینوں شعبوں کے اپنے اپنے کام ہیں جو مل کر جہاد کے بڑے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے کوشش کرتے ہیں۔دعوتی، سیاسی اور معاشرتی شعبوں میں مجاہدین کا کام اپنی دعوت کو عام کرنا لوگوں میں مجاہدین کا اعتماد بحال کرنا۔اپنے دشمن کی دعوت کو فکری طور پر شکست دینا شامل ہیں۔اس کے علاوہ معاشرے میں بااثر طبقے کو متحرک کرنااور دشمن کے نظام کو منجمد کرنا شامل ہے۔جب کہ عسکری کام انھی شعبوں

کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ایک طرف فوج کو منجمد کرنا یا غلط طرف جمع ہونے پر مجبور کردینا ہے۔دوسری طرف ضلعی نظام اور پولیس کو کمزور کرنا تیسری طرف نظریاتی دشمنوں کو ٹارگٹ کلنگ سے ختم کرنا۔

اپنی کمزوریوں پر قابو کرنا اور دشمن کی غلطیوں سے فائدہ اٹھانا

مجاہدین اگر اپنی غلطیوں کو ہی قابو کرلیں تو وہ آدھی جنگ جیت سکتے ہیں۔ مجاہدین کی پہلی بڑی عسکری کمزوری اپنے دشمنوں کی تعداد میں بغیر کسی وجہ سے اضافہ کررہے ہیں۔ مجاہدین کی دوسری بڑی کمزوری دشمن کے صحیح تعین نہ ہونا اس مسئلہ پر ہم بحث کرچکے ہیں۔ مجاہدین کی تیسری بڑی کمزوری دشمن کو جس ہتھیار سے مارنے ضرورت نہیں اس ہتھیار سے مارنا۔ جو صرف باتوں سے مر سکتا ہے اسے ہتھیار سے نہ مارا جائے جو ایک گولی سے مر سکتا ہے اسے فدائی سے نہ مارا جائے۔ مجاہدین کی چوتھی ایسے اہداف کو مارنا جس سے مجاہدین کی جنگ یا تو مسلکی رنگ پیدا کرے یا خانہ جنگی کا رنگ دے۔ کیوں کہ گوریلا جنگ اس وقت ناکام ہو جاتی ہے جب اس میں مسلکی یا خانہ جنگی کا رنگ آجائے۔ مجاہدین کی پانچویں کمزوری شہری جنگ کی طرف زیادہ توجہ دینا اور ضلعوں اور دیہاتوں کی طرف کم توجہ دینا ہے۔ گوریلا جنگ کا یہ بنیادی اصول ہے کہ یہ پہلے دیہاتوں میں منظم کی جاتی ہے۔ بعد میں شہروں میں۔ جنگ مجاہدین کی چھٹی بڑی کمزوری چھوٹے آپریشنوں کی بجائے بڑے آپریشنوں پر توجہ دینا ہے۔ دشمن کو جتنا نقصان چھوٹے آپریشنوں سے ہوتا ہے اتنا بڑے آپریشن سے نہیں ہوتا۔

وسائل کی ترسیل کا نظام (گوریلا معیشت)

کوئی جنگ بھی وسائل کی فراہمی کے بغیر نہیں لڑی جاسکتی۔اس معاملے میں گوریلا جنگ بھی کسی عام جنگ سے مختلف نہیں ہے۔ گوریلا جنگ میں سب سے گوریلا مخالف قوتوں کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ سب سے پہلے گوریلا کو وسائل کی فراہمی سے محروم کریں۔اس لئے گوریلا جنگ میں جنگ کا یہ حصہ اور بھی زیادہ اہم ہو جاتا ہے۔اس لئے ہم اسے گوریلا معیشت کا نام بھی دیتے ہیں۔ گوریلا معیشت یہ ہے کہ گوریلا جنگ میں استعمال ہونے والے وسائل کو ان کی پیداوار کی جگہ سے اس کی استعمال کی جگہ تک پہنچانا۔اس پورے عمل میں بہت سارے مراحل ہوتے ہیں

وسائل کی فراہمی کا عمل اشیاء کی طلب سے شروع ہوتا ہے۔ وسائل دوطرح کے ہوتے ہیں ایک مادی وسائل اور دوسرے مالیاتی وسائل یہ دونوں مل کر وسائل کی فراہمی ممکن ہوتی۔مادی وسائل بھی دو قسموں کے ہوتے ہیں ایک وہ جو ضروریات زندگی کے لئے ضروری ہیں دوسرے وہ جو جنگی امور کے لئے ضروری ہیں۔ان وسائل کی فراہمی منڈیوں سے کی جاتی ہے۔ منڈیاں تین قسم کی ہوتیں ہیں عالمی منڈی، ملکی منڈی مقامی منڈی۔ گوریلا جنگ میں سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ اپنی ضروریات گوریلے مقامی منڈیوں سے پورا کریں اور بہت کم اشیاء ملکی اور عالمی منڈی سے سے خریدیں۔ گوریلا معیشت کا تفصیل سے ذکر ہم انتظام جنگ کے

موضوع میں کریں گئے ان شاءاللہ۔

باب ثامن (۸)

گوریلا جنگ اور تنفیذ عملیات

تعارف

تطبیق عسکری قوت میں عسکری قوت کو زمانہ امن کی پوزیشن سے ایک ایسی جگہ پر لگایا جاتا ہے جہاں اس کا آمنا سامنا اپنے دشمن سے ہو جاتا ہے۔اس کے بعد تنفیذ عملیات کا مرحلہ شروع ہوتا ہے۔ گوریلا قوت کا محفوظ پناہ گاہ سے وسائل کی فراہمی سے اپنے ہدف کے ساتھ براہ راست ربطے میں آنے اور واپس محفوظ پناہ گاہ تک آنے کے مرحلے کو تنفیذ عملیات کہتے ہیں۔ تنفیذ عملیات دراصل دشمن کی صفوں میں گھسنے یا اس کے حملے سے اپنی صفوں کے دفاع کرنے کی صلاحیت کو کہتے ہیں۔

تنفیذ عملیات کے مراحل

تنفیذ عملیات کے مندرجہ ذیل مراحل ہیں:

- گوریلا کاروائیاں
- کاروائیوں کی منصوبہ بندی
- ٹیکٹس
- ٹیکنالوجی اور ٹیکٹکس کا تعلق
- کاروائیوں کا انتظام یا ادارت عمومی کی صلاحیت

گوریلا کاروائیاں

گوریلا کاروائیاں تنفیذ عملیات کا وہ حصہ جس میں گوریلا قوت اپنے ہدف کے ساتھ براہ راست رابطے میں آجاتے ہیں۔ یہ کاروائیاں دعوتی، اعلامی، سیاسی اور عسکری ہو سکتی ہیں۔ عسکری کاروائیوں اور دوسرے شعبے میں فرق یہ ہوتا ہے کہ عسکری کاروائیوں کا ہدف دشمن جب کہ باقی شعبوں کا ہدف عوام ہوتے ہیں۔ اس لئے ان دونوں طرح کی کاروائیوں کی اقسام ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

دعوتی، اعلامی اور سیاسی کاروائیوں کی اقسام

دعوتی سیاسی اور اعلامی کاروائیوں کا مقصد گوریلا کے مخالفین کو کم کرنا اور حامیوں میں اضافہ کرنا۔ ان کا دوسرا مقصد عوام کو متحرک کرنا سول نافرمانی کی طرف لے کر جانا ہوتا ہے۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے یہ شعبے مندرجہ ذیل کاروائیاں استعمال کرتے ہیں۔

- انفرادی رابطے
- مقامی اجتماعات
- جلسے
- جمعے کے خطبے
- الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کا استعمال

عسکری کاروائیاں

گوریلا عسکری کاروائیوں کو عام طور پر دو طرح سے تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ایک عسکری شعبوں کے اعتبار سے اور دوسری قسم کی کاروائی اغراض و مقاصد کے اعتبار سے ہوتی ہے۔

عسکری شعبوں کے اعتبار سے کاروائیوں کی تقسیم

عسکری شعبوں کے اعتبار سے عسکری کاروائیوں کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

- پیادہ، بکتر بند اور توپ خانے کی عملیات
- رسد پہنچانے کی عملیات
- جاسوسی کی عملیات
- مواصلات کی عملیات
- مرمت کی عملیات
- طبّی عملیات

پیادہ، بکتر بند اور توپ خانے کی عملیات

جنگ میں عام طور پر پیادہ، بکتر بند اور توپ خانہ دستوں کی عملیات ایک ساتھ ہی ہوتیں ہیں۔ یہ عملیات یا تو اقدامی ہوتیں ہیں یا دفاعی ہوتیں۔ بہت کم ہے ایسا ہوتا ہے کہ ان میں سے کوئی ایک شعبہ موجود نہ ہو۔ عام طور پر پہاڑی علاقے کی جنگ میں بکتر بند کا استعمال

کم کیا جاتا ہے اور توپ خانہ بھی ہلکی قسم کا استعمال ہوتا ہے۔ مگر یہ کسی نہ کسی شکل میں موجود ضرور ہوتے ہیں۔ گوریلا جنگ میں بھی ہر عملیات میں یہ تینوں شعبے موجود ہوتے ہیں۔ مگر گوریلا جنگ میں ان تینوں شعبوں کا علیحدہ علیحدہ استعمال بھی کیا جاتا ہے۔
اگر یہ تینوں شعبے اقدامی طور پر استعمال کئے جائیں تو ان کی عملیات کو حملہ، محاصرہ یا ناکہ بندی کہا جاتا ہے۔ حملے میں عسکری قوت کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ دشمن کو تباہ کر کے اس کی جگہ پر قبضہ کر لیا جائے۔ جب کہ محاصرہ میں دشمن کی رسد کو کاٹ کر اس کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کیا جاتا ہے اور اس کی جگہ پر قبضہ کیا جاتا ہے۔ ناکہ بندی بھی محاصرہ کی ایک قسم ہے فرق یہ ہوتا ہے کہ محاصرہ ایک چھوٹی جگہ کا کیا جاتا ہے جیسے دشمن کی کسی چوکی یا کیمپ کا محاصرہ جب کہ ناکہ بندی ایک بڑے علاقے کی کی جاتی ہے جیسے ایک پورے ملک میں رسد کو پہنچنے سے روکنے کے لئے اس کی طرف جانے والے سمندری اور بری راستوں کی ناکہ بندی۔

رسد پہنچانے کی عملیات

عسکری قوت کو سامان جنگ پہچانے کو رسد کی عملیات کہا جاتا ہے۔ اس کام کے لئے نظامی فوجوں میں اپنے مرکز سے لے کر میدان جنگ تک ایک بیس سٹیشن کا جال بچھایا جاتا ہے۔ کہیں بڑے سٹور قائم کئے جاتے ہیں اور کہیں چھوٹے چھوٹے ذخیرے رکھے جاتے ہیں۔ ان تمام سٹوروں کو دشمن کے حملے سے محفوظ بنانے کے لئے فضائی دفاع اور دیگر عملیات کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔

جاسوسی کی عملیات

دشمن کے بارے میں پیشگی معلومات حاصل کرنے کا نظام کو جاسوسی کی عملیات کہا جاتا ہے۔ اس میں دشمن کی تعداد، اس کے عزائم کے بارے میں علم جنگ کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اس لئے ہر جنگی فریق ایک ایسا جاسوسی کا نظام بناتا ہے جو اسے دشمن کے بارے میں معلومات دے سکے۔ یہ نظام اپنے اور دشمن کے علاقوں میں منظم کیا جاتا ہے اس کو جاسوسی کی عملیات کہتے ہیں۔

مواصلات کی عملیات

عسکری قوت کو میدان جنگ سے اپنی مرکزی قیادت کے ساتھ ملانے کا نظام مواصلات کا نظام کہلاتا ہے۔ یہ نظام زبانی، تحریری، لاسلکی، سٹیلائیٹ پر مشتمل ہوتا ہے۔

مرمت کی عملیات

جنگ میں آلات جنگ اور گاڑیاں مسلسل خراب اور تباہ ہوتی رہتیں ہیں۔ اگر ان کو ٹھیک وقت پر مرمت کر کے قابل استعمال نہ بنایا جائے تو یہ عسکری قوت کی جنگ کرنے کی صلاحیت پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے۔ اس کام کو کرنے کے لئے انجینیروں کا شعبہ ایسی عملیات منظم کرتا ہے جو آلات حرب کو میدان جنگ سے واپس لا کر مرمت کر کے میدان جنگ میں پہنچاتے ہیں۔

طبّی عملیات

مقاصد کے اعتبار سے کاروائیوں کی تقسیم

مقاصد کے اعتبار سے عملیات کو دو بڑی اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ اگر مقصد چھوٹا ہوگا تو یہ کاروائی کو ایک عسکری یا کوئی چھوٹا عسکری گروہ کر سکتا ہے۔ ایسی کاروائیوں کو انفرای عملیات بھی کہا جاتا ہے اور اگر بڑے مقصد کے لئے عملیات کرنا ہوں تو اس میں بہت سے عسکری شعبے بھی سامل ہوتے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ مقصد صرف ایک کاروئی سے حاصل نہ ہوں بلکہ بہت سی مختلف کاروائیوں کے مجموعے سے حاصل ہو ایسی عملیات کو اجتماعی عملیات بھی کہا جاتا ہے۔

انفرادی گوریلا کاروئیاں

انفرادی کاروائیوں وہ عملیات ہیں جن کو ایک یا اس سے زیادہ عسکری گروہ گوریلے کسی چھوٹے مقصد کو سامنے رکھ کر کرتا ہے۔ ان کاروائیوں کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

- مائن
- ٹارگٹ کلنگ
- کمیں
- تعرض
- سنائپر

اجتماعی گوریلا کاروائیاں

گوریلا جنگ میں اجتماعی کاروائیاں وہ کاروئیاں ہیں جس میں کسی چھوٹے یا بڑے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے بہت سی انفرادی کاروائیاں کی جاتیں ہیں۔ اجتماعی کاروائیاں مندرجہ ذیل اقسام کی ہو سکتیں ہیں:

- گوریلا مہم سب سے بڑی کاروائی کہلاتی ہے۔ مہم کا مقصد دشمن کو اپنے علاقے سے نکالنا یا انتشار کا خاتمہ کرکے اپنی دعوت کے نظام کو نافذ کرنا ہوتا ہے۔
- گوریلا جنگ دوسری بڑی اجتماعی عسکری کاروائی ہے جس میں کسی علاقے سے دشمن کو نکالنا یا اس علاقے کا دشمن سے دفاع کرنے کے لئے جنگ کی جاتی ہے۔
- گوریلا آپریشن کسی بڑے مقصد کے جز کو مکمل کرنے کو کہتے یہ مکمل کاروائی نہیں ہوتی جیسے ایک کاروائی میں گوریلا کو رسد پہنچانا ایک آپریشن سے اور دشمن پر کاروائی کر دوسرا آپریشن کہلاتا ہے۔
- گوریلا مشن ایک سب سے چھوٹے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کاروائی کرنا۔ جیسے کسی کی ٹارگیٹ کلنگ۔

کاروائی کی منصوبہ بندی

گوریلا کاروائی اور انتظام کے مرحلوں کو آپس میں مربط کرنے اور ان کو ایک ترتیب کے ساتھ سرانجام دینے کو کاروائی کی منصوبہ بندی کرکہتے ہیں۔

منصوبہ بندی کے اصول

کسی بھی کاروائی کی منصوبہ بندی کے ذیل میں مندرجہ ذیل امور کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

- عسکری علم
- عملیات سے پہلے سواٹ تجزیہ
- محیط اساسی کا تعین
- کاروائی کی کامیابی کے امکانات
- خطرے کے امکانات
- ہدف کا تعین
- طریقہ جنگ کا تعین
- عسکری اصولوں کی تطبیق
- میڈیا مہم

منصوبہ بندی کے عملی نکات

- مہم کی تیاری
- قیادت کا کردار
- مہم کی ادارت
- وسائل کی فراہمی اور رسد
- ترسد
- نقل و حمل
- رابطہ اور مواصلات
- حفاظت

- تطبیق کاروائی
- میدان جنگ مین صف بندی
- میدان جنگ پر اثر
- لچک
- موقعہ سے فائدہ
- جنگ میں اپنے لئے توازن
- برداشت کی صلاحیت
- مہم کا خاتمہ
  - واپسی کا سفر
  - دشمن کی ممکنہ جوابی کاروائی
  - زخمیوں کی دیکھ بھال
  - مقامی افراد سے رابطہ

ٹیکٹس

عملیات کو مکمل کرنے کے لئے منظم طریقے کار اور پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ کام کو مکمل کرنے کا نام ٹیکٹس ہے۔ جیسا کہ بیان ہوا ہے کہ ٹیکٹس پیشہ وارنہ مہارت اور منظم طریقے کار کو کہتے ہیں۔ مہارت تین صلاحیت کا مجموعہ ہے ایک تو پیشہ ورانہ علم، پیشہ ورانہ آلات کے استعمال میں مہارت ہو تیسرا عسکری صورت حال کا علم ہو چوتھا جسمانی صلاحیت جو پیشہ ورانہ علم، آلات کی مہارت اور جنگی صورت حال میں اس کام کو منظم اندار میں سرانجام دے سکیں۔

ٹیکٹس کی بہت سی اقسام ہیں جن میں سے مندرجہ ذیل اہم ہیں:

- قریب کی جنگ کے ٹیکٹس
- جوڈو کراٹے کے ٹیکٹس
- چاقو کا استعمال اور بچاؤ کے ٹیکٹس
- سنگین کا استعمال اور بچاؤ کے ٹیکٹس
- درمیانے فاصلے کی جنگ کے ٹیکٹس
- پیادہ جنگ کے ٹیکٹس

- گرنیڈ کے ٹیکٹس
- پستول کے ٹیکٹس
- رائفل کے ٹیکٹس
- سنائپر کے ٹیکٹس
- مائن کے ٹیکٹس
- راکٹ لانچر کے ٹیکٹس
- کندھے پر رکھ کر مار کرنے والا مزائیل
- کیمفو فلاج کے ٹیکٹس
- ترسد کے ٹیکٹس
- دھوکے کے ٹیکٹس
- متحرک ہونے کے ٹیکٹس
- گشت کے ٹیکٹس
- کمین لگانے کے ٹیکٹس
- تعرض کے ٹیکٹس
- محاصرے کے ٹیکٹس
- گوریلا ٹیکٹس
- گوریلا مخالف ٹیکٹس
- صحراء، پہاڑ اور میدانی جنگ کے ٹیکٹس
- درمیانے فاصلے سے مدد کرنے والے
- مارٹر کے ٹیکٹس
- توپ خانے کے ٹیکٹس
- ٹینک کے استعمال اور بچاؤ کے ٹیکٹس
- فضائی دفاع کے استعمال اور بچاؤ کے ٹیکٹس

ٹیکنولوجی اور ٹیکٹس کا تعلق

کاروائیوں کا انتظام یاادارت عمومی کی صلاحیت